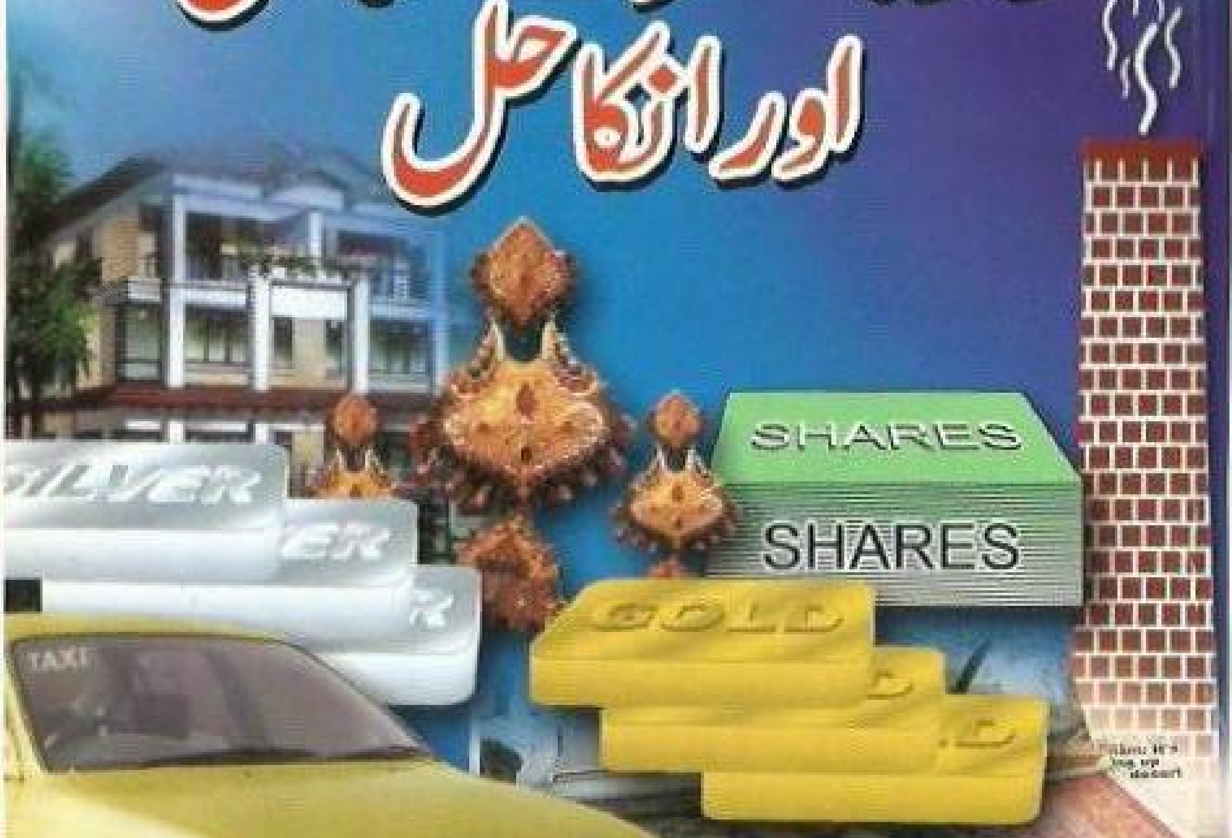
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ
خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾

اور نماز ادا کرتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور جو بھلائی اپنے لیے آگے بھیج رکھو گے اس کو
اللہ کے ہاں پالو گے۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔ سورۃ البقرۃ (۱۱۰)

زکوٰۃ، عشر کے مسائل
اور انکا حل



از مولانا محمد یوسف لدھیانوی (نور اللہ مرقدہ)

سیریل نمبر ۶۷

مبین ٹرسٹ (وقف)

پوسٹ بکس نمبر ۳۷۰
اسلام آباد ۴۴۰۰۰ (پاکستان)
☎ 2255394
FAX : 2250055

اہل اسلام اس وقت عالمی سطح پر ابتلاء اور آزمائش کے دور سے گزر رہے ہیں۔ عالمِ کفر کی دجالی تہذیب مختلف شکلوں میں ان کے دلوں سے ایمان کو رخصت کرنے کے لئے زہریلے ہتھیاروں کا استعمال کر رہی ہے جن میں پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا سب سے زیادہ مہلک ثابت ہو رہے ہیں۔ ان عناصر نے مسلمانوں کو ان کے حقیقی مقصد یعنی عبادتِ الٰہی، تبلیغ اسلام اور اقامتِ دین کو ان کے ذہنوں سے محو کر دیا ہے۔

متذکرہ بالا صورتِ حال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہمارا ادارہ اس کوشش میں سرگرداں ہے کہ اسلامی تعلیمات کو عام کیا جائے، مختصر اسلامی لٹریچر کو ہر گھر، اسکول، کالج ہسپتالوں اور کلینکس کی انتظار گاہوں تک پہنچایا جائے تاکہ یہ پیغام ہم سب کے لئے وجہ ہدایت، توشۂ آخرت اور اتمامِ حجت بن جائے۔

اگر آپ اس میں شریکِ کار بننے کے خواہش مند ہوں تو ہم سے رابطہ کریں، آپ کی قیمتی فکر و نظر، سعی و کوشش ہمارے لیے مشعلِ راہ ہوگی۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ خیر کے کاموں میں ہماری رہنمائی فرمائے۔ آمین

صادق نذیر میموریل ٹرسٹ

برائے مشورہ/تعاون و مزید کتب

Cell: 0300-5327345

Aalami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat

Jama Masjid Babur Rehmat Trust Old Numaish, M. A. Jinnah Road Karachi-74400 Pakistan
Phone: (021) 7780337 Fax: (021) 7780340

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

Head Office: Huzuri Bagh Road, Multan, Pakistan. Phone: (061) 514122

Lahore: Jama Masjid Aisha, 3-Husain Street, Muslim Town, Lahore Pakistan. Phone: (042) 5862404

Islamabad: 1-S/6 Sec. G-6/1-3 Street-69 Islamabad, Pakistan. Phone: (051) 829196

Overseas Office: 35, STOCKWELL GREEN LONDON SW9 9HZ U.K. Phone: 0171-737-8199

محترم جناب مفضل کریم صاحب۔

السلام علیکم۔ مسنون۔ مزاج شریف۔

آپکے ٹرسٹ کی مطبوعات گاہے گاہے ملتی رہتی ہیں

اللہ تعالیٰ آپ کی اس خدمت کو شرف قبولیت سے نوازے اور

نجات اخروی کا ذریعہ بنائیں۔ میں اپنی تمام مطبوعات

میں حسب ضرورت جو آپ شائع کرنا چاہیں

اجازت دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

محمد یوسف عفا اللہ عنہ

١١/٢/١٤٢١ھ

والسلام

مولانا محمد یوسف لدھیانوی (نور اللہ مرقدہ)

Pakistan

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زکوٰۃ عشر
کے
مسائل
اور انکا حل

از مولانا محمد یوسف لدھیانوی (نور اللہ مرقدہ)

زکوٰۃ کے مسائل

زکوٰۃ = دولت کی تقسیم کا انقلابی نظام

س..... زکوٰۃ سے عوام کو کیا فوائد ہیں؟ یہ بھی ایک قسم کا ٹیکس ہے جس کو رفاہ عامہ پر خرچ کرنا چاہیے' اس موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالیے۔

ج..... میں آپ کے مجمل سوال کو پانچ عنوانات پر تقسیم کرتا ہوں۔



1 زکوٰۃ کی فرضیت۔
2 زکوٰۃ کے فوائد۔
3 زکوٰۃ ٹیکس نہیں بلکہ عبادت ہے۔
4 زکوٰۃ کے ضروری مسائل۔
5 زکوٰۃ کے مصارف۔

زکوٰۃ کی فرضیت۔

زکوٰۃ اسلام کا اہم ترین رکن ہے۔ قرآن کریم میں اس کی بار بار تاکید کی گئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں بھی اس کی اہمیت وافادیت اور اس کے ادا نہ کرنے کے وبال کو بہت ہی نمایاں کیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم ○ یوم یحمیٰ علیھا فی نار جھنم فتکویٰ بھا جباھھم و جنوبھم و ظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ○

(التوبہ آیت ۳۴' ۳۵)

"جو لوگ سونے اور چاندی کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوش خبری سنادو' جس دن ان سونے چاندی کے خزانوں کو جہنم کی آگ میں تپا کر ان کے چہروں' ان کی پشتوں اور ان کے پہلوؤں کو داغا جائے گا' اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ تھا تمہارا مال جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا' پس اپنے جمع کئے کی سزا چکھو۔"

حدیث میں ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) بیت اللہ کا حج کرنا (۵) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

قال عبداللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لاالہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ و اقام الصلوۃ وایتاء الزکوٰۃ وحج البیت وصوم رمضان۔

(رواہ البخاری ومسلم واللفظ لہ ص۳۲ ج۱)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی اس نے اس کے شر کو دور کر دیا۔

من ادی زکوٰۃ مالہ فقد ذھب عنہ شرہ۔

(کنز العمال حدیث ۱۵۷۷۸۔ مجمع الزوائد ج۳ ص ۶۳ وقال الھیثمی رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن وان کان فی بعض رجالہ کلام)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تم پر جو ذمہ داری عائد ہوتی تھی اس سے تم سبکدوش ہو گئے۔

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ادیت زکوۃ مالک فقد قضیت ما علیک۔

(ترمذی ص۷۸ ج۱ ابن ماجہ ص۱۲۸ مطبوعہ نور محمد کارخانہ کراچی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ کرو' اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو' اور مصائب کے طوفانوں کا دعا و تضرع سے مقابلہ کرو۔

(ابو داؤد)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت میں اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور اس کی گردن سے لپٹ کر گلے کا طوق بن جائے گا۔

عن عبدالله بن مسعود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مامن احد لا يودی زکٰوة ماله الا مثل له يوم القيامة شجاعاً اقرع حتے يطوق عنقه۔
(سنن نسائی ص ۳۳۳ ج ا و سنن ابن ماجہ ص ۱۲۸ واللفظ لہ)

اس مضمون کی بہت سی احادیث ہیں جن میں زکوٰۃ نہ دینے پر قیامت کے دن ہولناک سزاؤں کی وعیدیں سنائی گئی ہیں۔

زکوٰۃ کے فوائد

حق تعالیٰ شانہ نے جتنے احکام اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمائے ہیں ان میں بے شمار حکمتیں ہیں جن کا انسانی عقل احاطہ نہیں کر سکتی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا فریضہ عائد کرنے میں بھی بہت سی حکمتیں رکھی ہیں، اور سچی بات یہ ہے کہ یہ نظام ایسا پاکیزہ و مقدس اور اتنا اعلیٰ و ارفع ہے کہ انسانی عقل اس کی بلندیوں تک رسائی حاصل کرنے سے قاصر ہے یہاں چند عام فہم فوائد کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔

(۱)...... آج پوری دنیا میں سوشلزم کی بات ہو رہی ہے جس میں غریبوں کی فلاح و بہبود کا نعرہ لگا کر انہیں متمول طبقہ کے خلاف اکسایا جاتا ہے۔ اس تحریک سے غریبوں کا بھلا کہاں تک ہوتا ہے؟ یہ ایک مستقل موضوع ہے مگر یہاں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ امیر و غریب کی یہ جنگ صرف اس لئے پیدا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے متمول طبقہ کے ذمہ پسماندہ طبقہ کے جو حقوق عائد کئے تھے ان سے انہوں نے پہلوتہی کی اگر پورے ملک کی دولت کا چالیسواں حصہ ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا جائے اور یہ عمل ایک وقتی سی چیز نہ رہے بلکہ ایک مسلسل عمل کی شکل اختیار کرلے اور امیر طبقہ کسی ترغیب و تحریص اور کسی جبر و اکراہ کے بغیر ہمیشہ یہ فریضہ ادا کرتا رہے اور پھر اس رقم کی منصفانہ تقسیم مسلسل ہوتی رہے تو کچھ عرصہ کے بعد آپ دیکھیں گے کہ غرباء کو امیروں سے شکایت ہی نہیں رہے گی اور امیر و غریب کی جس جنگ سے دنیا جہنم کدہ بنی ہوئی ہے وہ اس نظام کی بدولت راحت و سکون کی جنت بن جائے گی۔

میں صرف پاکستان کی ملت اسلامیہ سے نہیں بلکہ دنیا بھر کے انسانوں اور معاشروں سے کہتا ہوں کہ وہ اسلام کے نظام زکوٰۃ کو نافذ کرکے اس کی برکات کا مشاہدہ کریں اور سرمایہ دار ملکوں کی جتنی دولت کمیونزم کا مقابلہ کرنے پر صرف ہو رہی ہے وہ بھی اسی مد میں شامل کرلیں۔

(۲)...... مال و دولت کی حیثیت انسانی معیشت میں وہی ہے، جو خون کی بدن میں ہے اگر خون کی گردش میں فتور آجائے تو انسانی زندگی کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے اور بعض اوقات دل کا دورہ

پڑنے سے انسان کی اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح اگر دولت کی گردش منصفانہ نہ ہو تو معاشرہ کی زندگی خطرہ میں ہوتی ہے اور کسی بھی وقت حرکت قلب بند ہو جانے کا خوف طاری رہتا ہے۔ حق تعالیٰ نے دولت کی منصفانہ تقسیم اور عادلانہ گردش کے لئے جہاں اور بہت سی تدبیریں ارشاد فرمائی ہیں ان میں سے ایک زکوٰۃ و صدقات کا نظام بھی ہے' اور جب تک یہ نظام صحیح طور پر نافذ نہ ہو اور معاشرہ اس نظام کو پورے طور پر ہضم نہ کر لے تب تک نہ دولت کی منصفانہ گردش کا تصور کیا جا سکتا ہے' اور نہ معاشرہ اختلال و زوال سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

(۳) ...... پورے معاشرہ کو ایک اکائی تصور کیجئے۔ اور معاشرے کے افراد کو اس کے اعضاء سمجھئے آپ جانتے ہیں کہ کسی حادثہ یا صدمہ سے کسی عضو میں خون جمع ہو کر منجمد ہو جائے تو وہ گل سڑ کر پھوڑے پھنسی کی شکل میں پیپ بن کر بہ نکلتا ہے اسی طرح جب معاشرہ کے اعضاء میں ضرورت سے زیادہ مال جمع ہو جاتا ہے تو وہ بھی سڑنے لگتا ہے اور پھر کبھی تعیش پسندی اور فضول خرچی کی شکل میں نکلتا ہے کبھی عدالتوں اور وکیلوں کے چکروں میں ضائع ہوتا ہے کبھی بیماریوں اور اسپتالوں میں لگتا ہے کبھی اونچی اونچی بلڈنگوں اور محلات کی تعمیرات میں برباد ہو جاتا ہے (اور اس بربادی کا احساس آدمی کو اس وقت ہوتا ہے جب اس کی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہو جاتے ہیں اور اسے بیک بینی و دو گوش یہاں سے باہر نکال دیا جاتا ہے)

قدرت نے زکوٰۃ و صدقات کے ذریعہ ان پھوڑے پھنسیوں کا علاج تجویز کیا ہے جو دولت کے انجماد کی بدولت معاشرے کے جسم پر نکل آتی ہیں۔

(۴) ...... اپنے بنی نوع سے ہمدردی انسانیت کا عمدہ ترین وصف ہے جس شخص کا دل اپنے جیسے انسانوں کی بے چارگی' غربت و افلاس' بھوک' فقر و فاقہ اور تنگ دستی و زبوں حالی دیکھ کر نہیں پسیجتا وہ انسان نہیں جانور ہے اور چونکہ ایسے موقعوں پر شیطان اور نفس' انسان کو انسانی ہمدردی میں اپنا کردار ادا کرنے سے باز رکھتے ہیں اس لئے بہت کم آدمی اس کا حوصلہ کرتے ہیں' حق تعالیٰ شانہ نے اپنے کمزور بندوں کی مدد کے لئے امیر لوگوں کے ذمہ یہ فریضہ عائد کر دیا ہے تاکہ اس فریضۂ خداوندی کے سامنے وہ کسی نادان دوست کے مشورے پر عمل نہ کریں۔

(۵) ...... مال جہاں انسانی معیشت کی بنیاد ہے وہاں انسانی اخلاق کے بنانے اور بگاڑنے میں بھی اس کو گہرا دخل ہے بعض دفعہ مال کا نہ ہونا انسان کو غیر انسانی حرکات پر آمادہ کرتا ہے اور وہ معاشرہ کی ناانصافی کو دیکھ کر معاشرتی سکون کو غارت کرنے کی ٹھان لیتا ہے۔

بعض اوقات وہ چوری' ڈکیتی' سٹہ اور جوا جیسی قبیح حرکات شروع کر دیتا ہے کبھی غربت و افلاس کے ہاتھوں تنگ آ کر وہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو لینے کا فیصلہ کر لیتا ہے' کبھی وہ پیٹ کا جہنم بھرنے کے لئے اپنی عزت و عصمت کو نیلام کرتا ہے اور کبھی فقر و فاقہ کا مداوا ڈھونڈنے کے لئے اپنے دین و ایمان کا سودا کرتا ہے اسی بناء پر ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے۔

«كاد الفقران يكون كفراً»

(رواه البيهقي في شعب الايمان، مشكوٰة ص ۴۲۹، وعزاه في الدر المنثور ج ۶ ص ۴۲۰، ابن ابي شيبه والبيهقي في شعب الايمان و ذكره الجامع الصغير. معزياً الى ابي نعيم في الحليه وقال السخاوي طرقه كلها ضعيفه كما في المقاصد الحسنة وفيض القدير شرح الجامع الصغر (ج ۴ ص ۵۴۲)، وقال العزيزي (ج ۴ ص ۲) هو حديث ضعيف و في تذكرة الموضوعات للشيخ محمد طاهر الفتني (۱۷۴)، ضعيف ولكن صح من قول ابي سعيد)

"یعنی فقر وفاقہ آدمی کو قریب قریب کفر تک پہنچادیتا ہے" اور فقر وفاقہ میں اپنے منعم حقیقی کی ناشکری کرنا تو ایک عام بات ہے۔

یہ تمام غیر انسانی حرکات، معاشرہ میں فقر وفاقہ سے جنم لیتی ہیں اور بعض اوقات گھرانوں کے گھرانوں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہیں ان کا مداوا ڈھونڈنا معاشرہ کی اجتماعی ذمہ داری ہے اور صدقات وزکوٰۃ کے ذریعے خالق کائنات نے ان برائیوں کا سدباب بھی فرمایا ہے۔

(۶)...... اس کے برعکس بعض اخلاقی خرابیاں وہ ہیں جو مال ودولت کے افراط سے جنم لیتی ہیں امیر زادوں کو جو جو چونچلے سوجھتے ہیں اور جس قسم کی غیر انسانی حرکات ان سے سرزد ہوتی ہیں انہیں بیان کرنے کی حاجت نہیں صدقات وزکوٰۃ کے ذریعے حق تعالیٰ نے مال ودولت سے پیدا ہونے والی اخلاقی برائیوں کا بھی انسداد فرمایا ہے تاکہ ان لوگوں کو غرباء کی ضروریات کا بھی احساس رہے اور غرباء کی حالت ان کے لئے تازیانہ عبرت بھی ہے۔

(۷)...... زکوٰۃ صدقات کے نظام میں ایک حکمت یہ بھی ہے اس سے وہ مصائب و آفات ٹل جاتی ہیں جو انسان پر نازل ہوتی رہتی ہیں اسی بناء پر بہت سی احادیث شریفہ میں بیان فرمایا گیا ہے کہ صدقہ سے رد بلا ہوتا ہے اور انسان کی جان ومال آفات سے محفوظ رہتی ہے۔

عام لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی شخص بیمار پڑ جائے تو صدقے کا بکرا ذبح کر دیتے ہیں وہ مسکین یہ سمجھتے ہیں کہ شاید بکرے کی جان کی قربانی دینے سے مریض کی جان بچ جائے گی ان لوگوں نے صدقہ کے مفہوم کو نہیں سمجھا صدقہ صرف بکرا ذبح کر دینے کا نام نہیں بلکہ اپنے پاک مال سے کچھ حصہ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی ضرورت مند کے حوالے کر دینے کا نام ہے جس میں ریاو تکبر اور فخر و مباہات کی کوئی آلائش نہ ہو اس لئے جب کوئی آفت پیش آئے صدقہ سے اس کا علاج کرنا چاہئے آپ جتنی ہمت واستطاعت رکھتے ہیں تو بازار سے اس کی قیمت معلوم کر کے اتنی قیمت کسی محتاج کو

دے دیجئے یا بکرا ہی خرید کر کسی کو صدقہ کر دیجئے الغرض بکرے کو ذبح کرنے کو رد بلا میں کوئی دخل نہیں بلکہ بلا تو صدقہ سے ٹلتی ہے اس لئے صرف شدید بیماری نہیں بلکہ ہر آفت و مصیبت میں صدقہ کرنا چاہئے بلکہ آفتوں اور مصیبتوں کے نازل ہونے سے پہلے صدقہ سے ان کا تدارک ہونا چاہئے ہمارا متمول طبقہ جس قدر دولت میں کھیلتا ہے بدقسمتی سے آفات و مصائب کا شکار بھی اسی قدر زیادہ ہوتا ہے۔

اس کا سبب بھی یہی ہے کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ٹھیک ادا نہیں کرتے اور جتنا اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا ہے اتنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔

(۸) ..... زکوٰۃ صدقات کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے مال و دولت میں برکت ہوتی ہے اور زکوٰۃ و صدقات میں بخل کرنا آسمانی برکتوں کے دروازے بند کر دیتا ہے' حدیث میں ہے کہ جو قوم زکوٰۃ روک لیتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر قحط اور خشک سالی مسلط کر دیتا ہے اور آسمان سے بارش بند ہو جاتی ہے

(طبرانی - حاکم)

ایک اور حدیث میں ہے کہ چار چیزوں کا نتیجہ چار چیزوں کی شکل میں ہوتا ہے۔

(۱) ..... جب کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے تو اس پر دشمنوں کو مسلط کر دیا جاتا ہے

(۲) ..... جب وہ ما انزل اللہ کے خلاف فیصلے کرتی ہے تو قتل و خونریزی اور موت عام ہو جاتی ہے

(۳) ..... جب کوئی قوم زکوٰۃ روک لیتی ہے تو ان سے بارش روک لی جاتی ہے

(۴) ..... جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو زمین کی پیداوار کم ہو جاتی ہے اور قوم پر قحط مسلط ہو جاتا ہے

(طبرانی)

خلاصہ یہ کہ خدا تعالیٰ کا تجویز فرمودہ نظام زکوٰۃ صدقات وہ انقلابی نظام ہے جس سے معاشرہ کو راحت و سکون کی زندگی نصیب ہو سکتی ہے۔ اور اس سے انحراف کا نتیجہ معاشرے کے افراد کی بے چینی و بے اطمینانی کی شکل میں رونما ہوتا ہے۔

(۹) ..... یہ تمام امور تو وہ تھے جن کا تعلق دنیا کی اسی زندگی سے ہے لیکن ایک مومن جو سچے دل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہو یہ دنیوی زندگی ہی اس کا منتہائے نظر نہیں بلکہ اس کی زندگی کی ساری تگ و دو آخرت کی زندگی کے لئے ہے وہ اس دار فانی کی محنت سے اپنا آخرت کا گھر سجانا چاہتا ہے وہ اس تھوڑی سے چند روزہ زندگی سے آخرت کی دائمی زندگی کی راحت و سکون کا متلاشی ہے عام انسانوں کی نظر صرف اس دنیا تک محدود ہے اور وہ جو کچھ کرتے ہیں صرف اسی دنیا کی فلاح و بہبود کے لئے کرتے ہیں جس منصوبے کی تشکیل کرتے ہیں محض اس زندگی کے خاکوں اور نقشوں کو سامنے رکھ کر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے صدقات و زکوٰۃ کے ذریعہ اہل ایمان کو آخرت کے بینک میں اپنی دولت منتقل کرنے کا گر بتایا ہے زکوٰۃ و صدقات کی شکل میں جو رقم دی جاتی

ہے وہ براہ راست آخرت کے بینک میں جمع ہوتی ہے اور یہ آدمی کو اس دن کام آئے گی جب وہ خالی ہاتھ یہاں کی چیزیں یہیں چھوڑ کر رخصت ہو گا۔

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارا

اس لئے بہت ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنی دولت یہاں سے وہاں منتقل کرنے میں پیش قدمی کرتے ہیں۔

(۱۰) ..... انسان دنیا میں آتا ہے تو بہت سے تعلقات اس کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں ماں باپ کا رشتہ 'بہن بھائیوں کا رشتہ' عزیز و اقارب کا رشتہ 'اہل و عیال کا رشتہ وغیرہ وغیرہ۔

لیکن مومن کا ایک رشتہ اپنے خالق و محسن اور محبوب حقیقی سے بھی ہے اور یہ رشتہ تمام رشتوں سے مضبوط بھی ہے اور پائیدار بھی ' دوسرے سارے رشتے توڑے بھی جا سکتے ہیں اور جوڑے بھی جا سکتے ہیں مگر یہ رشتہ کسی لمحہ نہ توڑا جا سکتا ہے نہ اس کا چھوڑنا ممکن ہے یہ دنیا میں بھی قائم ہے 'نزع کے وقت بھی رہے گا 'قبر کی تاریک کوٹھڑی میں بھی رہے گا 'میدان محشر میں بھی اور جنت میں بھی جوں جوں زندگی کے دور گزرتے اور بدلتے رہیں گے یہ رشتہ قوی سے قوی تر ہوتا جائے گا اور اس کی ضرورت کا احساس بھی سب رشتوں پر غالب آتا جائے گا۔ اس رشتہ کی راہ میں سب سے بڑھ کر انسان کی نفسانی خواہشات حائل ہوتی ہیں اور ان خواہشات کی بجا آوری کا سب سے بڑا ذریعہ مال ہے زکوٰۃ و صدقات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس کی خواہشات کو کم سے کم کرنا چاہتے ہیں اور بندے کا جو رشتہ اس کے ساتھ ہے اس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانا چاہتے ہیں اس لئے جو صدقہ کسی فقیر و مسکین کو دیا جاتا ہے وہ دراصل اس کو نہیں دیا جاتا بلکہ یہ اپنی مالی قربانی کا حقیر سا نذرانہ ہے جو بندے کی طرف سے محبوب حقیقی کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جب بندہ صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست رضا سے قبول فرماتے ہیں اور پھر اس کی پرورش فرماتے رہتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ صدقہ رائی سے پہاڑ بنا کر بندے کو واپس کر دیا جائے گا۔ پس حیف ہے ہم بارگاہ رب العزت میں اتنی معمولی سی قربانی پیش کرنے سے بھی ہچکچائیں اور حق تعالیٰ شانہٗ کی بے پایاں عنایتوں اور رحمتوں سے خود کو محروم رکھیں۔

زکوٰۃ ٹیکس نہیں۔

اوپر کی سطور سے یہ حقیقت بھی عیاں ہو گئی ہو گی کہ زکوٰۃ ٹیکس نہیں بلکہ ایک اعلیٰ ترین عبادت ہے بعض لوگوں کے ذہن میں زکوٰۃ کا ایک نہایت گھٹیا تصور ہے وہ اس کو حکومت کا ٹیکس سمجھتے ہیں جس طرح کہ تمام حکومتوں میں مختلف قسم کے ٹیکس عائد کئے جاتے ہیں حالانکہ زکوٰۃ کسی حکومت کا عائد کردہ ٹیکس نہیں نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی حکومت کی ضروریات کے لئے اس کو عائد کیا ہے بلکہ حدیث میں صاف طور پر ارشاد ہے کہ زکوٰۃ مسلمانوں کے متمول طبقہ

سے لے کر ان کے تنگدستوں کو لوٹا دی جائے گی۔

اسی طرح یہ سمجھنا بھی غلط ہے کہ زکوٰۃ دینے والے فقراء و مساکین پر کوئی احسان کرتے ہیں ہرگز نہیں! بلکہ خود فقراو مساکین کا مالداروں پر احسان ہے کہ ان کے ذریعے سے ان لوگوں کی رقوم خدائی بینک میں جمع ہو رہی ہیں اگر آپ کسی کو بینک میں جمع کرانے کے لئے کوئی رقم سپرد کرتے ہیں تو کیا آپ اس پر احسان کر رہے ہیں؟ اگر یہ احسان نہیں تو غرباء کو زکوٰۃ دینا بھی ان پر احسان نہیں۔

پہلی امتوں میں جو مال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نذرانہ کے طور پر پیش کیا جاتا تھا اس کا استعمال کرنا کسی کے لئے بھی جائز نہیں تھا بلکہ وہ سوختنی قربانی کہلاتی تھی اسے قربان گاہ میں رکھ دیا جاتا تھا اب اگر آسمان سے آگ آکر اسے راکھ کر جاتی تو یہ قربانی کے قبول ہونے کی علامت تھی اور اگر وہ چیز اسی طرح پڑی رہتی تو اس کے مردود ہونے کی نشانی تھی۔ حق تعالیٰ نے اس امت مرحومہ پر یہ خاص عنایت فرمائی ہے کہ امراء کو حکم دیا گیا کہ وہ جو چیز حق تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنا چاہیں اسے ان کے فلاں فلاں بندوں (فقراء و مساکین) کے حوالے کر دیں۔ اس عظیم الشان رحمت کے ذریعے ایک طرف فقراء کی حاجات کا انتظام کر دیا گیا اور دوسری طرف اس امت مرحومہ کے لوگوں کو رسوائی اور ذلت سے بچالیا گیا اب خدا ہی جانتا ہے کہ کون پاک مال سے صدقہ کرتا ہے اور کون ناپاک مال سے، کون ایسا ہے جو محض رضائے الٰہی کے لئے دیتا ہے اور کون ہے جو نام و نمود اور شہرت و ریا کے لئے۔ الغرض زکوٰۃ ٹیکس نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نذرانہ ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسے قرض حسن فرمایا ہے۔ "کون ہے جو اللہ کو قرض حسن دے۔ پس وہ اس کے لئے اس کو کئی گنا بڑھاوے۔" (البقرہ)

یہاں صدقات کو "قرض حسن" سے اس لئے تعبیر کیا گیا ہے کہ جس طرح قرض واجب الادا ہے اسی طرح صدقہ کرنے والوں کو مطمئن رہنا چاہئے کہ ان کا یہ صدقہ بھی ہزاروں برکتوں اور سعادتوں کے ساتھ انہیں واپس کر دیا جائے گا۔ یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ کو کسی کی احتیاج ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صدقہ فقیر کے ہاتھوں میں جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے اور فقیر گویا اس دینے والے سے وصول نہیں کر رہا، بلکہ یہ اس کی طرف سے دیا جا رہا ہے جو سب کا داتا ہے۔

زکوٰۃ حکومت کیوں وصول کرے؟

رہا یہ سوال کہ جب زکوٰۃ ٹیکس نہیں بلکہ خالص عبادت ہے تو حکومت کو اس کا انتظام کیوں تفویض کیا جائے؟ اس سوال کا جواب ایک مستقل مقالے کا موضوع ہے، مگر یہاں مختصر طور پر اتنا سمجھ لینا چاہئے کہ اسلام پورے معاشرے کو ایک اکائی قرار دے کر اس کا نظم و نسق اسلامی حکومت کے سپرد کرتا ہے۔ اس لئے وہ فقراء و مساکین جو اسلامی معاشرے کا جزو ہیں ان کی ضروریات کا تکفل بھی اسلامی معاشرے کی قوت مقتدرہ کے سپرد کرتا ہے اور اس کفالت کے لئے اس نے صدقات

وز کوٰۃ کا نظام رائج فرمایا ہے، جو فقراء و مساکین کی کفالت کی سب سے بڑی ذمہ داری حکومت پر عائد کی گئی ہے۔ اس لئے اس مد کے لئے مخصوص رقم کا بندوبست بھی حکومت کا فریضہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ حکومت کی جانب سے صدقات کی وصولی و انتظام پر مقرر ہوں حدیث پاک میں ان کو "غازی فی سبیل اللہ" کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے (ابو داؤد، ترمذی) جس میں ایک طرف ان کی خدمات کو سراہا گیا ہے اور دوسری طرف ان کی نازک ذمہ داری کا بھی انہیں احساس دلایا گیا ہے۔ یعنی اگر وہ اس فریضہ کو جہاد فی سبیل اللہ سمجھ کر ادا کریں گے تب اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوں گے اور اگر انہوں نے اس مال میں ایک پیسہ کی بھی خیانت روا رکھی تو انہیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ وہ خدائی مال میں خیانت کے مرتکب ہو رہے ہیں جو ان کے لئے آتش دوزخ کا سامان ہے چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ "جس شخص کو ہم نے کسی کام پر مقرر کیا اور اس کے لئے ایک وظیفہ بھی مقرر کر دیا اس کے بعد اگر وہ اس مال سے کچھ لے گا تو وہ غنیمت میں خیانت کرنے والا ہوگا"۔

(ابو داؤد)

زکوٰۃ کے چند مسائل

زکوٰۃ ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے اس کے مسائل حضرات علمائے کرام سے اچھی طرح سمجھ لینے چاہئیں۔ میں یہاں چند مسائل درج کرتا ہوں۔ مگر عوام صرف اپنے فہم پر اعتماد نہ کریں بلکہ اہل علم سے اچھی طرح تحقیق کر لیں۔

۱۔ اگر کسی شخص کی ملکیت میں ساڑھے باون تولے (۶۱۲،۳۵ گرام) چاندی یا ساڑھے سات تولہ (۸۷،۵ گرام) سونا ہے یا اتنی مالیت کا نقد روپیہ ہے یا پھر اتنی مالیت کا مال تجارت ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

۲۔ اگر کسی شخص کے پاس کچھ چاندی ہو، کچھ سونا ہو یا کچھ روپیہ یا کچھ مال تجارت ہو، اور ان سب کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولے (۶۱۲،۳۵ گرام) چاندی کے برابر ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہوگی۔

۳۔ کارخانے اور فیکٹری وغیرہ کی مشینوں پر زکوٰۃ نہیں۔ لیکن ان میں جو مال تیار ہوتا ہے اس پر زکوٰۃ ہے۔ اسی طرح جو خام مال کارخانے میں موجود ہو اس پر بھی زکوٰۃ ہے۔

۴۔ سونے چاندی کی ہر چیز پر زکوٰۃ ہے۔ چنانچہ سونے چاندی کے زیور، سونے چاندی کے برتن حتیٰ کہ سچا گوٹا، لچکہ، اصلی زری، سونے چاندی کے بٹن، خواہ کپڑوں میں لگے ہوئے ہوں ان سب پر زکوٰۃ فرض ہے۔

۵۔ کارخانوں اور ملوں کے حصص پر بھی زکوٰۃ واجب ہے جبکہ ان حصص کی مقدار بقدر نصاب ہو یا دوسری قابل زکوٰۃ چیزوں کو ملا کر نصاب بن جاتا ہو۔ البتہ مشینری اور فرنیچر وغیرہ

استعمال کی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔ اس لئے ہر حصہ دار کے حصہ میں اس کی جتنی قیمت آتی ہے اس کو مستثنیٰ کر کے باقی کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

۶۔ سونا چاندی مال تجارت اور کمپنی کے حصص کی جو قیمت زکوٰۃ کا سال پورا ہونے کے دن ہو گی اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

۷۔ سال کے اول و آخر میں نصاب کا پورا ہونا شرط ہے۔ اگر درمیان سال میں رقم کم ہو جائے تو اس کا اعتبار نہیں۔

مثلاً ایک شخص سال شروع ہونے کے وقت تین ہزار روپے کا مالک تھا۔ تین مہینے بعد اس کے پاس پندرہ سو روپے رہ گئے۔ چھ مہینے بعد چار ہزار روپے ہو گئے اور سال کے ختم پر ساڑھے چار ہزار روپے کا مالک تھا تو سال پورا ہونے کے وقت اس پر ساڑھے چار ہزار روپے کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ درمیان سال میں اگر رقم گھٹتی بڑھتی رہی اس کا اعتبار نہیں۔

(نوٹ۔ آج کل ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت پونے تین ہزار روپے ہے)

۸۔ پراویڈنٹ فنڈ پر وصول یابی کے بعد زکوٰۃ فرض ہے۔ وصول یابی سے پہلے سالوں کی زکوٰۃ فرض نہیں۔

۹۔ صاحب نصاب اگر پیشگی زکوٰۃ ادا کر دے تب بھی جائز ہے لیکن سال کے دوران اگر مال بڑھ گیا تو سال ختم ہونے پر زائد رقم ادا کر دے۔

زکوٰۃ کے مصارف۔

۱۔ زکوٰۃ صرف غرباء و مساکین کا حق ہے۔ حکومت اس کو عام رفاہی کاموں میں استعمال نہیں کر سکتی۔

۲۔ کسی شخص کو اس کے کام یا خدمت کے معاوضہ میں زکوٰۃ کی رقم نہیں دی جا سکتی لیکن زکوٰۃ کی وصولی پر جو عملہ حکومت کی طرف سے مقرر ہو ان کا مشاہرہ اس فنڈ سے ادا کرنا صحیح ہے۔

۳۔ حکومت صرف اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ وصول کرے گی۔ اموال باطنہ کی زکوٰۃ ہر شخص اپنی صوابدید کے مطابق ادا کر سکتا ہے۔

(کارخانوں اور ملوں میں تیار ہونے والا مال، تجارت کا مال اور بینک میں جمع شدہ سرمایہ اموال ظاہرہ ہیں اور جو سونا چاندی نقدی گھروں میں رہتی ہے ان کو اموال باطنہ کہا جاتا ہے)

۴۔ کسی ضرورت مند کو اتنا روپیہ دے دینا جتنے پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے مکروہ ہے لیکن زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

زکوٰۃ ادا کرنے کے فضائل اور نہ دینے کا وبال

س ..... زکوٰۃ دینے پر کیا خوشخبری اور نہ دینے پر کیا وعید ہے؟۔

ج ..... زکوٰۃ دینے سے مال پاک ہوتا ہے اور حق تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور نہ دینے سے مال

ناپاک رہتا ہے اور خدا تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ قرآن کریم اور حدیث نبوی میں زکوٰۃ نہ دینے کے بہت سے وبال بیان فرمائے گئے ہیں۔ ایسا مال سانپ کی شکل میں مالدار کو کاٹے گا اور کہے گا کہ میں تیرا وہی مال ہوں جس کو تو جمع کرتا تھا اور خدا تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کرتا تھا۔

قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں زکوٰۃ و صدقات کے بڑے فضائل بیان کئے گئے ہیں اور زکوٰۃ نہ دینے پر شدید وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ ان کی تفصیل حضرت شیخ سیدی و مرشدی مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ کی کتاب "فضائل صدقات" میں دیکھ لی جائے، یہاں اختصار کے پیش نظر ایک ایک آیت اور حدیث فضائل میں، اور ایک ایک آیت اور حدیث وعید میں نقل کرتا ہوں۔

زکوٰۃ و صدقات کی فضیلت

مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله کمثل حبة انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة والله یضعف لمن یشاء والله واسع علیم ○ الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله ثم لا یتبعون ما انفقوا منا و لا اذی لهم اجرهم عند ربهم ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون ○ (البقرہ ۲۶۱ - ۲۶۲)

"جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کئے ہوئے مالوں کی حالت ایسی ہے جیسے ایک دانہ کی حالت جس سے (فرض کرو) سات بالیں جمیں (اور) ہر بال کے اندر سو دانے ہوں اور یہ افزونی خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں جاننے والے ہیں۔ جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو (اس پر) احسان جتاتے ہیں اور نہ (برتاؤ سے) اس کو آزار پہنچاتے ہیں ان لوگوں کو ان (کے اعمال) کا ثواب ملے گا ان کے پروردگار کے پاس اور نہ ان پر کوئی خطر ہوگا اور نہ یہ مغموم ہوں گے"۔ (ترجمہ۔ حضرت تھانویؒ)

حدیث۔ **عن ابی هریرہ رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من تصدق بعدل تمرة من کسب طیب ولا یقبل الله الا الطیب فان الله یتقبلها بیمینه ثم یربیها لصاحبها کما یربی احد کم فلوہ حتی تکون مثل الجبل۔ متفق علیه** (مشکوٰۃ ص۔ ۱۶۷، باب فضل الصدقہ)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک کھجور کے دانے کے برابر پاک کمائی سے صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ صرف پاک ہی کو قبول فرماتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دست میں لے کر قبول فرماتے ہیں۔ پھر اس کے مالک کے لئے اس کی پرورش فرماتے ہیں، جس طرح کہ تم میں سے ایک شخص اپنی گھوڑی کے بچے کی پرورش کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ (ایک کھجور کے دانے کا صدقہ قیامت کے دن) پہاڑ کے برابر ہو جائے گا۔

(صحیح بخاری و مسلم)

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید۔

والذین یکنزون الذھب والفضة ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم ○ یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم و جنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون

(التوبہ ۔ ۳۵ ۔ ۳۴)

"جو لوگ سونا چاندی جمع کر کر رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے سو آپ ان کو ایک بڑی دردناک سزا کی خبر سنا دیجئے کہ اس روز واقع ہوگی کہ ان کو دوزخ کی آگ میں (اول) تپایا جاوے گا پھر ان سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور ان کی کروٹوں اور ان کی پشتوں کو داغ دیا جائے گا۔ یہ وہ ہے جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کے رکھا تھا سو اب اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو۔"

(ترجمہ۔ حضرت تھانویؒ)

حدیث۔ **عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من رجل لا یودی زکوٰۃ مالہ الا جعل اللہ یوم القیمة فی عنقه شجاعاً ثم قرا علینا مصداقه من کتاب اللہ ......ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتھم اللہ من فضله.......الایة**

(رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ، مشکوٰۃ ص۔ ۱۵۷ کتاب الزکوٰۃ)

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اس کا

مال گنجے سانپ کی شکل میں اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا' پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مضمون کی آیت ہمیں پڑھ کر سنائی۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ "اور ہرگز خیال نہ کریں ایسے لوگ جو ایسی چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے کہ یہ بات کچھ ان کے لئے اچھی ہوگی بلکہ یہ بات ان کی بہت بری ہے وہ لوگ قیامت کے روز طوق پہنا دیئے جائیں گے اس کا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا۔"

(آل عمران پ ۴ آیت ۱۸۰ 'ترجمہ حضرت تھانوی')

زکوٰۃ کے ڈر سے غیر مسلم لکھوانا

س ..... ایک صاحب نے ایک بیوہ عورت کو مشورہ دیا ہے کہ اگر وہ اپنے آپ کو غیر مسلم لکھوادیں تو زکوٰۃ نہیں کٹے گی۔ کیا ایسا کرنے سے ایمان پر اثر نہیں ہوگا؟۔

ج ..... کسی شخص کا اپنے آپ کو غیر مسلم لکھوانا کفر ہے اور زکوٰۃ سے بچنے کے لئے ایسا کرنا ڈبل کفر ہے اور کسی کو کفر کا مشورہ دینا بھی کفر ہے۔ پس جس شخص نے بیوہ کو غیر مسلم لکھوانے کا مشورہ دیا اس کو اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے اور اگر بیوہ نے اس کے کفریہ مشورہ پر عمل کر لیا ہو تو اس کو بھی از سر نو ایمان کی تجدید کرنی چاہئے۔

اسی کے ساتھ حکومت کو بھی اپنے اس نظام زکوٰۃ پر نظر ثانی کرنی چاہئے جو لوگوں کو مرتد کرنے کا سبب بن رہا ہے۔ اس کی آسان صورت یہ ہے کہ حکومت مسلمانوں کے مال سے جتنی مقدار "زکوٰۃ" کے نام سے وصول کرتی ہے (یعنی اڑھائی فیصد) اتنی ہی مقدار غیر مسلموں کے مال سے "رفاہی ٹیکس" کے نام سے وصول کیا کرے اس صورت میں کسی کو زکوٰۃ سے فرار کی راہ نہیں ملے گی اور غیر مسلموں پر رفاہی ٹیکس کا عائد کرنا کوئی ظلم و زیادتی بھی نہیں کیونکہ حکومت کے رفاہی کاموں سے استفادہ میں غیر مسلم برادری بھی برابر کی شریک ہے اور اس فنڈ کو غیر مسلم معذوروں کی مدد و اعانت اور خبر گیری میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔

زکوٰۃ کس پر فرض ہے

بالغ پر زکوٰۃ

س ..... زکوٰۃ کتنی عمر کے لوگوں پر واجب ہے۔

ج ..... زکوٰۃ بالغ پر واجب ہے۔ اور بلوغ کی خاص علامتیں مشہور ہیں۔ اگر لڑکا لڑکی پندرہ سال کے ہو جائیں مگر کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال کی عمر پوری ہونے پر وہ بالغ تصور کئے جائیں گے۔

نابالغ بچے کے مال پر زکوٰۃ

س ..... حکومت نے بنک اکاؤنٹ میں سے زکوٰۃ منہا کرنے کے احکامات صادر فرمائے ہیں تو یہ فرمائیں کہ چھوٹے بچوں کے نام سے ان کے مستقبل کے لئے جو رقم بنک میں جمع کرائی جاتی ہے یا

مختلف تقریبات میں ان کو رقم ملتی ہے اور وہ بھی بنک میں جمع ہوتی ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا ہوتی ہے یا نہیں؟۔

ج نابالغ بچے کے مال میں زکوٰۃ نہیں۔ حکومت اگر نابالغ بچے کے مال سے زکوٰۃ کاٹ لیتی ہے تو یہ صحیح نہیں۔

نابالغ کی ملکیت پر زکوٰۃ نہیں

س... میں اپنی بچی کے لئے کچھ رقم پس انداز کرتا ہوں جو کہ اس کی ملکیت تصور کی جارہی ہے مگر وہ ابھی تک نابالغ ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنا مجھ پر فرض ہے یا نہیں؟

ج... جو رقم نابالغ بچی بچے کی ملکیت ہو اس پر اس کے بالغ ہونے تک زکوٰۃ نہیں دی جائے گی بالغ ہونے کے بعد جب سال گزر جائے تب اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔

اگر نابالغ بچیوں کے نام سونا کردیا تو زکوٰۃ کس پر ہوگی۔

س... میری تین بیٹیاں ہیں عمر ۱۲ سال، ۱۰ سال اور ۸ سال۔ میں نے ان کی شادی کے لئے ۲۰ تولہ سونا لے رکھا ہے اس کے علاوہ اور دوسری چیزیں مثلاً برتن کپڑے وغیرہ بھی آہستہ آہستہ جمع کررہے ہیں کیا ان چیزوں پر بھی زکوٰۃ دینا پڑے گی؟ بچیوں کے نام پر کوئی پیسہ وغیرہ جمع نہیں ہے۔

ج... اگر آپ نے اس سونے کا مالک اپنی بچیوں کو بنادیا ہے تو ان کے جوان ہونے تک تو ان پر زکوٰۃ نہیں، جوان ہونے کے بعد ان میں جو صاحب نصاب ہوں ان پر زکوٰۃ ہوگی اور اگر بچیوں کو مالک نہیں بنایا ملکیت آپ ہی کی ہے تو اس سونے پر زکوٰۃ فرض ہے۔ برتن کپڑے وغیرہ استعمال کی جو چیزیں آپ نے ان کے لئے لے رکھی ہیں ان پر زکوٰۃ نہیں۔

یتیم نابالغ بچے پر زکوٰۃ نہیں

س... بچے عمر اور زینب جو بالغ نہیں اب زید کے انتقال کے بعد ان کے ولی مثلاً بکر کو شریعت یہ اجازت دیتی ہے کہ عمر اور زینب کے مال سے زکوٰۃ عید وغیرہ ادا کرے ان کیلئے یا کوئی اور صدقہ وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟

ج... نابالغ بچے کے مال پر زکوٰۃ واجب نہیں البتہ صدقہ فطر یتیم نابالغ کی طرف سے ادا کرنا بھی ضروری ہے جبکہ وہ نابالغ صاحب مال ہو۔ اس کے علاوہ کوئی اور صدقہ یتیم کے مال میں سے کرنا جائز نہیں۔

مجنون پر زکوٰۃ نہیں ہے

س...... مجنون شخص پر نماز فرض نہیں اگر کوئی مجنوں بہت سی دولت کا مالک ہو تو کیا اس کے مال سے زکوٰۃ کی رقم کاٹنا جائز ہے؟۔

ج... مجنون کے مال پر زکوٰۃ نہیں۔

زیور کی زکوٰۃ

س ...... جبکہ مرد حضرات پیسہ کماتے ہیں تو بیوی کے زیورات کی زکوٰۃ شوہر کو دینی چاہئے یا بیوی کو اپنے جیب خرچ سے جوڑ کر۔ اگر شوہر زکوٰۃ ادا نہ کریں اگرچہ بیوی چاہتی ہو اور بیوی کے پاس روپیہ بھی نہ ہو کہ زکوٰۃ دے سکے تو گناہ کس کو ملے گا۔

ج ...... زیور اگر بیوی کی ملکیت ہے تو زکوٰۃ اسی کے ذمہ واجب ہے اور زکوٰۃ نہ دینے پر وہی گنہگار ہو گی۔ شوہر کے ذمہ اس کا ادا کرنا لازم نہیں، بیوی یا تو اپنا جیب خرچ بچا کر زکوٰۃ ادا کرے یا زیورات کا ایک حصہ زکوٰۃ میں دے دیا کرے۔

عورت پر زیور کی زکوٰۃ

س ...... آپ نے اپنے کالم میں ایک صاحب کو ان کی بیوی کے زیورات پر زکوٰۃ کی ادائیگی ان کی بیوی کی ذمہ داری بتائی ہے۔ عرض یہ ہے کہ عورت تو شوہر پہ انحصار کرتی ہے اس کی تمام تر ذمہ داری شوہر پر ہوتی ہے عورت کی کفالت تو مرد کرتا ہے تو کیا ان زیورات پر جو عورت کو جہیز میں یا تحفے میں ملے ہیں ان پر زکوٰۃ کی ذمہ داری شوہر پر نہیں ہے؟ اگر نہیں ہے تو پھر عورت کو کیا کرنا چاہئے کہ عورت زکوٰۃ ادا کر سکے۔

ج ...... زکوٰۃ جن زیورات پر فرض ہو وہ اگر عورت کی ملکیت ہے تو ظاہر ہے کہ زکوٰۃ مالک ہی پر فرض ہو گی۔ اور زکوٰۃ ادا کرنے کی ذمہ داری بھی مالک ہی پر ہو گی۔ شوہر اگر اس کے کہنے پر زکوٰۃ ادا کرے تو ادا ہو جائے گی، ورنہ عورت پر لازم ہو گا کہ زکوٰۃ میں ان زیورات کا حصہ بقدر زکوٰۃ نکال دیا کرے۔

بیوی کی زکوٰۃ شوہر کے ذمہ نہیں

س ...... ایک قلیل آمدنی والے شخص کی بیوی شادی کے موقع پر دس تولے سونا زیورات کی شکل میں لاتی ہے۔ کیا شوہر کے لئے ضروری ہے کہ ہر حال میں اس پر زکوٰۃ ادا کرے؟۔

ج ...... چونکہ یہ زیورات بیگم صاحبہ کی ملکیت میں ہیں اس لئے اس زیور کی زکوٰۃ بیگم صاحبہ کے ذمہ ہے غریب شوہر کے ذمہ نہیں۔ عورت کو چاہئے کہ ان زیورات کا بقدر واجب حصہ زکوٰۃ میں دے دیا کرے۔ اپنی زکوٰۃ شوہر کے ذمہ نہ ڈالے۔

بیوی کے زیور کی زکوٰۃ کا مطالبہ کس سے ہو گا

س ...... اگر شوہر کی ذاتی ملکیت میں کوئی زیور ایسا نہ ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو لیکن جب اس کی بیوی شادی ہو کر اس کے گھر آئے تو اتنا زیور لے آئے کہ اس پر زکوٰۃ واجب الادا ہو اور بیوی شوہر کے یہ حالات جانتے ہوئے بھی کہ وہ مقروض بھی ہے اور اس کی اتنی تنخواہ بہر حال نہیں ہے کہ وہ زکوٰۃ کی رقم نکال سکے تو کیا شوہر پر بغیر بیوی کی طرف سے کسی قربانی کے زکوٰۃ و قربانی واجب رہے گی اور اللہ میاں شوہر ہی کا

گریبان پکڑیں گے اور کیا بیوی صاحبہ یہ کہہ کر بری الذمہ ہوجائیں گی کہ شوہر ہی ان کے آقا ہیں اور انہی سے سوال وجواب کئے جائیں ؟۔

ج ..... چونکہ زیور بیوی کی ملکیت ہیں اس لئے قربانی وزکوۃ کا مطالبہ بھی اسی سے ہوگا۔ اور اگر وہ ادا نہیں کرتی تو گنہگار بھی وہی ہوگی شوہر سے اس کا مطالبہ نہیں ہوگا۔

شوہر اور بیوی کی زکوۃ کا حساب الگ الگ ہے

س ..... شادی پر لڑکیوں کو جو زیورات ملتے ہیں وہ ان کی ملکیت ہوتے ہیں، لیکن وہ زکوۃ اپنے شوہروں کی کمائی ہوئی رقم سے ادا کرتی ہیں تو کیا اس صورت میں اگر شوہروں کے پاس بھی کچھ رقم ہو لیکن نصاب سے وہ کم ہو تو کیا اس رقم کو بیویوں کے زیورات کی مالیت میں شامل کر کے زکوۃ دی جاسکتی ہے یا دونوں کا حساب الگ الگ ہوگا؟۔

ج ..... دونوں کا الگ الگ حساب ہوگا۔

شوہر بیوی کے زیور کی زکوۃ ادا کر سکتا ہے

س ..... میں نے شادی کے وقت اپنی بیوی کو حق المہر میں ۱۳ تولہ سونا دیا تھا کیا یہ جائز ہے؟ اور ۳ تولہ سونا وہ اپنے میکے سے لائی تھیں چنانچہ کل سونا ۱۶ تولے پڑا اب میری بیوی اگر زکوۃ ۱۶ تولے پر نہیں دے سکتی تو کیا اس کی یہ زکوۃ میں اپنے خرچ سے دے سکتا ہوں اور پھر یاد رہے کہ یہ حق المہر بھی میں نے ہی ادا کیا تھا۔

ج ..... چونکہ سونا آپ کی بیوی کی ملکیت ہے اس لئے اس کی زکوۃ تو اسی کے ذمہ ہے۔ لیکن اگر آپ اس کے کہنے پر اس کی طرف سے زکوۃ ادا کر دیں تو ادا ہو جائے گی۔

زیور کی زکوۃ کس پر ہوگی؟

س ..... میرے پاس آٹھ تولہ سونا جو کہ پچھلے سال شادی پر ملا تھا اور وہ میری بیوی کی ملکیت میں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھ پر قرضہ بھی ہے۔ اس صورت میں ان زیورات کی زکوۃ مجھ پر ہوگی یا بیوی پر۔ (۲) زیورات پر زکوۃ جبکہ آمدنی کا ذریعہ میں ہی ہوں قرض کی رقم نکال کر ادا کی جائے یا صرف زیورات کی رقم پر ادا کی جائے۔

ج ..... (۱) جب زیورات آپ کی بیوی کی ملکیت ہے تو زکوۃ بھی اسی کے ذمہ ہے۔ (۲) زیور آپ کی بیوی کا ہے اور قرض آپ کے ذمہ ہے اس لئے زکوۃ ادا کرتے وقت اس قرض کو منہا نہیں کیا جائے گا بلکہ پورے زیور کی زکوۃ ادا کرے گی البتہ اگر آپ کی بیوی کے ذمہ قرض ہو تو قرض منہا کیا جائے گا۔

مرحوم شوہر کی زکوۃ بیوی پر فرض نہیں

س ..... اگر کسی کا شوہر فوت ہو گیا ہو اور میاں بیوی نے اپنی زندگی میں کبھی زکوۃ نہ دی ہو مگر خیرات برابر کرتے رہے ہوں۔ تو کیا اب اس بیوہ کا فرض ہے کہ وہ گزرے دنوں کی زکوۃ ادا کرے۔

ج ... مرحوم شوہر کی زکوٰۃ بیوہ کے ذمہ فرض نہیں اس کے مرحوم شوہر کے ذمہ ہے وہی گنہگار ہوگا اسکی طرف سے وارث ادا کردیں تو اچھا ہے۔

س ... اور کیا اپنی بھی زکوٰۃ وہ مرنے تک دیتی رہے۔ جبکہ اس کا ذریعہ آمدنی کوئی نہیں ہے۔؟

ج ... اگر اس کی اپنی ملکیت ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت ہے اس پر زکوٰۃ فرض ہے یعنی اس کے اپنے حصے کی مالیت اتنی ہو (اگر مرحوم کے بچے یتیم ہوں تو ان کے مال کی زکوٰۃ نہیں)۔

زیور کی زکوٰۃ اور اس پر حق وراثت

س ...... زیور کی زکوٰۃ کس کو دینا ہوگا۔ میری بیوی اپنے جہیز میں دس تولہ سونے کے زیورات لائی تھی جو اب تک وہ استعمال کر رہی ہے میری شادی کو ۵ سال گزر چکے ہیں میرے گھر جب سے آئی ہے ایک پیسہ بھی اس نے زکوٰۃ نہیں دیا ہے زیور وہ پہنتی ضرور ہے لیکن میں اس کا حقدار نہیں ہوں اور نہ ہی میں اس پر اپنا کوئی حق سمجھتا ہوں مرنے کے بعد یہ حق اس نے اپنے بیٹے کو دیا ہے وہ جس طرح چاہے اسے استعمال کرے میرے بیٹے کی عمر اس وقت چار سال ہے اب آپ مجھے تفصیل سے یہ بتائیں کہ اس زیور کی زکوٰۃ کس کو ادا کرنا چاہیئے۔

ج ...... اس زیور کی زکوٰۃ آپ کی بیوی کے ذمہ ہے ان سے کہئے کہ اگر ان کے پاس پیسے نہیں تو زیور بیچ کر پانچ سال کی زکوٰۃ ادا کریں۔ اور مرنے کے بعد بیٹے کو حقدار بنانا بھی شرعاً غلط ہے۔ اس کے مرنے کے وقت جتنے وارث ہوں گے حصہ اس میں سب کا ہوگا۔

بیٹی کیلئے زیور پر زکوٰۃ

س ...... میں زکوٰۃ کے بارے میں کچھ زیادہ محتاط ہوں اس لئے اس فرض کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتی ہوں تو قبلہ میں نے لوگوں کی زبانی سنا ہے کہ "ماں اگر اپنا زیور اپنی لڑکی کے لئے اٹھا رکھے یا یہ نیت کرے کہ یہ سونا میں اپنی بیٹی کو جہیز میں دوں گی تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اور جب یہ زیور یا سونا لڑکی کو ملے تو وہ اس کو پہن کر یا استعمال میں لاکر زکوٰۃ ادا کرے" آپ یہ وضاحت کریں کہ لڑکی کے لئے کوئی زیور بنوا کر رکھا جائے تو زکوٰۃ دی جائے یا نہیں۔

ج ...... اگر لڑکی کو زیور کی مالک بنا دیا تو جب تک وہ لڑکی نابالغ ہے اس پر زکوٰۃ نہیں، بالغ ہونے کے بعد لڑکی کے ذمہ زکوٰۃ واجب ہوگی جبکہ صرف یہ زیور یا اس کے ساتھ کچھ نقدی نصاب کی مقدار کو پہنچ جائے صرف یہ نیت کرنے سے کہ یہ زیور لڑکی کے جہیز میں دیا جائے گا زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ جب تک کہ لڑکی کو اس کا مالک نہ بنا دیا جائے۔ اور لڑکی کو مالک بنا دینے کے بعد پھر اس زیور کا خود پہننا جائز نہیں ہوگا۔

گذشتہ سالوں کی زیور کی زکوٰۃ

س ..... میری شادی کو نو سال ہو گئے ہیں میری بیگم کے پاس جب سے اب تک تقریباً ۱۰ تولہ سونا ہے۔ اور ہم نے ابھی تک اس پر زکوٰۃ ادا نہیں کی، کیونکہ میری آمدنی اتنی نہیں کہ کچھ بچ جائے تو زکوٰۃ ادا کروں۔

میری دو بچیاں بھی ہیں۔ وہ سونا میری بیوی کو جہیز میں ملا تھا۔ اور اگر اب میں زکوٰۃ ادا کرنا چاہوں تو کیسے ادا کروں؟ اور مجھ پر یا میری بیگم پر زکوٰۃ ضروری ہے۔ جبکہ اتنی آمدنی نہیں۔

ج ..... اس اسّی تولے کی زکوٰۃ آپ کے ذمہ نہیں بلکہ آپ کی بیوی کے ذمہ ہے۔ اگر زکوٰۃ ادا کرنے کے پیسے نہ ہوں تو اتنا حصہ زیور کا دے دیا جائے۔ بہر حال گذشتہ نو سالوں کی زکوٰۃ آپ کی بیوی کے ذمہ لازم ہے۔ ہر سال کا حساب کر کے جتنی زکوٰۃ بنتی ہے ادا کی جائے۔

نصاب میں انفرادی ملکیت کا اعتبار ہے

س ..... کسی گھر میں تین بھائی اکٹھے رہتے ہوں ایک ہی جگہ کھاتے ہوں لیکن کماتے الگ ہوں۔ ہر ایک کی بیوی کے پاس اڑھائی یا تین تولہ سونا ہو اور سب کا ملا کر تقریباً ساڑھے آٹھ تولہ سونا بنتا ہو تو کیا ان کو اس زیور کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی؟۔

ج ..... اگر ان کے پاس اور کوئی مال نہیں جس پر زکوٰۃ فرض ہو اور وہ نصاب کی حد کو پہنچتا ہو تو ان پر زکوٰۃ فرض نہیں کیونکہ نصاب زکوٰۃ میں انفرادی ملکیت کا اعتبار ہے اور یہاں کسی کی انفرادی ملکیت بقدر نصاب نہیں۔

خاندان کی اجتماعی زکوٰۃ

س ..... ایک خاندان کے چند افراد جو سب برسرروزگار ہیں ان کی اپنی ملکیت میں اتنا مال نہیں کہ جس پر زکوٰۃ دیں، لیکن اگر سب اپنا مال جمع کر لیں تو وہ نصاب کے مطابق قابل زکوٰۃ بن جاتا ہے تو اس سلسلے میں کیا حکم ہے۔ زکوٰۃ کس حساب سے نکالی جائے؟۔

ج : ہر شخص کا الگ الگ صاحب نصاب ہونا شرط ہے ورنہ زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔ اس لئے آپ نے جو صورت لکھی ہے اس پر زکوٰۃ فرض نہیں "البتہ اگر عرفاً ساری ملکیت خاندان کے سربراہ کی سمجھی جاتی ہے چونکہ یہ فرد واحد کی ملکیت ہوئی اور بقدر نصاب بھی ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ یہ اس صورت میں ہے کہ خاندان کے سربراہ کو واقعتاً" مالک سمجھا بھی جاتا ہو۔

مشترکہ گھرداری میں زکوٰۃ کب واجب ہوگی

س ... ہمارے گھر میں یہ طریقہ ہے کہ سب بھائی تنخواہ لا کر والدہ کو دیتے ہیں جو گھر کا خرچہ چلاتی ہیں جبکہ زیور اور کچھ بچت کی رقم ہمارے پاس ہوتی ہے آیا زکوٰۃ دینی ہمارے ذمہ ہے یا والدہ محترمہ کے۔

ج .... اگر وہ سونا اور بچت کی رقم اتنی ہو کہ اگر اس کو تقسیم کیا جائے تو سب بھائی صاحب نصاب ہو سکتے ہیں تو زکوٰۃ واجب ہے۔ ورنہ نہیں۔

مشترکہ خاندان میں بیوی، بیٹی، بہوؤں کی زکوٰۃ کس طرح دی جائے

س . میں گھر کا سربراہ ہوں میرے، دونوں لڑکے صاحب روزگار ہیں۔ اور میری دونوں بہوؤں کے ہاں کم سے کم ۱۲۔ ۱۲ تولہ فی کس زیورات ہیں اور بیوی کے ہاں ۵ تولہ کے زیور اور کنواری لڑکی کی

شادی کیلئے ۴ تولہ کے زیورات ہیں جس کو ایک سال سے خرید کر رکھا ہوا ہے۔ دوسرے آجکل مشترکہ خاندان میں بھی زیور ہر متعلقہ عورت کی ذاتی ملکیت ہی شمار ہوتا ہے۔ ایک عورت کا زیور دوسری عورت مستقل طور سے نہیں لے سکتی۔ حتیٰ کہ ساس اپنی بہو کا زیور اپنی لڑکی کو نہیں دے سکتی کیا ایسی صورت میں مجھے گھر کے تمام زیور کی مالیت کے مطابق زکوٰۃ نکالنا چاہئے یا فرداً فرداً کے حساب سے؟

ج ...... زکوٰۃ کے واجب ہونے میں ہر شخص کی انفرادی ملکیت کا اعتبار ہے۔ اب آپ کی بہوؤں کے پاس جو زیور ہے دیکھنا یہ ہے کہ اس کا مالک کون ہے؟ آپ کی بہوؤں کا زیور اگر ان کی ملکیت ہے تو زکوٰۃ ان کے ذمہ واجب ہے اور اگر لڑکوں کی ملکیت ہے تو زکوٰۃ ان کے ذمہ واجب ہے' اور اگر کچھ زیور بہوؤں کی ملکیت ہے مثلاً جو زیور ان کے میکے سے ملا ہے' اور کچھ لڑکوں کی تو اگر ہر ایک کی ملکیت نصاب کو پہنچتی ہے تو زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں اسی طرح آپ کی اہلیہ کے پاس جو سونا ہے وہ اگر اس کی مالک ہیں اور اس کے سوا ان کی ملکیت میں کوئی روپیہ پیسہ نہیں تو ان کے ذمہ زکوٰۃ نہیں' اور اگر وہ سونا آپکی ملکیت ہے تو دوسرے اموال زکوٰۃ کے ساتھ اس زیور کی زکوٰۃ بھی آپ کے ذمہ ہوگی۔ آپ نے لڑکی کے لئے جو سونا خرید کر کے رکھا ہوا ہے اس کے بارے میں بھی یہ دیکھنا ہوگا کہ آپ نے وہ سونا لڑکی کی ملکیت کر دیا ہے یا نہیں؟ اگر لڑکی کی ملکیت نہیں تو اسکی زکوٰۃ آپ کے ذمہ ہے۔ اور اگر لڑکی کی ملکیت ہے اور اس کے پاس کوئی نقد روپیہ پیسہ نہیں تو اس پر زکوٰۃ نہیں اور اگر کچھ روپیہ پیسہ بھی اس کے پاس ہے تو زکوٰۃ اس کے ذمہ واجب ہے۔

شراکت والے کاروبار کی زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائیگی

س ...... میرا ایک بھائی ہے اس کو اس کے بھائی نے چھ ہزار روپے میں کھلونوں کی دکان کھول دی ہے اب اس کی زکوٰۃ کون ادا کرے جبکہ یہ کاروبار شراکت میں ہو گیا یعنی رقم ایک بھائی کی ہے اور چلاتا دوسرا بھائی ہے نفع برابر ہے اس آدمی نے جس نے یہ دکان کھولی ہے ایک قطعہ زمین برائے دکان دس ہزار روپے میں خریدی ہے اب اس کی زکوٰۃ کی کیا شکل ہوگی۔

ج ...... پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ جب کسی کو کاروبار کیلئے مال دیا جائے اور نفع میں حصہ رکھا جائے تو شرعی اصطلاح میں اس کو "مضاربت" کہتے ہیں اور ہمارے یہاں عام طور سے اس کو "شراکت" کہہ دیا جاتا ہے۔ جبکہ آپ نے بھی یہی لفظ استعمال کیا ہے۔ اس کاروبار میں ایک اصل رقم ہوتی ہے اور ایک اس کا منافع۔ اصل رقم کی زکوٰۃ اس کے اصل مالک کے ذمہ ہے اور اس کے ذمہ منافع کے اس حصہ کی زکوٰۃ بھی واجب ہے جو اسے ملے گا' اور جو نفع پر کام کرتا ہے اگر اس کا نفع نصاب کی مقدار کو پہنچے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو اپنے حصہ کی زکوٰۃ اس پر بھی ہوگی۔ جو قطعہ زمین دکان کے لئے خریدا ہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔ کھلونے اگر مجسموں کی شکل کے ہوں تو ان کا کاروبار درست نہیں۔

قرض کی زکوٰۃ کس کے ذمہ ہے؟

س ..... دس ماہ پیشتر زید نے بکر کو = /۲۰،۰۰۰ روپے قرض حسنہ دیا۔ ادائیگی کی مدت لا محدود ہے بکر نے = /۱۰،۰۰۰ روپے مکان خریدنے میں اور = /۱۰،۰۰۰ روپے کاروبار میں لگائے۔ رقم منافع کے ساتھ اب = /۱۰،۰۰۰ روپے سے بڑھکر ۱۳،۰۰۰ روپے ہوگئی ہے۔ کیا اس صورت میں زکوٰۃ واجب ہوگئی؟ اور اگر ہوگئی تو کس صورت میں؟

ج ... اصول یہ ہے کہ جو رقم کسی کو قرض کے طور پر دی جائے اسکی زکوٰۃ قرض دینے والے کے ذمہ ہوتی ہے۔ قرض لینے والے کے ذمہ نہیں ہوتی۔ پس زید نے جو بیس ہزار کی رقم بکر کو قرض دے رکھی ہے اسکی زکوٰۃ زید کے ذمہ ہے۔

بکر کے پاس جو سرمایہ ہے خواہ وہ کاروبار میں لگا ہوا ہو' یا سونے چاندی اور نقدی کی شکل میں اس کے پاس موجود ہو اس تمام سرمایہ کی مجموعی رقم میں سے بیس ہزار روپیہ منہا کر دیا جائے' جو اس کے ذمہ قرض ہے۔ باقی سرمایہ اگر ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت کے برابر ہے تو اس کے ذمہ اسکی زکوٰۃ واجب ہے۔

س ...... اگر کچھ رقم کسی کو قرض دی ہوئی ہو تو کیا اس رقم پر زکوٰۃ دینی ہوگی۔

ج ..... جی ہاں! اس رقم پر بھی ہر سال زکوٰۃ واجب ہے۔ البتہ آپ کو یہ اختیار ہے کہ ہر سال جب دوسرے مال کی زکوٰۃ دیتے ہیں اسی کے ساتھ قرض پر دی ہوئی رقم کی زکوٰۃ دے دیا کریں اور یہ بھی اختیار ہے کہ جب قرض وصول ہو جائے تو گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ' جو اس قرض کی رقم پر واجب ہوئی تھی۔ وہ یکمشت ادا کر دیں۔

س ..... میرے والدین نے - - - - - - - - - - - . اپنے مکان کی تعمیر کے سلسلے میں ۳۰،۰۰۰ روپے قرض لیا تھا جو ابھی لوٹایا نہیں گیا ہے۔ اگرچہ وہ رقم ہمارے پاس جمع شدہ نہیں ہے بلکہ مکان کی تعمیر وغیرہ کے سلسلے میں خرچ ہوگئی تو کیا ہم پر اس کی زکوٰۃ دینا فرض ہوگی؟ کیونکہ اس سلسلے میں معلوم کرنے پر ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کہ جس شخص کی رقم ہوگی وہ ہی زکوٰۃ ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ اس سلسلے میں ہم نے اس شخص سے بھی معلوم کیا جس کی یہ رقم ہے تو انہوں نے صاف طور پر زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ زکوٰۃ آپ خود ادا کریں۔ کیونکہ یہ رقم آپ کے کام آئی ہے۔

ج ..... قرض کی رقم کی زکوٰۃ قرض دینے والے کے ذمہ ہوتی ہے۔ قرض لینے والے کے ذمہ نہیں ہوتی۔ اس لئے اس رقم کی زکوٰۃ آپ لوگوں کے ذمہ نہیں۔ قرض دینے والے کو چاہئے کہ اس کی زکوٰۃ ادا کرے۔

نادہند قرضدار کو دی گئی قرض کی رقم پر زکوٰۃ

س ..... سائل سے عرصہ چار پانچ سال ہوئے اپنے ہی دوستوں یا رشتہ داروں نے کچھ رقم ادھار لی تھی جن کے واپس دینے کی کوئی مدت طے ہوئی اور نہ کوئی تحریر لکھی گئی تھی۔ سائل نے اس عرصے میں کتنی

ہی بار پیسوں کی واپسی کا مطالبہ کیا تو جواب ملا کہ کیا ہوا دیدیں گے ایسے ہی ہوتے ہوتے ۵ سال گذر گئے ہیں لیکن پیسے واپس ملنے کی کوئی امید پختہ نظر نہیں آتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مزید اور زیادہ عرصہ گذر جائے۔ ناامید ہو کر میں نے بھی پیسے مانگنے چھوڑ دیئے ہیں۔ برائے مہربانی آگاہ فرمائیں کہ اس رقم کی زکوٰۃ جو عرصہ ۵ سال سے میرے پاس نہیں ' دینی ہوگی یا نہیں۔

ج ...... جو رقم کسی کو قرض دی ہو اس پر زکوٰۃ لازم ہے۔ البتہ یہ اختیار ہے کہ چاہے تو ہر سال ادا کر دیا کرے یا وصول ہونے کے بعد گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ یکمشت ادا کر دے۔ البتہ اگر مقروض قرضہ سے منکر ہو اور قرض دہندہ کے پاس گواہ بھی نہ ہوں تو وصول ہونے سے پہلے اس کی زکوٰۃ لازم نہیں اور وصول ہونے کے بعد بھی گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ نہیں۔

س ...... میرے ایک دوست نے آج سے پانچ سال پہلے ڈیڑھ لاکھ روپیہ تجارت میں لگانے کے لئے لیا تھا اس نے وہ تمام روپیہ خرد برد کر دیا۔ آج پانچ سال کے بعد اس نے مجھے پندرہ ہزار روپیہ واپس کیا ہے۔ کیا ان پندرہ ہزار روپیہ پر زکوٰۃ واجب ہے کیا پانچ سال کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے یا صرف اسی سال کی اور جو باقی کا روپیہ اس نے ادا نہیں کیا اس پر بھی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔

ج ...... اس پندرہ ہزار روپے پر گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ واجب ہے اسی طرح جو روپیہ آپ کے دوست سے ملتا جائے اس کی گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرتے رہیے۔

امانت کی رقم پر زکوٰۃ

س ...... میرے پاس کسی کی امانت ہے تو اس پر زکوٰۃ دینا میرا فرض ہے یا جس کی رقم ہے وہ زکوٰۃ دے گا۔ دوسری بات عرض خدمت یہ ہے کہ مجھ سے کسی نے قرض مانگا اور وہ اپنے وقت پر نہ دے اور امید بھی کم ہے تو اس رقم پر بھی زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں۔

ج ...... جس شخص کی امانت آپ کے پاس ہے آپ کے ذمہ اس کی زکوٰۃ نہیں بلکہ اس کی زکوٰۃ امانت رکھوانے والے کے ذمہ لازم ہے 'اگر اس نے آپ کو زکوٰۃ دینے کا اختیار دیا ہے تو آپ بھی اس رقم میں سے ادا کر سکتے ہیں۔ کسی کے ذمہ جو آپ کا قرض ہے اگر وہ تسلیم کرتا ہے کہ مجھے قرض دینا ہے تو آپ کے ذمہ اس کی زکوٰۃ لازم ہے خواہ ہر سال ادا کرتے رہیں یا جب وصول ہو جائے تب گذشتہ تمام سالوں کی ادا کر دیں۔

اگر امانت کی رقم سے حکومت زکوٰۃ کاٹ لے تو؟

س ...... دوسرے شہروں کے لوگ اپنی تجارت اور امانت کے طور پر کسی کے پاس جو رقم جمع کراتے ہیں تو حفاظت کے خیال سے وہ شخص اپنے نام سے اس کو بنک میں رکھ دیتا ہے اور وقتاً فوقتاً ان لوگوں کی ہدایت کے پیش نظر رقم نکالتا بھی رہتا ہے تو حکومت کیا ان رقوم پر زکوٰۃ منہا کرنے کی حقدار ہے یا نہیں؟۔

ج ...... جس شخص کی امانت ہے اس کے ذمہ زکوٰۃ فرض ہوگی۔ مگر چونکہ حکومت آپ کے اکاؤنٹ سے زبردستی زکوٰۃ کاٹ لیتی ہے۔ اس لئے امانت رکھنے والوں کو چاہئے کہ آپ کو زکوٰۃ ادا کرنے کا اختیار دے دیں۔ اس اختیار دینے کے بعد ان کی رقم سے جو زکوٰۃ کٹے گی وہ ان کی طرف سے ہوگی۔ اور آپ

(زکوٰۃ کی رقم جو کاٹ لی گئی)۔ اس کو منہا کر کے باقی رقم ان کو واپس کریں گے۔

زرِ ضمانت کی زکوٰۃ

س ..... جو رقم ہمارے پاس امانتاً رکھی ہو۔ اس پر زکوٰۃ کون ادا کرے گا۔ ہم ادا کریں گے یا اصلی مالک؟ مکان کے کرایہ پر جو رقم بطور زرِ ضمانت پیشگی کرایہ دار سے لی جاتی ہے وہ قابل واپسی ہے اور کئی سال مالک مکان کے پاس امانت رہتی ہے اس پر کون زکوٰۃ ادا کرے گا؟

ج ..... جو شخص رقم کا مالک ہو اس کے ذمہ زکوٰۃ ہے پس امانت کی رقم کی زکوٰۃ امین پر نہیں بلکہ امانت رکھوانے والے مالک کے ذمہ ہے۔ اور زرِ ضمانت کا مالک کرایہ دار ہے۔ اس کی زکوٰۃ بھی اسی کے ذمہ ہے۔

زکوٰۃ کا نصاب اور شرائط



زکوٰۃ کن چیزوں پر فرض ہے

س .... زکوٰۃ کس کس چیز پر فرض ہے۔

ج ... زکوٰۃ مندرجہ ذیل چیزوں پر فرض ہے۔

(۱) سونا، جبکہ ساڑھے سات تولہ (۸۷،۴۷۹ گرام) یا اس سے زیادہ ہو۔

(۲) چاندی جبکہ ساڑھے باون تولہ (۶۱۲،۳۵ گرام) یا اس سے زیادہ ہو۔

(۳) روپیہ، پیسہ اور مال تجارت، جبکہ اسکی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی (۶۱۲،۳۵ گرام) کے برابر ہو۔

نوٹ۔ اگر کسی کے پاس تھوڑا سا سونا ہے۔ کچھ چاندی ہے۔ کچھ نقد روپے ہیں کچھ مال تجارت ہے۔ اور ان کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولے (۶۱۲،۳۵ گرام) چاندی کے برابر ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ اسی طرح اگر کچھ سونا ہے کچھ چاندی ہے۔ یا کچھ سونا ہے کچھ نقد روپیہ ہے۔ یا کچھ چاندی ہے کچھ مال تجارت ہے تب بھی ان کو ملا کر دیکھا جائیگا کہ ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت بنتی ہے یا نہیں؟ اگر بنتی ہو تو زکوٰۃ واجب ہے۔ ورنہ نہیں الغرض سونا، چاندی، نقدی، مال تجارت میں سے دو چیزوں کی مالیت جب چاندی کے نصاب کے برابر ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

(۴) ان چیزوں کے علاوہ چرنے والے مویشیوں پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ اور بھیڑ بکری، گائے بھینس اور اونٹ کے الگ الگ نصاب ہیں ان میں چونکہ تفصیل زیادہ ہے اس لئے نہیں لکھتا، جو لوگ ایسے مویشی رکھتے ہوں وہ اہل علم سے دریافت کریں۔

(۵) عشری زمین کی پیداوار پر بھی زکوٰۃ فرض ہے، جس کو عشر کہا جاتا ہے۔ اسکی تفصیلات آگے ملاحظہ کریں۔

نصاب کی واحد شرط کیا ہے؟

س ..... عام طور سے زکوٰۃ کے لئے شرط نصاب جو سننے میں آتا ہے، وہ ہے ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا یا ان کی مالیت۔

مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص جس کے پاس نہ سونا ہے نہ چاندی بلکہ پانچ ہزار روپے نقد ہیں۔ اسے کس نصاب پر عمل کرنا چاہئے۔ سونے پر یا چاندی پر؟ اور مالیت کا حساب لگائے تو کس چیز کے مطابق؟ اگر چاندی کی شرط پر عمل کرتا ہے تو وہ صاحب نصاب ٹھہرے گا۔ لیکن اگر سونے کی شرط پر عمل کرتا ہے تو ہرگز صاحب زکوٰۃ نہیں ٹھہرتا۔ لہٰذا وہ زکوٰۃ کی ادائیگی کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جاسکتا وضاحت فرمائیں کہ ایسے شخص کو کون سی راہ اختیار کرنی چاہئے۔

آج کل نصاب کے دو معیار کیوں چل رہے ہیں جب کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو ایک ہی معیار تھا۔ یعنی دو سو درہم (چاندی) کی مالیت بیس دینار (سونے) کی مالیت کے برابر تھے۔ آج ان کی مالیتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ لہٰذا کس شرط پر عمل کرنا لازمی ہے؟ نصاب کی واحد شرط کیا ہے؟

ج ..... آپ کے سوال کے سلسلہ میں چند باتیں سمجھ لینا ضروری ہے۔

اول.. کس مال میں کتنی مقدار واجب الادا ہے؟ کس مال میں کتنے نصاب پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟ یہ بات محض عقل و قیاس سے معلوم نہیں ہو سکتی' بلکہ اس کے لئے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی طرف رجوع کرنا ناگزیر ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مال کا جو نصاب مقرر فرمایا ہے اس کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ اور اس میں ردوبدل کی گنجائش نہیں ٹھیک اسی طرح جس طرح کہ نماز کی رکعات میں ردوبدل کی گنجائش نہیں۔

دوم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کا نصاب دو سو درہم (یعنی ساڑھے باون تولے یعنی تقریباً ۶۱۲٫۳۵ گرام) اور سونے کا نصاب بیس مثقال (ساڑھے سات تولے یعنی تقریباً ۸۷٫۴۸ گرام) مقرر فرمایا ہے' اب خواہ سونے چاندی کی قیمتوں کے درمیان وہ تناسب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا قائم رہے یا نہ رہے سونے چاندی کے ان نصابوں میں تبدیلی کرنے کا ہمیں کوئی حق نہیں۔ جس طرح فجر کی نماز میں دو کے بجائے چار رکعتیں اور مغرب کی نماز میں تین کے بجائے دو یا چار رکعتیں پڑھنے کا کوئی اختیار نہیں۔

سوم۔ جس کے پاس نقد روپیہ پیسہ ہو یا مال تجارت ہو یہ تو ظاہر ہے کہ اس کے لئے سونے چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب کو معیار بنانا ہو گا۔ رہا یہ کہ چاندی کے نصاب کو معیار بنایا جائے یا سونے کے نصاب کو؟ اس کے لئے فقہائے امت نے۔ جو در حقیقت حکمائے امت ہیں۔ یہ فیصلہ دیا

ہے کہ ان دونوں میں سے جس کے ساتھ بھی نصاب پورا ہو جائے اسی کو معیار بنایا جائے گا۔ مثلاً چاندی کی قیمت سے نصاب پورا ہو جاتا ہے۔ مگر سونے سے نصاب پورا نہیں ہوتا (اور یہی آپ کے سوال کا بنیادی نکتہ ہے) تو چاندی کی قیمت سے حساب لگایا جائیگا۔ اور اسکی دو وجہیں ہیں۔ ایک یہ کہ زکوٰۃ فقراء کے نفع کے لئے ہے۔ اور اس میں فقراء کا نفع زیادہ ہے۔ دوم یہ کہ اس میں احتیاط بھی زیادہ ہے کہ جب ایک نقدی (یعنی چاندی) کے ساتھ نصاب پورا ہو جاتا ہے اور دوسری نقدی (یعنی سونے) کے ساتھ پورا نہیں ہوتا تو احتیاط کا تقاضا یہ ہو گا کہ جس نقدی کے ساتھ نصاب پورا ہو جاتا ہے اسی کا اعتبار کیا جائے۔

زکوٰۃ کب واجب ہوئی

س ...... میرے پاس سال بھر سے کچھ رقم تھی جسے میں خرچ بھی کرتی رہی شوال کے مہینے سے رجب تک میرے پاس دس ہزار روپے بچے۔ اور رجب میں ہی ۳۵ ہزار روپے کی آمدنی ہوئی۔ اب یہ بتائیں کہ رمضان میں صرف دس ہزار کی زکوٰۃ نکالنی ہوگی یا ۳۵ ہزار بھی اس میں شامل کئے جائیں گے جبکہ ۳۵ ہزار پر رمضان تک صرف تین ماہ کا عرصہ گذرا ہو گا؟۔

ج ...... جو آدمی ایک بار نصاب کا مالک ہو جائے تو جب اس نصاب پر ایک سال گزرے گا تو سال کے دوران حاصل ہونے والے کل سرمائے پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ ہر رقم پر الگ الگ سال گزرنا شرط نہیں۔ اس لئے رمضان المبارک میں آپ پر اس کل رقم کی زکوٰۃ واجب ہوگی جو اس وقت آپ کے پاس ہو۔

س ...... اگر کسی کے پاس ۶۸ ہزار روپیہ اور ۶ تولہ سونا ہے تو اس سونے پر بھی زکوٰۃ دی جائے گی یا صرف روپے کی ہی زکوٰۃ نکالنی ہوگی۔

ج ...... اس صورت میں زکوٰۃ سونے پر بھی واجب ہے۔ سال پورا ہونے کے دن سونے کی جو قیمت ہو اس کے حساب سے ۶ تولے سونے کی مالیت کو بھی رقم میں شامل کر کے زکوٰۃ ادا کی جائے۔

نقد اور مال تجارت کیلئے چاندی کا نصاب معیار ہے

س ...... نصاب ساڑھے سات تولہ سونا، ساڑھے باون تولے چاندی کا ہے اس سلسلے میں جاننا چاہوں گا کہ نقدی اور مال کا حساب کس کے معیار پر کیا جائے چاندی یا سونا؟۔

ج ...... چاندی کے نصاب کا اعتبار کیا جائے۔

نوٹ...... ساڑھے سات تولہ سونا مساوی ہے ۴۷ء۸۷ گرام کے۔ اور ساڑھے باون تولے چاندی ۶۱۲ء۳۵ گرام کے برابر ہے۔

س ...... آج کل کم سے کم کتنی رقم کی ملکیت پر زکوٰۃ فرض ہوگی؟۔

ج ...... ساڑھے باون تولے چاندی کی بازار میں جتنی قیمت ہو اتنی مالیت پر۔ چونکہ چاندی کا بھاؤ بدلتا رہتا ہے اس لئے اس کی مالیت کا لکھنا بے سود ہے۔ جس دن زکوٰۃ واجب ہو اس دن کی قیمت کا اعتبار ہے۔

نصاب سے کم اگر فقط سونا ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں

س.... اگر کسی عورت کے پاس ½ ۷ تولہ سونا اور ½ ۵۲ تولہ چاندی ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اس سے کم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ اگر کسی عورت کے پاس ۵۔۶ تولہ سونا ہو چاندی اور نقدی وغیرہ کچھ نہ ہو اور وہ زکوٰۃ نہیں دیتی یہ صحیح ہے یا نہیں؟

ج... اگر صرف سونا ہو اس کے ساتھ چاندی یا نقد روپیہ اور دیگر کوئی چیز قابل زکوٰۃ نہ ہو تو ساڑھے سات تولے (۸۷٫۵ گرام) سے کم سونے پر زکوٰۃ نہیں۔

½ ۷ تولے سونے سے کم پر نقدی ملا کر زکوٰۃ واجب ہے

س.. میری چار لڑکیاں بالغ ہیں ہر ایک کے پاس ۴ تولہ سونا زائد یا کم ہے۔ میں نے ہمیشہ کے لئے دے دیا تھا اور ہر ایک کے پاس روپیہ چار سو ریال چھ سو ایک ہزار ریال جمع رہتا ہے۔ کیا ان سب پر زکوٰۃ قربانی فطرہ علیحدہ ادا کرنا واجب ہے یا نہیں؟

ج آپ نے جو صورت لکھی ہے اس میں آپ کی سب لڑکیوں پر الگ الگ زکوٰۃ، قربانی، صدقۂ فطر لازم ہے، کیونکہ سونا اگرچہ نصاب سے کم ہے۔ مگر نقدی کے ساتھ سونے کی قیمت ملائی جائے تو ساڑھے باون تولے (۶۱۲٫۳۵ گرام) چاندی کی قیمت بن جاتی ہے۔

کیا نصاب سے زائد میں نصاب کے پانچویں حصے تک چھوٹ ہے؟

س..... میرے پاس صرف سونے کے تین زیورات ہیں ایک کا وزن ۷۸ تولہ دوسرے کا ۲ تولہ تیسرے کا ایک تولہ ۵ ماشہ کل ۸۱ تولہ ۵ ماشہ کے زیورات ہیں میں چاہتا ہوں کہ صرف چالیسواں کی شرح سے دو تولہ کی زکوٰۃ نکال دوں اور وہ اس طرح کہ دو تولہ کا ایک زیور ہی اپنی غریب پھوپھی کو دے دوں۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ۱۷ ماشہ پر زکوٰۃ معاف ہے کیونکہ نصاب کے پانچواں حصہ سے کم ہے۔ مگر ایک صاحب فرماتے ہیں کہ دور حاضر میں ڈھائی فیصد کی شرح زکوٰۃ کی ہو گئی ہے چالیسواں کی اصطلاح منسوخ ہو گئی۔ اب مجھ کو ڈھائی فیصد کے حساب سے کل نو سو ستر ماشہ کا ڈھائی فیصد یعنی ۲۴٫۲۵ ماشہ دینا ہو گا نہ کہ صرف ۲۴ ماشہ یعنی ۲ تولہ۔ خلش دور کریں۔

ج..... ڈھائی فیصد اور چالیسواں حصہ تو ایک ہی چیز ہے۔ اصطلاحیں بدلتی تو رہتی ہیں۔ منسوخ نہیں ہوا کرتیں۔ دراصل اس مسئلہ میں حضرت امام ابو حنیفہؒ اور صاحبین (امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) کا اختلاف ہے کہ نصاب سے رقم کچھ زیادہ ہو تو زائد پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟ حضرت امامؒ کے نزدیک نصاب سے زائد جب پانچواں حصہ ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ ہے۔ نصاب اور پانچویں حصہ کے درمیان کی مالیت پر "چھوٹ" ہے اسی طرح پانچویں حصہ سے پانچویں حصہ تک "چھوٹ" ہے۔ جب مزید پانچواں حصہ ہو جائے گا تب اس پر زکوٰۃ آئے گی۔

صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ نصاب سے زائد جتنی بھی مالیت ہو' خواہ کم یا زیادہ' اس پر زکوٰۃ ہے۔ پس حضرت امامؒ کے قول کے مطابق آپ کے ذمہ صرف اسّی تولہ پر زکوٰۃ ہے اور زائد مقدار جو سترہ ماشے کی ہے۔ وہ چونکہ نصاب کے پانچویں حصہ سے کم ہے' اس پر زکوٰۃ نہیں۔ جبکہ صاحبینؒ کے نزدیک اس زائد سترہ ماشے پر بھی اس کے حساب سے زکوٰۃ ہے۔

عوام کے لئے زیادہ باریکی میں جانا مشکل ہے' ان کے لئے سیدھی سی بات یہ ہے کہ کل مالیت کا چالیسواں حصہ (یا اڑھائی فیصد) ادا کر دیا کریں لہٰذا آپ دو تولے اپنی پھوپھی صاحبہ کو دے دیں۔ یہ اسّی تولے کی زکوٰۃ ہو گئی۔ اور ایک تولہ ۵ ماشے جو زائد ہیں ان کی قیمت لگا کر اس کا چالیسواں حصہ ادا کر دیں۔

ایضاً

س ..... میں بزرگوں سے سنتا چلا آ رہا ہوں اور کتابوں میں پڑھتا ہوں کہ زکوٰۃ چاندی سونا پر ہے۔ اگر کسی کے پاس روپے ہوں یا نوٹ ہوں تو ان کو بھی چاندی سونا میں حساب کر لو۔ اب پھر دیکھو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا کے برابر ہوئے کہ نہیں۔ اگر ہو گئے تو صاحب نصاب ہو گئے اور اب اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ نکال دو۔ یعنی چالیس سے تقسیم کر دو اور اگر باقی کچھ بچ جائے تو اگر وہ نصاب کے پانچویں حصے سے کم ہے تو اس کو چھوڑ دو اس پر زکوٰۃ معاف ہے۔ میرے پاس مثلاً ۱۲۰ تولہ چاندی کے زیورات ہیں اور ۴۵۰ روپے بنک میں ہیں جن پر ایک سال مکمل گذر گیا۔ اب ۴۵۰ روپے کا میں نے نو تولہ چاندی بشرح ۵۰ روپے فی تولہ بنالیا۔ گویا میرے پاس کل ایک سو انتیس تولے چاندی یا کل چھ ہزار چار سو پچاس روپے نقدی ہیں۔ اگر میں صرف ان کو چاندی سمجھ کر چالیسواں حصہ نکالتا ہوں تو صرف تین تولہ چاندی یعنی ایک سو پچاس روپے زکوٰۃ واجب ہے۔ ۹ تولہ بڑھوتری پر جو نصاب کے پانچویں حصے سے کم ہے زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر میں دوسرے طریقے سے یعنی ۶۴۵۰ روپے پر اڑھائی فیصد کے حساب سے نکالتا ہوں تو اس پر ۱۶۱ روپے ۲۵ پیسے زکوٰۃ آئے گی۔ بتایئے کونسی رقم ۱۵۰ روپے یا ۱۶۱ روپے ۲۵ پیسے صحیح ہیں؟ شکوک رفع فرمائیں۔

ج ..... جو سونا چاندی نصاب سے زائد ہو مگر نصاب کے پانچویں حصے سے کم ہو اس میں زکوٰۃ واجب ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہے۔ احتیاط کی بات یہی ہے کہ اس کو بھی واجب سمجھ کر ادا کیا جائے۔ اس لئے آپ کی ذکر کردہ مثال میں ۱۶۱ روپے ۲۵ پیسے ہی ادا کرنا چاہئے۔

نصاب سے زیادہ سونے کی زکوٰۃ

س ..... اگر کسی شخص کے پاس نصاب سے زیادہ سونا ہے تو اس صورت میں کیا زکوٰۃ پوری مقدار پر فرض ہے۔ یا نصاب سے زائد مقدار پر؟۔

ج ..... پوری مقدار پر۔ بعض لوگ زکوٰۃ کو انکم ٹیکس پر قیاس کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ نصاب سے کم مقدار پر چونکہ زکوٰۃ نہیں اس لئے جب نصاب سے زیادہ ہو جائے تو صرف زائد پر زکوٰۃ ہے اور نصاب کی

مقدار "چھوٹ" میں داخل ہے۔ مگر یہ خیال صحیح نہیں۔ بلکہ جتنا بھی سونا' چاندی یا روپیہ پیسہ ہو اس سب کی زکوٰۃ لازم ہے جبکہ نصاب کو پہنچ جائے۔

نوٹ پر زکوٰۃ

س ...... فی زمانہ تمام ممالک میں سکہ کے بجائے کاغذی نوٹ رائج ہیں جن کی حیثیت وعدے یا اقرار نامے کی ہے کیا یہ کاغذی نوٹ سکہ میں شمار ہو سکتا ہے؟ اگر سکے میں شمار نہیں ہو سکتا تو اس پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فلزی سکہ رائج الوقت پر زکوٰۃ لازم کی ہے۔

ج ...... نوٹ یا تو خود سکہ ہے یا مالیت کی رسید ہے۔ اس لئے زکوٰۃ تو نوٹوں پر ہر حال میں لازم ہے۔ البتہ نوٹ سے زکوٰۃ کے ادا ہونے کا مسئلہ محل نظر رہا ہے۔ بہت سے اکابر کی رائے میں یہ خود سکہ نہیں بلکہ رسید ہے۔ اس لئے زکوٰۃ اس سے ادا نہیں ہوتی۔ اور بعض اہلِ علم کے نزدیک اس کو دور جدید میں سکہ کی حیثیت حاصل ہے۔ اس لئے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ پہلے قول پر احتیاط زیادہ ہے اور دوسرے قول میں سہولت زیادہ ہے۔

زکوٰۃ بچت کی رقم پر ہوتی ہے تنخواہ پر نہیں

س ...... فوجی سپاہی کو تنخواہ ملتی ہے اس کے ساتھ مکان کا کرایہ۔ ٹرانسپورٹ کا کرایہ وغیرہ ملتا ہے ۱۳۰۰ روپے تک نقد لے لیتے ہیں کیا اس رقم پر زکوٰۃ ہوتی ہے۔ جبکہ روپے اکٹھے اس کے پاس آتے ہیں۔ لیکن بڑی مشکل سے گزارہ ہوتا ہے۔

ج ...... زکوٰۃ بچت کی رقم پر ہوتی ہے۔ جبکہ بچت کی رقم ساڑھے باون تولے یعنی ۶۱۲٫۳۵ گرام چاندی کی مالیت کو پہنچ جائے۔ جب کچھ بچتا ہی نہیں تو اس پر زکوٰۃ کیا ہو گی۔

زکوٰۃ ماہانہ تنخواہ پر نہیں بلکہ بچت پر سال گزر جانے پر ہے

س ...... اپنی تنخواہ کی کتنی فیصد رقم زکوٰۃ میں دینی چاہئے؟ ہماری کل تنخواہ صرف پانچ سو ہے۔

ج ... اگر بچت نصاب کے برابر ہو جائے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو ۲ ½ فیصد زکوٰۃ واجب ہے' ورنہ نہیں۔

تنخواہ کی رقم جب تک وصول نہ ہو اس پر زکوٰۃ نہیں

س ..... میں جس کمپنی میں کام کرتا ہوں اس کمپنی پر میری کچھ رقم (تنخواہ کی مد میں) واجب ہے۔ موجودہ ظاہری صورتحال کے مطابق اس کے ملنے کی کوئی خاص امید نہیں ہے لیکن اگر اللہ پاک کے فضل و کرم سے یہ رقم مل جاتی ہے تو احقر کا ارادہ ہے کہ اس سے اپنی ذاتی ضرورت کے لئے ایک مکان یا فلیٹ خرید لے (میرے پاس اپنا ذاتی مکان نہیں ہے) کیا مجھے اس رقم پر زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے واضح

رہے کہ یہ رقم کمپنی پر ایک سال سے زیادہ کے عرصے سے واجب الادا ہے۔

ج ..... تنخواہ کی رقم جب تک وصول نہ ہو اس پر زکوٰۃ نہیں۔ تنخواہ کی رقم ملنے کے بعد اس پر سال پورا ہو گا تب اس پر زکوٰۃ واجب ہو گی، اور اگر آپ پہلے سے صاحب نصاب ہیں تو جب نصاب پر سال پورا ہو گا اس کے ساتھ اس تنخواہ کی وصول شدہ رقم پر بھی زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔

زکوٰۃ کس حساب سے ادا کریں

س ..... یہ فرمائیں کہ زکوٰۃ جمع شدہ رقم پر ادا کی جاتی ہے مثلاً کسی ماہ ایک شخص کے پاس ۲ ہزار روپے ہیں تیسرے یا چوتھے ماہ میں وہ پندرہ سو رہ جاتے ہیں اور جب سال مکمل ہوتا ہے تو وہ رقم دو ہزار پانچ سو ہوتی ہے تو اب کس حساب سے زکوٰۃ ادا کرنا ہو گی تفصیل سے مطلع فرمائیں۔

ج ..... پہلے یہ اصول سمجھ لیجئے کہ جس شخص کے پاس تھوڑی تھوڑی بچت ہوتی رہی جب تک اس کی جمع شدہ پونجی ساڑھے باون تولہ (۶۱۲٫۳۵ گرام) چاندی کی مالیت کو نہ پہنچے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اور جب اس کی جمع شدہ پونجی اتنی مالیت کو پہنچ جائے (اور وہ قرض سے بھی فارغ ہو) تو اس تاریخ کو وہ "صاحب نصاب" کہلائے گا۔ اب سال کے بعد اسی قمری تاریخ کو اس پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ اس وقت اس کے پاس جتنی جمع شدہ پونجی ہو (بشرطیکہ نصاب کے برابر ہو) اس پر زکوٰۃ واجب ہو گی۔ سال کے دوران اگر وہ رقم کم و بیش ہوتی رہی اس کا اعتبار نہیں، بس سال کے اول و آخر میں نصاب کا ہونا شرط ہے۔

کاروبار میں لگائی گئی رقم پر زکوٰۃ واجب ہے

س ..... میں خود ایک کمپنی میں نوکری کرتا ہوں اس کے ساتھ میں نے کچھ پیسہ شراکت میں کاروبار میں لگایا ہوا ہے جس سے کچھ آمدنی ہو جاتی ہے جس سے ہمارا خرچ چلتا ہے اور کچھ بچت (زیادہ سے زیادہ ۱۰، ۱۲ ہزار روپیہ سالانہ) ہو جاتی ہے کیا کاروبار میں لگائے ہوئے پیسے پر زکوٰۃ دینا ہو گی جبکہ ہم بچت کی ہوئی رقم پر پورے سال کی زکوٰۃ دیتے ہیں؟

ج ..... کاروبار میں لگے ہوئے روپے پر بھی زکوٰۃ ہے۔

اصل رقم اور منافع پر زکوٰۃ

س ..... زید نے ۵ ہزار روپے ایک جائز تجارت میں لگائے ہیں۔ سال گزرنے کے بعد زید کتنی رقم زکوٰۃ میں دے گا اصل رقم پر زکوٰۃ ادا کی جائے گی، اس کل منافع پر جو سال بھر کمایا؟

ج ..... سال گزرنے پر اصل رقم مع منافع کے جتنی رقم بنتی ہو اس پر زکوٰۃ ہے۔

قابل فروخت مال اور نفع دونوں پر زکوٰۃ واجب ہے

س ..... مجھے دکان چلاتے ہوئے تقریباً ۳ ر سال ہو گئے ہیں دکان کھولنے تو زیادہ عرصہ ہو گیا ہے

لیکن پہلے بچوں کا سامان وغیرہ تھا میرا سوال یہ ہے کہ میں نے زکوٰۃ کبھی نہیں دی آپ مجھے بتلایئے کہ میں کس طرح سے زکوٰۃ دوں دکان کے پورے مال پر زکوٰۃ ہے یا اس سے جو سالانہ منافع ہوتا ہے اور اس سے پہلے جو میں نے زکوٰۃ نہیں دی اسکا کیا کروں کیونکہ میرے والد صاحب کا حج کا بھی فارم بھروا دیا ہے اس میں میں نے بھی کچھ رقم دی ہے۔

ج ..... آپ کی دکان میں جتنا قابل فروخت سامان ہے اس کا حساب لگا کر اور منافع جوڑ کر سال کے سال زکوٰۃ دیا کیجئے اور اسکے ساتھ گھر میں جو قابل زکوٰۃ چیز ہو اسکی زکوٰۃ بھی اسکے ساتھ ادا کر دیا کیجئے گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ بھی آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اس کو بھی حساب کر کے ادا کیجئے سال کے اندر جو رقم گھر کے مصارف اور دیگر ضروریات میں خرچ ہو جاتی ہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔

کاروبار میں قرضہ کو منہا کر کے زکوٰۃ دیں

س ..... صورت حال یہ ہے کہ میں اسپیئر پارٹس کا کاروبار کرتا ہوں میں کراچی سے مال لے کر آتا ہوں اور آگے چھوٹے چھوٹے گاؤں میں سپلائی کرتا ہوں۔ میں جن سے مال لیتا ہوں ان کا قرضہ میرے اوپر تقریباً ۳۰،۰۰۰ روپے ہے اور دوسروں کے اوپر میرا قرضہ تقریباً ۱۸،۰۰۰ روپے ہے اور میرے پاس تقریباً ۸۰،۰۰۰ کا مال موجود ہے۔ سوال یہ ہے کہ میں کس طرح سے زکوٰۃ نکالوں؟ ایک جگہ میں نے پڑھا ہے کہ کل رقم میں سے قرضہ نکال کر جو بچے اس پر زکوٰۃ ادا کرنی پڑتی ہے لیکن وہ رقم جو کہ دوسروں پر قرضہ ہو اس کے لئے کیا حکم ہے اور وہ رقم جو میں نے قرضہ دے رکھی ہو؟

ج ..... جتنی مالیت آپ کے پاس موجود ہے خواہ نقدی کی شکل میں ہو یا مال تجارت کی شکل میں نیز آپ کے وہ قرضے جو لوگوں کے ذمہ ہیں ان سب کو جمع کر لیا جائے۔ اس مجموعی رقم میں سے وہ قرضہ جات منہا کر دیئے جائیں، جو آپ کے ذمہ ہیں۔ منہا کرنے کے بعد جتنی مالیت باقی رہے اسکی زکوٰۃ ادا کر دیا کریں۔ صورت مسئولہ میں ۶۸ ہزار روپے کی زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب ہے۔

قابل فروخت مال کی قیمت سے قرض منہا کر کے زکوٰۃ دی جائے

س ..... زید نے قرض کے پیسوں سے ایک دکان کھولی سال پورا ہونے پر حساب کر کے ۹۵،۰۰۰ روپے کا مال موجود تھا۔ جبکہ شروع میں ۱،۰۰،۰۰۰ کا مال ڈالا تھا۔ اور قرض جو دکان پر ۶۰،۰۰۰ روپے کا بقایا ہے۔ اور نقد دو ہزار پڑے ہوئے تو کیا ان پر زکوٰۃ ادا ہو سکتی ہے یا نہیں اگر ہو سکتی ہے تو کتنی؟

ج ..... جتنی مالیت کا سامان قابل فروخت ہے۔ اس کی قیمت میں سے قرض کی رقم منہا کر کے باقی ماندہ رقم میں دو ہزار جمع کر کے اس کی زکوٰۃ ادا کر دیجئے۔



صنعت کا ہر قابل فروخت مال بھی مال زکوٰۃ ہے

س ... صنعت کے سلسلے میں کون سامال زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہے اور کون سے مال پر زکوٰۃ واجب ہے؟

ج ... صنعت کار کے پاس دو قسم کا مال ہوتا ہے۔ ایک خام مال، جو چیزوں کی تیاری میں کام آتا ہے۔ اور دوسرا تیار شدہ مال، ان دونوں قسم کے مالوں پر زکوٰۃ ہے۔ البتہ مشینری اور دیگر وہ چیزیں جن کے ذریعہ مال تیار کیا جاتا ہے ان پر زکوٰۃ نہیں۔

سال کے دوران جتنی بھی رقم آتی رہے لیکن زکوٰۃ اختتام سال پر موجود رقم پر ہوگی

س ... زکوٰۃ کے لئے رقم یا مال پر پورا سال گزر جانا ضروری ہے جب کہ مال تجارت میں فائدہ سے جو اضافہ ہوتا ہے اس تمام پر ۱۲ ر ماہ کا پورا عرصہ نہیں گزرتا۔ مثلاً ایک شخص کے پاس جنوری ۸۴ء تک کل سرمایہ ۲۰ ر ہزار روپیہ تھا جو ۳ ر ماہ تک اندازاً ۲۲ ر ہزار ہو گیا چھ ماہ گزرنے پر ۲۵ ر ہزار روپیہ ہو گیا نو ماہ گزرنے پر ۲۸ ر ہزار ہو گیا اور بارہویں مہینے ... کے ... اختتام تک اس کی رقم بڑھ کر ۳۰ ر ہزار روپیہ ہو گئی اب زکوٰۃ کس رقم پر واجب ہوگی۔ جب کہ وہ شخص ہمیشہ اپنی زکوٰۃ و دیگر آمدنی کے لئے حساب شمسی سال کے اختتام پر کرتا ہے۔

ج ... یہاں دو مسئلے ہیں ایک یہ کہ زکوٰۃ میں قمری سال کا اعتبار ہے شمسی سال کا اعتبار نہیں۔ اب یا تو حساب قمری سال کے اعتبار سے کرنا چاہئے اور اگر شمسی سال کے اعتبار سے حساب کرنا ہی ناگزیر ہو تو دس دن کی زکوٰۃ مزید ادا کر دینی چاہئے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ قمری سال کے ختم ہونے پر اس کے پاس جتنا مال ہو اس سب پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ مثلاً کسی کا سال زکوٰۃ یکم محرم سے شروع ہوتا ہے۔ تو اگلے سال یکم محرم کو اس کے پاس جتنا مال ہو اس پر زکوٰۃ ادا کرے۔ خواہ اس میں سے کچھ حصہ دو مہینے پہلے ملا ہو یا دو دن پہلے۔

الغرض سال کے دوران جو مال آتا رہے اس پر سال گزرنے کا حساب الگ سے نہیں لگایا جائے گا بلکہ جب اصل نصاب پر سال پورا ہو گا تو سال کے اختتام پر جس قدر بھی سرمایہ ہو، اس پورے سرمائے پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی خواہ اس کے کچھ حصوں پر سال پورا نہ ہوا ہو۔

جب نصاب کے برابر مال پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی

س ... عمر کا ایسا کاروبار ہے کہ اسے روزانہ سو روپے بچت ہوتی ہے وہ یہ سو روپے بینک میں رکھتا ہے مثلاً دس رجب سے عمر نے یہ پیسے جمع کرنے شروع کئے اور دوسرے سال دس رجب کو اس نے حساب کیا تو تقریباً ۳۶۰۰۰ روپے تھے۔ اب ان پیسوں میں رمضان، شوال وغیرہ کے پیسے بھی ہیں جن پر ابھی سال نہیں گزرا اب سوال یہ ہے کہ آیا عمر دس رجب کو ۳۶۰۰۰ ہزار روپے کی زکوٰۃ اکٹھی



نکالے گا یا دس رجب سے اڑھائی روپے روزانہ نکالے گا کیونکہ اس کی روزانہ بچت سو روپیہ ہے کیا اکٹھی زکوٰۃ نکالنے سے وہ دوسرے رجب تک زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہو جائے گا۔ اور یوں اس کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی جبکہ مال زکوٰۃ پر سال گزرنا شرط ہے؟

ج ... جب نصاب پر سال پورا ہو جائے تو سال کے بعد جتنا روپیہ ہو سب پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے خواہ کچھ روپیہ درمیان سال میں حاصل ہوا ہو۔ پورے سال کی زکوٰۃ کا حساب ایک ہی وقت کیا جاتا ہے۔ الگ الگ دنوں کا حساب نہیں کیا جاتا۔ مثلاً آپ نے جو صورت لکھی ہے کہ ایک شخص نے دس رجب کو سو روپے روزانہ جمع کرنے شروع کئے۔ اگلے سال دس رجب کو اس کے پاس ۳۶۰۰۰ روپے ہو گئے۔ اس کا سال اس وقت شروع ہو گا جب اسکی اتنی رقم جمع ہو جائے جو ساڑھے باون تولے (۶۱۲/۳۵ گرام) چاندی کی مالیت کے برابر ہو' جس تاریخ کو اتنی مالیت جمع ہو گی اس سے اگلے سال اسی تاریخ کو جمع شدہ پوری رقم کی زکوٰۃ اس کے ذمہ واجب ہو جائیگی۔

زکوٰۃ اندازاً دینا صحیح نہیں ہے

س ..... دکان کی زکوٰۃ اندازاً ادا کرنا جائز ہے یا نہیں' یعنی اگر کپڑا ہے تو اس کو پورا ناپنا چاہیے یا اندازاً ادا کر دیا جائے؟۔

ج ..... زکوٰۃ پورا حساب کر کے دینی چاہیے' اگر اندازہ کم رہا تو زکوٰۃ کا فرض ذمہ رہے گا۔ اگر پورے طور پر حساب کرنا ممکن نہ ہو تو زیادہ سے زیادہ کا اندازہ لگانا چاہیے۔

کسی خاص مقصد کیلئے بقدر نصاب مال پر زکوٰۃ

س ..... اگر میں نے نصاب کے بقدر رقم کسی خاص مقصد مثلاً بہن وغیرہ کی شادی کے لئے جمع کر رکھی ہو تو کیا اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

ج ..... جی ہاں واجب ہے۔

اگر پانچ ہزار روپیہ ہو اور نصاب سے کم سونا ہو تو زکوٰۃ کا حکم

س ..... زکوٰۃ کس پر فرض ہے اگر کسی شخص کے پاس پانچ ہزار روپیہ ہو اور نصاب سے کم سونا ہو تو کیا اس پر زکوٰۃ دینی پڑے گی اگر ہاں تو کتنی؟۔

ج ..... چونکہ پانچ ہزار روپے اور سونا دونوں مل کر ساڑھے باون تولے یعنی ۶۱۲٫۳۵ گرام چاندی کی مالیت سے بہت زیادہ ہیں اس لئے اس شخص پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اس کو چاہیے کہ سونے کی "آج کے بھاؤ" سے قیمت نکالے اور اس کو پانچ ہزار میں جمع کر کے اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کر دے۔

زیور کی زکوٰۃ قیمت فروخت پر

س ...... واجب زکوٰۃ سونے کی قیمت پر کیسے لگائی جائے۔ آیا بازار کی موجودہ قیمت فروخت (جس پر سنار بیچتے ہیں) یا وہ قیمت لگائی جائے جو اگر ہم بیچنا چاہیں تو ملے (جو سنار ادا کریں)؟۔

ج ...... جس قیمت پر زیور فروخت ہو سکتا ہے اتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

زیورات کی زکوٰۃ کی شرح

س ..... ۱۔ عورتوں کے پہننے کے زیور پر زکوٰۃ کی شرح کیا ہے؟

۲۔ زیورات کی قیمت موجودہ بازار کے نرخ پر لگائی جائے گی یا جس قیمت پر خریدے گئے ہیں؟

۳۔ سات تولے سے زائد اگر سونے کے زیورات ہوں تو پورے زیورات پر زکوٰۃ لگے گی یا سات تولے اس میں سے کم کر دیئے جائیں گے؟

ج ..... سونے چاندی کے زیورات کی قیمت لگا کر اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے۔ قیمت کا حساب زکوٰۃ واجب ہونے کے دن بازار کی قیمت سے ہو گا۔ پورے زیورات پر زکوٰۃ ہوگی' سات تولے کم کر کے نہیں۔

استعمال والے زیورات پر زکوٰۃ

س .... زیورات جو عورت کے استعمال میں رہتے ہیں کیا ان پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔ کیونکہ استعمال میں رہنے والی اشیاء پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ میرے ایک عزیز جدہ میں رہتے ہیں اس کا بیان ہے کہ جدہ کے عرب لوگ زیور پر زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ روزمرہ استعمال کی چیز ہے وغیرہ۔

ج .... امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ایسے زیورات پر بھی زکوٰۃ ہے جو استعمال میں رہتے ہوں' عربوں کے مسلک میں نہیں ہوگی۔

زیورات اور اشرفی پر زکوٰۃ واجب ہے

س ... میرے پاس سونا چاندی کے زیورات ہیں جو کہ زیر استعمال ہیں اور کچھ سونا و چاندی اپنی اصلی حالت پر یعنی اشرفی کی صورت میں ہے اب آیا زکوٰۃ دونوں اقسام کے سونا چاندی پر ہے یا صرف اشرفی کی شکل کے سونے اور چاندی پر! بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زیر استعمال زیورات پر زکوٰۃ نہیں۔ اصل صورت حال سے مطلع فرمائیں۔

ج ... زیر استعمال زیورات پر بھی زکوٰۃ ہے' لہٰذا صورت مذکورہ میں زکوٰۃ دونوں پر واجب ہے یعنی زیورات اور اشرفی دونوں پر۔

زیور کے نگ پر زکوٰۃ نہیں لیکن کھوٹ سونے میں شمار ہوگا

س... کیا زکوٰۃ خالص سونے پر لگائیں گے یا زیورات جس میں نگ وغیرہ بھی شامل ہوں اس نگ کے وزن کو شامل کرتے ہوئے زکوٰۃ لازم ہوگی اور اس طرح سے کھوٹ کا کیا مسئلہ ہے؟

ج... سونے میں جو نگ وغیرہ لگاتے ہیں ان پر زکوٰۃ نہیں۔ کیونکہ ان کو الگ کیا جاسکتا ہے البتہ جو کھوٹ ملا دیتے ہیں وہ سونے کے وزن ہی میں شمار ہوگا۔ اس کھوٹ ملے سونے کی بازار میں جو قیمت ہوگی اس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائیگی۔

سونے کی زکوٰۃ

س... زکوٰۃ جو مال کے چالیسویں حصے کی صورت میں ادا کی جاتی ہے اگلے سال اگر مال میں اضافہ نہیں ہوا تو کیا ادا کردہ مال کم کر کے دی جائے گی۔ مثلاً ساڑھے سات تولہ سونا پر زکوٰۃ واجب ہے۔ موجودہ ریٹ کے حساب سے رقم کا ڈھائی فیصد ادا کر دیتی ہوں۔ فرض کریں سونے کی مالیت ۱۵۰۰۰ ہے اور اڑھائی فیصد کے حساب سے ۳۲۵ روپے بنتی ہے اب اگلے سال جبکہ میرے پاس سونا ساڑھے سات تولہ سے زیادہ نہیں ہوا کیا اس سونے پر زکوٰۃ ہوگی جو میں ۳۲۵ روپے کی صورت میں گذشتہ سال ادا کر چکی ہوں۔ (کیونکہ مال کا چالیسواں حصہ تو نکل چکا ہے) یا اس سال بھی ساڑھے سات تولہ پر دوں گی۔ میری خالہ بیوہ ہے اس کے پاس ساڑھے سات تولہ سے زائد سونا ہے کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟ وہ زکوٰۃ کی رقم لے سکتی ہیں؟ کیا ان کی یتیم بیٹی (نابالغ) کو رقم دینا صحیح ہے۔

ج...... سال پورا ہونے کے بعد آدمی کے پاس جتنی مالیت ہے۔ اس پر زکوٰۃ لازم آتی ہے' آپ کی تحریر کردہ صورت میں آپ نے ساڑھے سات تولے سونے پر ۳۲۵ روپے زکوٰۃ کے اس سال ادا کر دیئے۔ لیکن سونے کی یہ مقدار تو آپ کے پاس محفوظ ہے اور سال پورا ہونے تک محفوظ رہے گی۔ اس لئے آئندہ سال بھی اس پوری مالیت پر زکوٰۃ لازم ہوگی البتہ اگر آپ سونے ہی کا کچھ حصہ زکوٰۃ میں ادا کر دیتیں اور باقی ماندہ سونا بقدر نصاب نہ رہتا تو اس صورت میں یہ دیکھنا ہوگا کہ اس سونے کے علاوہ تو آپ کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس پر زکوٰۃ فرض ہے مثلاً نقد روپیہ یا تجارتی مال یا کسی کمپنی کے حصص وغیرہ پس اگر سونے کے علاوہ کوئی اور چیز بھی موجود ہو جس پر زکوٰۃ آتی ہے اور وہ سونے کے ساتھ مل کر نصاب کی مقدار کو پہنچ جاتی ہے تو زکوٰۃ فرض ہوگی۔ آپ کی خالہ کے پاس اگر ساڑھے سات تولہ سونا موجود ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ یتیم نابالغ لڑکی اگر نصاب کی مالک نہ ہو تو اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

سونے کی زکوٰۃ کی سال بہ سال شرح

س... فرض کریں میرے پاس نصاب کا سونا ۸ تولہ ہے۔ میں نے آٹھ تولے کی زکوٰۃ ادا کی۔ آئندہ سال تک میں نے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا اور پچھلے سال کی زکوٰۃ نکال کر اب یہ سونا نصاب سے کم ہے یعنی موجود تو آٹھ تولے ہی ہے لیکن چونکہ میں آٹھ تولے کا چالیسواں حصہ ادا کر چکا ہوں تو وہ

چالیسواں حصہ نکال کر پھر نصاب بنے گا یا ہر سال آٹھ تولے پر ہی زکوٰۃ دینا ہوگی۔ وضاحت کر دیں۔

ج ...... پہلے سال آپ کے پاس آٹھ تولے سونا تھا۔ آپ نے اس کی زکوٰۃ اپنے پاس کے پیسوں سے ادا کر دی اور وہ سونا جوں کا توں آٹھ تولے محفوظ رہا تو آئندہ سال بھی اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ ہاں! اگر آپ نے سونا ہی زکوٰۃ میں دے دیا ہوتا اور سونے کی مقدار ساڑھے سات تولے سے کم ہو گئی ہوتی اور آپ کے پاس کوئی اور اثاثہ بھی نہ ہوتا جس پر زکوٰۃ آتی ہو تو اس صورت میں آپ پر زکوٰۃ واجب نہ ہوتی۔

زیورات پر گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ

س ...... میرے پاس دس تولہ سونے کا زیور ہے جو مجھے جہیز میں ملا تھا۔ اب ہمارے پاس اتنا پیسہ نہیں ہوتا کہ ہم اس کی زکوٰۃ ادا کریں۔ ہماری شادی کو بھی تقریباً بیس سال ہو گئے ہیں۔ اسی عرصے میں کسی سال ہم نے زکوٰۃ ادا کی اور کسی سال نہیں اب میں یہ چاہتی ہوں کہ یہ سونا اپنے دونوں لڑکوں کے نام پر پانچ پانچ تولہ تقسیم کر دوں اس طرح پانچ تولے پر زکوٰۃ ادا نہیں کرنی پڑے گی۔ اب اس بارے میں تفصیل سے جواب عنایت کریں کہ یہ جائز ہے کہ نہیں۔

ج ...... گذشتہ جتنے سالوں کی زکوٰۃ آپ نے نہیں دی وہ تو سونا فروخت کر کے ادا کر دیجئے۔ آئندہ اگر آپ اپنے بیٹوں کو ہبہ کر دیں گی تو آپ پر زکوٰۃ نہیں ہوگی بیٹے اگر صاحب نصاب ہوئے تو ان پر ہوگی ورنہ ان پر بھی نہیں ہوگی، لیکن بیٹوں کو ہبہ کرنے کے بعد اس زیور سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

بچیوں کے نام پانچ پانچ تولہ سونا کر دیا اور ان کے پاس چاندی اور رقم نہیں تو کسی پر بھی زکوٰۃ نہیں۔

س ...... اگر کوئی شخص اپنی بچیوں کے نام الگ الگ ۵۔ ۵ تولے سونا رکھ دے تاکہ ان کے بیاہ شادی میں کام آسکے تو یہ شرعاً کیسا ہے کیا مجموعہ پر زکوٰۃ واجب ہوگی یا یہ الگ الگ ہونے کی صورت میں واجب نہ ہوگی؟

ج ...... چونکہ زیور بچیوں کے نام کر دیا گیا ہے اس لئے وہ اس کی مالک بن گئیں اس لئے اس شخص کے ذمہ اس کی زکوٰۃ نہیں اور ہر ایک بچی کی ملکیت چونکہ حد نصاب سے کم ہے اس لئے ان کے ذمہ بھی زکوٰۃ نہیں البتہ جو لڑکی بالغ ہو اور اس کے پاس اس زیور کے علاوہ بھی کچھ نقد روپیہ پیسہ ہو خواہ اس کی مقدار کتنی ہی کم ہو اور اس پر سال بھی گزر جائے تو اس لڑکی پر زکوٰۃ لازم ہوگی کیونکہ جب سونے چاندی کے ساتھ کچھ نقدی مل جائے اور مجموعہ کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ اور جو لڑکی نابالغ ہے اس کی ملکیت پر زکوٰۃ نہیں۔ جب تک کہ وہ بالغ نہیں ہو جاتی۔

سابقہ زکوٰۃ معلوم نہ ہو تو اندازہ سے ادا کرنا جائز ہے

س ...... اگر زکوٰۃ واجب الادا تھی لیکن کم علمی کی بنا پر ادا نہ کی جا سکی زکوٰۃ کے واجب الادا ہونے کی

مدت کا تو شمار ہے جبکہ زکوٰۃ کی رقم کا ٹھیک ٹھیک حساب کرنا دشوار ہے کیونکہ اس مدت کے سونے کا بھاؤ حاصل کرنا ناممکن تو نہیں مگر مشکل ضرور ہے تو پھر زکوٰۃ کیونکر اور کس طرح ادا کی جائے اگر یہ مدت ۱۹۷۰ء سے ہو تو؟۔

ج ...... اس صورت میں تخمینہ اور اندازہ ہی کیا جاسکتا ہے کہ تقریباً اتنی رقم واجب الادا ہوگی۔ احتیاطاً اندازے سے کچھ زیادہ دیں۔

زکوٰۃ کا سال شمار کرنے کا اصول

س ..... زکوٰۃ کب تک ادا کی جاتی ہے، یعنی عید کی نماز سے پہلے یا پھر بعد میں بھی ادا کی جاسکتی ہے؟۔

ج .... جس تاریخ کو کسی شخص کے پاس نصاب کے بقدر مال آجائے اس تاریخ سے چاند کے حساب سے پورا سال گزرنے پر جتنی رقم اس کی ملکیت ہو اس کی زکوٰۃ واجب ہے زکوٰۃ میں عید سے قبل و بعد کا سوال نہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت

س ...... زکوٰۃ کیا صرف ماہ رمضان ہی میں نکالنا چاہئے یا اگر کسی ضرورت مند کو ہم زکوٰۃ کی مقررہ رقم ماہ شعبان میں دینا چاہیں تو کیا نہیں دے سکتے۔ یہ اس لئے پوچھ رہی ہوں کہ کچھ لوگوں کو جن کو میں یہ رقم دیتی ہوں وہ کہتے ہیں کہ رمضان میں تقریباً ہر چیز مہنگی ہو جاتی ہے اس لئے اگر رقم رمضان سے پہلے مل جائے تو بچوں وغیرہ کے لئے چیزیں باآسانی خریدی جاسکتی ہیں۔

ج ...... زکوٰۃ کے لئے کوئی مہینہ مقرر نہیں۔ اس لئے شعبان میں یا کسی اور مہینے میں زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ اور زکوٰۃ کا جو مہینہ مقرر ہو اس سے پہلے زکوٰۃ دینا بھی صحیح ہے۔

س ...... کاروباری آدمی زکوٰۃ کس طرح نکالے فرض کرلیا کہ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ (ہجری) میں ہمارے پاس ایک لاکھ روپیہ ہے۔ ۲۵۰۰ روپیہ زکوٰۃ دے دی۔ اب رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ آنے والا ہے ہمارے پاس ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ ہوگئے۔ ایک سال میں بیس ہزار روپیہ نفع ہوگیا۔ تقریباً شوال کے ماہ میں پانچ ہزار ذی الحجہ میں دس ہزار اسی طرح ہر ماہ میں نفع ہوا اور سال کے آخر میں بیس ہزار روپیہ خالص نفع ہوگیا اب زکوٰۃ کتنی رقم پر نکالیں اور کس طرح نکالیں۔ سنا ہے کہ رقم کو ایک سال پورا ہونا چاہئے۔

ج ...... سال کے ختم ہونے پر جتنی رقم ہو اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے خواہ کچھ رقم چند روز پہلے ہی حاصل ہوئی ہو۔ عوام کا خیال یہ ہے کہ زکوٰۃ کا سال رمضان مبارک ہی سے شروع ہوتا ہے اور بعض رجب کے مہینے کو "زکوٰۃ کا مہینہ" سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ خیال بالکل غلط ہے۔

شرعی مسئلہ یہ ہے کہ سال کے کسی مہینے بھی جس تاریخ کو کوئی شخص نصاب کا مالک بنا ہو۔ ایک سال گذرنے کے بعد اسی تاریخ کو اس پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ خواہ محرم کا مہینہ ہو یا کوئی اور ...... اور اس شخص کو سال پورا ہونے کے بعد اس پر زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ اور سال کے دوران جو رقم اس کو

حاصل ہوئی سال پورا ہونے کے بعد جب اصل نصاب کی زکوٰۃ فرض ہوگی اس کے ساتھ ہی دوران سال حاصل ہونے والی رقم پر بھی زکوٰۃ فرض ہوگی۔

س ...... زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے سال کی ایک تاریخ کا تعین ضروری ہے یا اس مہینہ کی کسی تاریخ کو حساب کر لینا چاہئے۔

ج ...... اصل حکم یہ ہے کہ جس تاریخ سے آپ صاحب نصاب ہوئے سال کے بعد اسی تاریخ کو آپ پر زکوٰۃ فرض ہوگی' تاہم زکوٰۃ پیشگی ادا کرنا بھی جائز ہے اور اس میں تاخیر کی بھی گنجائش ہے اس لئے کوئی تاریخ مقرر کر لی جائے۔ اگر کچھ آگے پیچھے ہو جائے تب بھی کوئی حرج نہیں۔

س ...... زکوٰۃ سن عیسوی کے سال پر یا سن ہجری کے سال پر نکالی جائے۔

ج ...... زکوٰۃ میں قمری سال کا اعتبار ہے' شمسی سال کا اعتبار نہیں۔ حکومت نے اگر شمسی سال مقرر کر لیا ہے تو غلط کیا ہے۔

سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا صحیح ہے

س ...... جناب ہم زکوٰۃ شب برات یا رمضان المبارک میں نکالتے ہیں۔ شرعی نقطہ نظر سے معلوم کرنا ہے کہ مجبوری کے تحت زکوٰۃ قبل از وقت نکالی جا سکتی ہے۔ ؟

ج ...... جب آدمی نصاب کا مالک ہو جائے زکوٰۃ اس کے ذمہ واجب ہو جاتی ہے اور سال گذرنے پر اس کا ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے اگر سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دے یا آئندہ کے کئی سالوں کی اکٹھی زکوٰۃ ادا کر دے تب بھی جائز ہے۔

زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر سال کا شمار

س ...... گذشتہ سال کی زکوٰۃ جو کہ فرض تھی کسی وجہ سے ادا نہ کی جا سکی' دوسرا سال شروع ہو گیا تو نئے سال کا حساب کس طرح کیا جائے گا؟

ج ...... جس تاریخ کو پہلا سال ختم ہوا۔ اس دن جتنی مالیت تھی اس پر پہلے سال کی زکوٰۃ فرض ہو گی۔ اگلے دن سے دوسرا سال شروع سمجھا جائے گا۔

درمیان سال کی آمدنی پر زکوٰۃ

س ...... میں نے دس ہزار روپے تجارت میں لگائے اور ایک سال کے بعد ستمبر میں زکوٰۃ کی مطلوبہ رقم نکال دی۔ زکوٰۃ نکالنے کے دو ماہ بعد نومبر میں ایک پلاٹ بیچ کر مزید پندرہ ہزار روپے تجارت میں لگا دیئے اب میں مجموعی رقم پچیس ہزار روپے پر آئندہ سال کس ماہ میں زکوٰۃ نکالوں۔ یا پھر الگ الگ رقم پر الگ الگ مہینہ میں زکوٰۃ ادا کروں۔

ج ...... زکوٰۃ انگریزی مہینوں کے حساب سے نہیں نکالی جاتی بلکہ اسلامی قمری مہینوں کے حساب سے نکالی جاتی ہے۔ جب پہلی رقم پر سال پورا ہو جائے تو پوری رقم جو درمیان سال میں حاصل ہوئی اس کی زکوٰۃ بھی لازم ہو جاتی ہے ہر ایک کے لئے الگ الگ حساب نہیں کیا جاتا اس لئے جب آپ کے سال پورا ہونے کی تاریخ آئے تو آپ پچیس ہزار روپے اور اس پر جو منافع حاصل ہوا اس سب کی زکوٰۃ ادا کیجئے۔

گذشتہ سال کی غیر ادا شدہ زکوٰۃ کا مسئلہ

س ...... میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں باقاعدگی سے ہر سال زکوٰۃ ادا کرتا ہوں اس سال بھی میری نیت بالکل صاف تھی کہ زکوٰۃ ادا کی جائے گی چونکہ زکوٰۃ دینے کے لئے اولین شرط ہے کہ زکوٰۃ کے مہینہ میں حساب ہر حال میں کر لیا جائے مگر زکوٰۃ کے آخری دنوں میں یعنی مہینہ کے آخری دس پندرہ دنوں میں ایک پولیس کیس مجھ پر ہو گیا جس کی بھاگ دوڑ کی وجہ سے زکوٰۃ کے مہینہ میں حساب نہ کر سکا اب آپ سے دریافت کرنا ہے کہ اب جبکہ زکوٰۃ کا مہینہ ختم ہو چکا ہے اب حساب ان دنوں میں کر کے زکوٰۃ ادا کر سکتا ہوں یا نہیں اور وہ زکوٰۃ قابل قبول ہوگی یا نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ زکوٰۃ ہر حال ادا ہونی چاہئے یا اس کے علاوہ اگر دوسرا طریقہ کار قرآن اور سنت کی روشنی میں جو ہو ویسا کیا جائے۔

ج ...... جب بھی موقع ملے حساب کر کے زکوٰۃ ادا کر دیجئے، ادا ہو جائے گی۔ اور زکوٰۃ کا کوئی معین مہینہ نہیں ہوتا۔ بلکہ قمری سال کے جس مہینے کی جس تاریخ کو آدمی صاحب نصاب ہوا ہو آئندہ سال اسی تاریخ کو اس کا نیا سال شروع ہو گا۔ اور گذشتہ سال کی زکوٰۃ اس کے ذمہ لازم ہو گی۔ خواہ کوئی سا مہینہ ہو۔ بعض لوگ رمضان کو اور بعض رجب کو زکوٰۃ کا مہینہ سمجھتے ہیں یہ غلط ہے۔

مال کی نکالی ہوئی زکوٰۃ پر اگر سال گزر گیا تو کیا اس پر بھی زکوٰۃ آئے گی؟

س ...... کسی نے اپنے مال کی زکوٰۃ نکالی لیکن اسے کسی مستحق کے حوالے نہیں کیا اور ایک سال پڑی رہی تو کیا اس رقم پر بھی زکوٰۃ نکالی جائے گی۔ یعنی زکوٰۃ پر زکوٰۃ نکالی جائے گی؟

ج ...... زکوٰۃ پر زکوٰۃ نہیں، اس رقم کو تو زکوٰۃ میں ادا کر دے۔ اس کے بعد جو رقم باقی بچے اس کی زکوٰۃ ادا کر دے۔

کس پلاٹ پر زکوٰۃ واجب ہے کس پر نہیں

س ...... اگر خالی پلاٹ پڑا ہے اور وہ زیر استعمال نہیں ہے تو زکوٰۃ اس پر عائد ہوتی ہے یا نہیں؟۔

ج ...... اگر پلاٹ کے خریدنے کے وقت یہ نیت تھی کہ مناسب موقع پر اس کو فروخت کر دیں گے تو اس کی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اور اگر ذاتی استعمال کی نیت سے خریدا تھا تو زکوٰۃ واجب نہیں۔

خرید شدہ پلاٹ پر زکوٰۃ کب واجب ہوگی

س ...... اگر ایک پلاٹ (زمین) لیا گیا ہو اور اس کے لئے کچھ ارادہ نہیں کہ آیا اس میں ہم رہیں گے یا نہیں تو اس سلسلے میں زکوٰۃ کے لئے کیا حکم ہے؟

ج..... پلاٹ اگر اس نیت سے لیا گیا تھا کہ اس کو فروخت کریں گے، تب تو وہ مال تجارت ہے اور اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اور اگر ذاتی ضرورت کے لئے لیا گیا تھا تو اس پر زکوٰۃ نہیں۔ اور اگر خریدتے وقت تو فروخت کرنے کی نیت نہیں تھی، لیکن بعد میں فروخت کرنے کا ارادہ ہو گیا تو جب تک اس کو فروخت نہ کر دیا جائے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

رہائشی مکان کیلئے پلاٹ پر زکوٰۃ

س..... میرے پاس زمین کا ایک پلاٹ ۱۵۰ گز کا ہے، جو کہ مجھے چند سال قبل والدین نے خرید کر دیا تھا اس وقت پلاٹ مبلغ ۵۰۰۰ ۳ ہزار روپے کا لیا تھا مگر اب تک صرف قیمت فروخت چالیس ہزار سے زیادہ نہیں ہے (جبکہ بیچنے کا ارادہ نہیں بلکہ مکان کی تعمیر کا ارادہ ہے) کیا اس پلاٹ پر زکوٰۃ واجب الادا ہے؟ کب سے اور کس حساب سے؟۔

ج..... جو پلاٹ رہائشی مکان کے لئے خریدا گیا ہو اس پر زکوٰۃ نہیں۔

تجارتی پلاٹ پر زکوٰۃ

س..... اگر مکانات کے پلاٹوں کی خرید و فروخت کی جائے تو کیا یہ مال تجارت کی طرح تصور ہوں گے یعنی ان کی کل مالیت پر زکوٰۃ واجب ہے یا صرف نفع پر۔ اگر پلاٹ کئی سال بعد فروخت کیا گیا تو کیا ہر سال اس کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی یا ایک دفعہ صرف سال فروخت میں۔

ج..... اگر پلاٹوں کی خرید و فروخت کا کاروبار کیا جائے اور فروخت کرنے کی نیت سے پلاٹ خریدا جائے تو پلاٹوں کی حیثیت تجارتی مال کی ہوگی۔ ان کی کل مالیت پر زکوٰۃ ہر سال واجب ہوگی۔

س..... کاروباری مقصد کے لئے اور اپنی رہائشی ضرورت کے علاوہ جو زمین اور مکانات خریدے اور قیمت بڑھنے پر فروخت کر دیئے۔ اس سلسلہ میں زکوٰۃ کے کیا احکامات ہیں؟۔

ج..... جو زمین، مکان یا پلاٹ فروخت کی نیت سے خریدا ہو۔ اس پر ہر سال زکوٰۃ واجب ہے ہر سال جتنی اس کی قیمت ہو اس کا چالیسواں حصہ نکال دیا کریں۔

تجارت کے لئے مکان یا پلاٹ کی مارکیٹ قیمت پر زکوٰۃ ہے

س..... جو مکان یا پلاٹ اپنے پیسوں سے یہ سوچ کر خریدا ہو کہ بعد میں سوچیں گے ' اگر رہنا ہوا تو خود رہیں گے ورنہ بیچ دیں گے۔ ان پلاٹ اور مکان کی تعداد اگر کئی ہو تو آیا زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر ہاں! تو قیمت خرید پر یا مارکیٹ ویلیو پر؟

ج..... جو زمین یا پلاٹ خریدا جائے خریدتے وقت اس میں تین قسم کی نیتیں ہوتی ہیں۔ کبھی تو یہ نیت ہوتی ہے کہ بعد میں ان کو فروخت کر دیں گے' اس صورت میں ان کی قیمت پر ہر سال زکوٰۃ فرض ہوگی۔

اور ہر سال مارکیٹ میں جو ان کی قیمت ہو اس کا اعتبار ہو گا۔ مثلاً ایک پلاٹ آپ نے پچاس ہزار کا خریدا تھا، سال کے بعد اسکی قیمت ستر ہزار ہو گئی، تو زکوٰۃ ستر ہزار کی دینی ہو گی۔

اور دس سال بعد اسکی قیمت پانچ لاکھ ہو گئی تو اب زکوٰۃ بھی پانچ لاکھ کی دینی ہو گی۔ الغرض ہر سال جتنی قیمت مارکیٹ میں ہو اس کے حساب سے زکوٰۃ دینی ہو گی۔

اور کبھی یہ نیت ہوتی ہے کہ یہاں مکان بنا کر خود رہیں گے۔ اگر اس نیت سے پلاٹ خریدا ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں۔

اسی طرح اگر خریدتے وقت نہ تو فروخت کرنے کی نیت تھی، اور نہ خود رہنے کی تو اس صورت میں بھی اس پر زکوٰۃ نہیں۔

جو مکان کرایہ پر دیا ہے اس کے کرایہ پر زکوٰۃ ہے

س ..... میرے پاس دو مکان ہیں ایک مکان میں، میں خود رہائش پذیر ہوں اور دوسرا کرائے پر، تو آیا زکوٰۃ مکان کی مالیت پر ہے یا اس کے کرائے پر؟ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم نصیب فرمائے۔

ج ..... اس صورت میں زکوٰۃ مکان کی قیمت پر واجب نہیں البتہ اس کے کرایہ پر جبکہ نصاب کو پہنچے تو زکوٰۃ واجب ہو گی۔

مکان کی خرید پر خرچ ہونے والی رقم پر زکوٰۃ

س ..... ایک ماہ قبل مکان کا سودا کر چکے ہیں ہم نے دو ماہ کا وقت لیا تھا جو کہ رمضان میں ختم ہو رہا ہے بیانہ ایڈوانس ادا کر چکے ہیں اب ادائیگی زکوٰۃ کس طرح ہو گی کیونکہ رقم تو اب ہماری نہیں ہے مالک مکان کی ہو گئی اب ہمارا تو صرف مکان ہو گیا کیا اس رقم سے زکوٰۃ ادا کریں جو کہ مالک کو دینی ہے۔

ج ..... اگر زکوٰۃ ادا کرنے سے قبل مکان کی قیمت ادا کر دی تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور اگر سال ختم ہو گیا اب تک مکان کے پیسے ادا نہیں کئے بلکہ بعد میں وقت مقررہ پر ادا کریں گے تو اس سے زکوٰۃ ساقط نہ ہو گی اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

حج کے لئے رکھی ہوئی رقم پر زکوٰۃ

س ..... ایک شخص کے پاس اپنی کمائی کی کچھ رقم تھی انہوں نے حج کرنے کے ارادہ سے درخواست دی اور رقم جمع کرائی لیکن قرعہ اندازی میں ان کا نام نہیں آیا اور حکومت وقت کی جانب سے ان کی رقم واپس مل گئی وہ شخص پھر آئندہ سال حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور درخواست بھی دینے کا ارادہ ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ حج کرنے کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے اس پر زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے یا ایسی رقم سے کوئی زکوٰۃ نکالی نہیں جائے گی یا دوسری رقم کی طرح اس رقم پر بھی زکوٰۃ نکالی جائے گی؟۔

ج ..... اس رقم پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

چندہ کی زکوٰۃ

س ...... ہم ایک برادری کے لوگ ایک مشترکہ مقصد کے لئے (یعنی خدانخواستہ اگر انہی لوگوں میں سے کسی کی موت واقع ہو جائے تو اس کی لاش کو اس کے ورثاء کے حوالے کرنے کے لئے جو اخراجات وغیرہ ہوتے ہیں) چندہ اکٹھا کر لیتے ہیں اور یہی چندہ کسی کا زیادہ ہوتا ہے کسی کا کم۔ لہٰذا حل طلب مسئلہ یہ ہے کہ اگر ایک سال اس چندہ کا گذر جائے اور مجموعی طور پر نصاب زکوٰۃ پر پورا اترے تو کیا زکوٰۃ واجب الاداہو گی یا نہیں؟ اگر زکوٰۃ واجب الاداہو تو اس کا طریقہ ادائیگی کیا ہو گا۔

ج ...... جو رقم کسی کار خیر کے چندہ میں دے دی جائے۔ اس کی حیثیت مال وقف کی ہو جاتی ہے اور وہ چندہ دینے والوں کی ملک سے خارج ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس پر زکوٰۃ نہیں۔

زیورات کے علاوہ جو چیزیں زیر استعمال ہوں ان پر زکوٰۃ نہیں

س .... ایک آدمی کے پاس کچھ بھینسیں ہیں کچھ کشتیاں جن سے وہ مچھلی کا شکار کرتا ہے اور جال بھی ہے جال کی قیمت ساٹھ ستر ہزار روپے ہے اور تمام چیزوں کی مالیت تقریباً ۲ لاکھ بنتی ہے ان پر زکوٰۃ دینی ہوگی یا نہیں؟

ج یہ چیزیں استعمال کی ہیں ان پر زکوٰۃ نہیں۔ البتہ زیورات پر زکوٰۃ ہے۔ خواہ وہ پہنے ہوئے رہتے ہوں

زیورات کے علاوہ استعمال کی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں

س ..... زکوٰۃ کن لوگوں پر واجب ہے۔ کیا آرام و آسائش کی چیزوں مثلاً (ریڈیو، ٹی وی، فریج، واشنگ مشین، موٹر سائیکل) وغیرہ پر بھی زکوٰۃ دینی چاہئے۔

ج .... زیورات کے علاوہ استعمال کی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں۔

استعمال کے برتنوں پر زکوٰۃ

س ..... ایسے برتن (مثلاً دیگ، بڑے دیگچے وغیرہ) جو سال میں دو تین بار استعمال ہوں ان کی بھی زکوٰۃ قیمت خرید موجودہ پر ہو گی (تانبے کی) یا اس قیمت پر جس پر کہ دکاندار پرانے (غیر شکستہ) برتن خرید کرادا کرتے ہیں۔

ج ...... ایسے برتن جو استعمال کے لئے رکھے ہوں خواہ ان کے استعمال کی نوبت کم ہی آتی ہو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

ادویات پر زکوٰۃ

س ..... دکان میں پڑی ادویات پر زکوٰۃ لازم ہے یا صرف اس کی آمدن پر؟۔

ج .... ادویات کی قیمت پر بھی لازم ہے۔

واجب الوصول رقم کی زکوٰۃ

س ...... میں ایک ایسا کام کرتا ہوں کہ خدمات کی انجام دہی کی رقوم کافی لوگوں کی طرف واجب الوصول رہتی ہیں اور وصولی بھی پانچ چھ مہینے بعد ہوتی ہے۔ کچھ لوگوں سے وصولی کی بہت کم امید بھی ہوتی ہے۔ کیا ان واجب وصول رقوم پر زکوٰۃ دینی چاہئے یا جب وصول ہو جائیں اس کے بعد؟۔

ج ...... کاریگر کو کام کرنے کے بعد جب اس کا حق الخدمت (اجرت۔ مزدوری) وصول ہو جائے تب اس کا مالک ہوتا ہے۔ پس اگر آپ صاحب نصاب ہیں تو جب آپ کا زکوٰۃ کا سال پورا ہو اس وقت تک جتنی رقوم وصول ہو جائیں ان کی زکوٰۃ ادا کر دیا کیجئے۔ اور جو آئندہ سال وصول ہوں گی ان کی زکوٰۃ بھی آئندہ سال دی جائے گی۔

حصص پر زکوٰۃ

س ...... میرے پاس ایک کمپنی کے سات سو حصص ہیں۔ جن کی اصلی قیمت دس روپیہ فی حصص ہے جبکہ موجودہ قیمت ۳۰ روپیہ فی حصص ہے۔ زکوٰۃ کون سی قیمت پر واجب ہوگی؟

ج ...... حصص کی اس قیمت پر جو وجوب زکوٰۃ کے دن ہو۔

س .... جمعہ کی اشاعت میں حصص پر زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں مسئلہ پڑھا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ تمام محدود کمپنیاں زکوٰۃ و عشر آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کے تحت کمپنی کے اثاثہ جات پر زکوٰۃ منہا کرتی ہیں اور یہ رقم اس آرڈیننس کی دفعہ کے مطابق قائم شدہ سنٹرل زکوٰۃ فنڈ کو منتقل کر دی جاتی ہے نیز یہ ادا شدہ زکوٰۃ حصص داران کے حصص کے تناسب کے حساب سے ان کے حاصل شدہ منافع میں سے کاٹ لی جاتی ہے۔ دریافت یہ کرنا ہے کہ ایک مرتبہ اجتماعی کاروبار میں سے زکوٰۃ منہا ہو جانے کے بعد بھی دوبارہ ہر حصہ دار کو اپنے ان حصص پر انفرادی طور پر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

ج ...... اگر حصہ داروں کے حصص سے زکوٰۃ وصول کر لی گئی تو ان کو انفرادی طور پر اپنے حصوں کی زکوٰۃ دینے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس میں گفتگو ہو سکتی ہے کہ حکومت جس انداز سے زکوٰۃ کاٹ لیتی ہے وہ صحیح ہے یا نہیں؟۔ اور اس سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟۔ بہت سے علماء حکومت کے طریق کار کی تصویب کرتے ہیں اور اس سے زکوٰۃ ادا ہو جانے کا فتویٰ دیتے ہیں..... جبکہ بہت سے علماء کی رائے اس کے خلاف ہے اور وہ حکومت کی کاٹی ہوئی زکوٰۃ کو ادا شدہ نہیں سمجھتے' ان حضرات کے نزدیک ان تمام رقوم کی زکوٰۃ مالکان کو خود ادا کرنی چاہئے، جو حکومت نے وضع کر لی ہو۔

خرید کردہ بیج یا کھاد پر زکوٰۃ نہیں

س ..... زمین کے لئے جن پیسوں سے بیج اور کھاد خرید کر رکھا ہے کیا ان پر بھی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے؟

ج .... جو کھاد اور بیج خرید کر رکھ لیا ہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔

پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ

س ..... میں ایک مقامی بنک میں ملازم ہوں جہاں میرا فنڈ مبلغ ۲۹ ہزار روپے جمع ہو گیا ہے اور اس میں سے میں نے کل ۷ ۲ہزار روپے بطور لون لیا ہے کیا اس پر بھی زکوٰۃ دینی ہوگی 'اگر دینی ہوگی تو کب سے اور کتنی؟۔

ج ..... پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ وصول ہو جائے جب تک وہ گورنمنٹ کے کھاتے میں جمع ہے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں 'اس مسئلہ پر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا رسالہ لائق مطالعہ ہے۔

کمپنی میں نصاب کے برابر جمع شدہ رقم پر زکوٰۃ واجب ہے

س ..... میں نے پیسے کسی کمپنی کو دیے ہیں جو کہ منافع و نقصان کی بنیاد پر ہر ماہ منافع ادا کرتی ہے۔ جس سے ہمارے گھر کے اخراجات بمشکل پورے ہوتے ہیں۔ میری آمدنی کبھی اتنی نہیں ہوتی کہ بہت ہی ضروری گھر کے اخراجات کے بعد کچھ پس انداز کر لیا جائے کیونکہ ہم کثیر الاولاد ہیں۔ اب معلوم یہ کرنا ہے کہ زکوٰۃ کس طرح سے ادا ہو اگر ماہانہ آمدنی سے ادا کرتے ہیں تو فاقہ کی صورت پیش آتی ہے اور اگر اصل مال سے نکلواتے ہیں تو بھی آمدن مزید کم ہو جاتی ہے اور ہاتھ تو پہلے ہی تنگ رہتا ہے پھر قرض اٹھانے کی ضرورت پیش آئے گی جس سے ہمیشہ بچتا ہوں اور قرض کبھی نہیں لیتا۔ رہنمائی فرمائیں۔

ج ..... جو رقم آپ نے کمپنی میں جمع کر رکھی ہے اگر وہ مالیت نصاب (ساڑھے باون تولے چاندی) کے برابر ہے تو اس کی زکوٰۃ آپ کے ذمہ ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی جو صورت بھی آپ اختیار کریں۔

بینک جو زکوٰۃ کاٹتا ہے اس کا انکم ٹیکس سے کوئی تعلق نہیں

س ..... ایک شخص کے پاس گھر میں ۱۰ ہزار ہیں۔ بینک میں بھی ۱۰ ہزار ہیں۔ بینک کی رقم سے حکومت زکوٰۃ کاٹتی ہے اور وہ شخص انکم ٹیکس بھی ادا کرتا ہے تو کیا وہ رقم جو بینک میں جمع ہے اس پر زکوٰۃ دوبارہ دے گا جب کہ انکم ٹیکس بھی حکومت کو دینا ہے یا صرف وہ رقم جو اس کے گھر میں موجود ہے کہ صرف اس پر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی؟

ج ..... بینک جو زکوٰۃ کاٹتا ہے بعض اہل علم کے نزدیک زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ اور حکومت کو جو انکم ٹیکس دینا ہے اتنی مقدار کو چھوڑ کر باقی رقم کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔

مقروض کو دی ہوئی رقم پر زکوٰۃ واجب ہے اور زکوٰۃ میں قیمتی کپڑے دے سکتے ہیں

س ..... میرا سوال یہ ہے کہ میں نے گھر خرچ میں سے بچا بچا کر ۵ ہزار روپے جمع کیے ہیں اور ان میں

سے ۶۰۰ روپے تو ایک کو قرض دیدیئے دو سال ہوگئے اس نے آج تک واپس نہیں کئے ہیں اور نہ ہی ابھی واپس کرنے کا کوئی ارادہ ہے۔ باقی رقم بھی کسی ضرورتمند نے مانگی تو میں نے اسے دیدی اسے بھی ایک سال ہوگیا ہے اس نے بھی واپس نہیں دی۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس رقم پر بھی زکوۃ دینی ہوگی یا نہیں، جواب ضرور دیں اور جو کپڑے میں نے اپنے پہننے کے لئے بنائے ہیں وہ کپڑے زکوۃ میں دے سکتے ہیں یا نہیں؟

ج ... جو رقم کسی کو قرض دے رکھی ہو اس کی زکوۃ ہر سال ادا کرنا ضروری ہے خواہ رقم کی واپسی سے پہلے ہر سال دیتے رہیں یا رقم وصول ہونے کے بعد گزشتہ تمام سالوں کی زکوۃ یکمشت ادا کریں۔ کپڑوں کی قیمت لگا کر ان کو زکوۃ میں دے سکتے ہیں۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ وہ کپڑے لائق استعمال نہ رہنے کی وجہ سے آپ کے دل سے اتر گئے ہوں اور آپ سوچیں کہ چلو ان کو زکوۃ ہی میں دے ڈالو۔

ٹیکسی کے ذریعہ کرایہ کی کمائی پر زکوۃ ہے ٹیکسی پر نہیں

س ... ایک شخص کے پاس ایک لاکھ روپیہ ہے اس سے وہ ایک ٹیکسی خریدتا ہے ایک سال بعد چالیس ہزار روپیہ کمائی ہوگئی اب زکوۃ کتنی رقم پر دے؟

ج ... اگر گاڑی فروخت کی نیت سے نہیں خریدی بلکہ کمائی کے لئے خریدی ہے تو سال کے بعد صرف چالیس ہزار کی زکوۃ دیں گے گاڑی کمانے کا ذریعہ ہے اس پر زکوۃ نہیں۔

اور اگر اس شخص کے پاس گاڑی کی کمائی کے علاوہ کچھ روپیہ پیسہ یا زیور نہ ہو تو اس کی زکوۃ کا سال اس دن سے شروع ہوگا جس دن گاڑی کی کمائی ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کو پہنچ گئی تھی۔

س .. ایک ٹیکسی ہم نے ۴۸ ہزار کی لی تھی مالک کو قسطوں کے ذریعہ ہم روپے دے چکے ہیں پھر یہ ٹیکسی ہم نے ۵۵ ہزار روپے میں فروخت کردی جس میں ہم نے دس ہزار روپے نقد لئے اور ڈیڑھ ہزار روپے قسط ہم ان سے لے رہے ہیں تقریباً ۳۲ ہزار روپے ہم وصول کرچکے ہیں اور ۱۳ ہزار روپے باقی ہیں۔ اس پہلے والی ٹیکسی کو فروخت کرکے ویسی ہی دوسری ٹیکسی (۹۸۵۰۰) اٹھانوے ہزار پانچ سو روپے کی ادھار لی تین ہزار روپے قسط وار دیتے ہیں ڈیڑھ ہزار روپے پہلے والی ٹیکسی کے اور ڈیڑھ ہزار اس نئی ٹیکسی پر کماتے ہیں اور قسط دیتے ہیں اس ٹیکسی کے ۷۰ ہزار روپے کا حساب یعنی زکوۃ ہم کس طرح ادا کریں اور یہ کہ کتنے روپے ہمیں زکوۃ کے دینے ہوں گے۔

ج ... ان گاڑیوں سے جو منافع حاصل ہوجائے اور حد نصاب تک پہنچ جائے تو سال گزرنے کے بعد اس پر زکوۃ آئیگی صرف گاڑیوں پر زکوۃ نہیں آئے گی کیونکہ یہ حصول نفع کے آلات ہیں ان پر زکوۃ

نہیں آتی۔ لیکن یہ خیال رہے کہ بعض لوگ گاڑی اسی نیت سے خریدتے ہیں کہ جونہی اس کے اچھے دام ملیں گے اس کو فروخت کر دیں گے اور یہ ان کا گویا باقاعدہ کاروبار ہے۔ ایسی گاڑی درحقیقت مال تجارت ہے اور اس کی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ



یکمشت کسی ایک کو زکوٰۃ بقدر نصاب دینا

س ...... ایک مسئلہ آپ سے معلوم کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں زکوٰۃ کسی ایک شخص کو دے دیتا ہوں اور اس کی رقم تقریباً ہزاروں روپے ہوتی ہے۔ یہ میں اس وجہ سے کرتا ہوں کہ کسی مستحق کا کوئی کام پورا ہو جائے۔ کیا ایسی صورت میں یہ زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

ج زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ مگر کسی کو یکمشت اتنی زکوٰۃ دے دینا کہ وہ صاحب نصاب ہو جائے مکروہ ہے۔

بغیر بتائے زکوٰۃ دینا

س ...... معاشرے میں بہت اصحاب ایسے ہیں جو زکوٰۃ لینا باعث شرم سمجھتے ہیں اگرچہ یہ نظریہ غلط ہے تو کیا ایسے اصحاب کو بغیر بتائے اس مد میں سے کسی دوسرے طریقے سے ادا کی جاسکتی ہے۔ مثلاً ان کے بچوں کے کپڑے بنوا دیے جائیں ان کے بچوں کی تعلیم میں امداد کی جائے۔ اس صورت میں جبکہ زکوٰۃ دینے والے پر اور رقم ممکن نہ ہو۔

ج ...... زکوٰۃ دیتے وقت یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے۔ ہدیہ یا تحفہ کے عنوان سے ادا کی جائے اور ادا کرتے وقت نیت زکوٰۃ کی کرلی جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

س ...... کسی دوست احباب کی ہم زکوٰۃ کی رقم سے مدد کریں اور اس کو احساس ہو جانے کی وجہ سے ہم بتائیں نہیں تو زکوٰۃ ہو جائے گی ؟۔

ج ...... مستحق کو یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے۔ اسے کسی بھی عنوان سے زکوٰۃ دے دی جائے اور نیت زکوٰۃ کی کرلی جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

ادائے زکوٰۃ کی ایک صورت

س ...... اگر زکوٰۃ کے روپے ہمارے پاس گھر پر رکھے ہیں گھر کے باہر اگر کوئی ضرورت مند مل جائے ہم جیب کے پیسوں میں سے کچھ دے دیں اور اتنے پیسے ہم گھر آکر زکوٰۃ کے پیسوں میں سے لے لیں تو زکوٰۃ ہو جائے گی۔

ج ...... ادائیگی ہو جائے گی۔

صاحب مال کے حکم کے بغیر وکیل زکوٰۃ ادا نہیں کر سکتا

س ..... ایک صاحب زکوٰۃ نے اپنی زکوٰۃ کے پیسہ کا کسی کو وکیل نہیں بنایا اور دوسرا کوئی صاحب مال کی اجازت کے بغیر ادا کر دے تو ادا ہو گی یا نہیں ؟

ج .... اگر دوسرا آدمی، صاحب مال کے حکم یا اجازت سے اس کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دے تو زکوٰۃ ادا ہو جائیگی ورنہ نہیں۔

زکوٰۃ کی تشہیر

س .... جنگ میں ایک فوٹو شائع ہوا ہے کہ بیواؤں میں مشینیں تقسیم کر رہے ہیں زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین ہیں کیا شریعت اس کی اجازت دیتی ہے کہ اس طرح زکوٰۃ کی تشہیر کی جائے۔

ج ..... فوٹو چھاپنا تو آج کل نمائش اور ریاکاری کا محبوب مشغلہ ہے، جن بیواؤں کو سلائی مشینیں تقسیم کی گئیں اگر وہ زکوٰۃ کی مستحق تھیں تو زکوٰۃ ادا ہو گئی ورنہ نہیں۔ زکوٰۃ کی تشہیر اس نیت سے تو درست ہے کہ اس سے زکوٰۃ دہندگان کو ترغیب ہو اور ریاکاری اور نمود و نمائش کی غرض سے زکوٰۃ کی تشہیر جائز نہیں۔ بلکہ اس سے ثواب باطل ہو جاتا ہے۔

تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ دینا

س ...... اگر کوئی عورت اپنی کل رقم یا سونا جو اس کے پاس ہے اس پر سالانہ زکوٰۃ نہ نکالتی ہو بلکہ ہر مہینہ کچھ نہ کچھ کسی ضرورت مند کو دے دیتی ہو کبھی نقد رقم کبھی اناج وغیرہ اور وہ اس کا حساب بھی اپنے پاس نہ رکھتی ہو تو اس کا ایسا کرنا زکوٰۃ دینے میں شمار ہو گا یا نہیں ؟

ج ..... زکوٰۃ کی نیت سے جو کچھ دیتی ہے اتنی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ لیکن یہ کیسے معلوم ہو گا کہ اس کی زکوٰۃ پوری ہو گئی یا نہیں۔ اس لئے کہ حساب کر کے جتنی زکوٰۃ نکلتی ہو وہ ادا کرنی چاہئے۔ البتہ یہ اختیار ہے کہ اکٹھی دے دی جائے یا تھوڑی تھوڑی کر کے سال بھر میں ادا کر دی جائے۔ مگر حساب رکھنا چاہئے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ زکوٰۃ ادا کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا ضروری ہے، جو چیز زکوٰۃ کی نیت سے نہ دی جائے اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہو گی۔ البتہ اگر زکوٰۃ کی نیت کر کے کچھ رقم الگ رکھ لی اور پھر اس میں سے وقتاً فوقتاً دیتے رہے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

س ... اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ سال کے آخر میں زکوٰۃ ادا کرنے کے بجائے ہر ماہ کچھ رقم زکوٰۃ کے طور پر نکالتا رہے تو کیا یہ عمل درست ہے ؟ ایک صاحب کا کہنا ہے کہ اس طرح زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ اس طرح صدقہ نکالنا چاہئے۔

ج .... ہر مہینے تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ نکالتے رہنا درست ہے

س ..... عرض ہے کہ میرا وسیع کاروبار ہے لیکن میں جو سالانہ زکوٰۃ حساب کر کے آہستہ آہستہ مختلف مدارس یا غرباء میں تقریباً آٹھ نو مہینوں میں زکوٰۃ ادا کر دیتا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ زکوٰۃ رمضان کے ماہ میں پوری کی پوری ادا کر دینی چاہئے۔ برائے مہربانی قرآن و حدیث کی روشنی میں مکمل بتائیں کہ زکوٰۃ کی رقم کس ماہ میں یا پھر آہستہ آہستہ دے دیں تو کوئی حرج تو نہیں۔ تفصیل کے ساتھ لکھیں۔

ج .... آپ جب سے صاحب نصاب ہوئے اس تاریخ (قمری تاریخ مراد ہے) کے آنے پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے خواہ وہ رمضان ہو یا محرم۔ بہتر تو یہی ہے کہ حساب کر کے زکوٰۃ کی رقم الگ کر لی جائے۔ لیکن اگر تھوڑی تھوڑی کر کے سال بھر میں ادا کی جائے تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اور جب سال شروع ہوا اسی وقت سے تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ پیشگی ادا کرتے رہیں تو یہ بھی درست ہے۔ تاکہ سال کے ختم ہونے پر زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے۔ بہرحال جتنی مقدار زکوٰۃ کی واجب ہو اس کا ادا ہو جانا ضروری ہے۔

س ..... اگر کوئی زکوٰۃ مہینہ وار قسطوں میں ادا کرنا چاہتا ہے تو دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ فرض کریں وہ پچھلی زکوٰۃ ادا کر چکا ہے اب اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ (۱) پہلی صورت میں وہ ایک سال گذرنے کے بعد حساب لگائے کہ اس پر کتنی زکوٰۃ فرض ہوئی ہے اور اس رقم کو مہینہ وار قسطوں میں ادا کرنا شروع کر دے لیکن اگر اس دوران وہ مر گیا تو زکوٰۃ کا بوجھ اس پر رہ جائے گا۔ (۲) دوسری صورت میں وہ حساب لگائے کہ سال کے آخر تک اس پر کتنی زکوٰۃ فرض ہو جائے گی اور قسط وار ادا کرنا شروع کر دے جو کمی بیشی ہو وہ آخر مہینہ میں برابر کرے ایسی صورت میں جب وہ مرے گا تو اس پر زکوٰۃ کا بوجھ نہیں ہو گا لیکن کیا اس طرح زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

ج ..... پیشگی زکوٰۃ دینا صحیح ہے اس لئے اس کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

س ..... میں نے رمضان کے مہینے میں جتنی زکوٰۃ نکلتی تھی وہ رقم الگ کر کے رکھ دی اب ایک دو گھروں کو جن کو میں زکوٰۃ دینا چاہتا ہوں ان کو ہر مہینے اس میں سے نکال کر دے دیتا ہوں کیونکہ اگر ایک ساتھ دے دیے جائیں تو یہ لوگ خرچ کر دیتے ہیں اور پھر پریشان رہتے ہیں آپ شرعی نقطہ نظر سے بتا دیجئے کہ میرا یہ فعل درست ہے یا نہیں اس سلسلے میں ایڈوانس زکوٰۃ دینے کے متعلق بھی بتا دیں تو عنایت ہو گی۔

ج ..... آپ کا یہ فعل درست ہے کہ زکوٰۃ کی رقم نکال کر الگ رکھے اور حسب موقع نکالتا رہے اور جو شخص صاحب نصاب ہو اگر وہ سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دے یا کئی سال کی پیشگی زکوٰۃ ادا کر دے تو یہ بھی جائز ہے۔

مجوزہ پیشگی زکوٰۃ کی رقم سے قرض دینا

س ..... میں ہر مہینے زکوٰۃ کے روپے نکالتی ہوں اور رمضان شریف میں دے دیتی ہوں اگر کوئی عام

دنوں میں مجھ سے یہ روپے قرض مانگے تو کیا میں دے سکتی ہوں۔

ج ...... جب تک وہ رقم آپ کے پاس ہے آپ کی ملکیت ہے آپ اس کا جو چاہیں کر سکتی ہیں۔

گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ

س ...... ایک شخص پر زکوٰۃ واجب ہے لیکن وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا کچھ عرصے کے بعد وہ خدا کے حضور توبہ استغفار کرتا ہے اور آئندہ زکوٰۃ ادا کرنے کا اپنے خدا سے وعدہ کرتا ہے پچھلی زکوٰۃ کے بارے میں اس پر کیا حکم ہے کیا وہ پچھلی زکوٰۃ بھی ادا کرے مثلاً دس سال تک زکوٰۃ ادا نہیں کی جبکہ اس کے پاس ذاتی مکان بھی نہیں ہے اور تنخواہ بھی صرف گزارے کی ہو ایسے شخص کیلئے زکوٰۃ کے بارے میں کیا حکم ہے۔

ج ...... نماز' زکوٰۃ' روزہ سب کا ایک ہی حکم ہے۔ اگر کوئی شخص غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے ان فرائض کو چھوڑ تا رہا تو صرف توبہ استغفار سے یہ فرائض معاف نہیں ہوں گے بلکہ حساب کر کے جتنے سالوں کی نمازیں اس کے ذمہ ہیں کو تھوڑی تھوڑی کر کے ادا کرنا شروع کر دے۔ مثلاً ہر نماز کے ساتھ ایک نماز قضا کر لیا کرے۔ بلکہ نفلوں کی جگہ بھی قضا نمازیں پڑھا کرے۔ یہاں تک کہ گذشتہ سالوں کی ساری نمازیں پوری ہو جائیں اسی طرح زکوٰۃ کا حساب کر کے وقتاً فوقتاً ادا کرتا رہے یہاں تک کہ گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ پوری ہو جائے۔ اسی طرح روزے کا حکم سمجھ لیا جائے۔ الغرض ان قضا شدہ فرائض کا ادا کرنا بھی ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ ادا فرائض کا۔

گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ کیسے ادا کریں

س ...... میری شادی تیرہ سال پہلے ہوئی تھی اس پر میں نے اپنی بیوی کو چھ تولہ سونا اور بیس تولہ چاندی تحفہ کے طور پر دی تھی۔ الف۔ اس مالیت پر کتنی زکوٰۃ ہو گی۔ ب۔ دو سال بعد اس مالیت میں سونا ایک تولہ کم ہو گیا یعنی بعد میں ۵ تولہ سونا اور ۲۰ تولہ چاندی رہ گئی ہے اس کو تقریباً ۱۱ سال ہو گئے ہیں جس کی کوئی زکوٰۃ نہیں دی گئی۔ اب اس کی کتنی زکوٰۃ دیں حساب کر کے بتائیں۔ اگر سونا دیں تو کتنا دینا ہے

س ...... میری بہن کے پاس ۹ تولہ سونا ہے اور ۲۰ تولے چاندی ہے اور یہ سترہ سال سے ہے۔

آپ بتائیں کہ اس کو اب کتنی زکوٰۃ دینی ہے

ج ...... دونوں مسئلوں کا ایک ہی جواب ہے۔ آپ کی بیوی اور آپ کی بہن کی ملکیت میں جس تاریخ کو سونا اور چاندی آئے ہر سال اس قمری تاریخ کو ان پر زکوٰۃ فرض ہوتی رہی۔ جو انہوں نے ادا نہیں کی اس لئے تمام گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا ان کے ذمہ لازم ہے۔

گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سال سونے اور چاندی کی جو مقدار تھی اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیا جائے۔ پھر دوسرے سال اس چالیسویں حصے کی مقدار منہا کر کے باقی ماندہ کا چالیسواں حصہ نکالا جائے۔ اسی طرح سترہ سال کا حساب لگایا

جائے اور ان باقی تمام سالوں کی زکوٰۃ کا مجموعہ جتنی مقدار سونے اور چاندی کی بنے وہ زکوٰۃ میں ادا کردی جائے۔ آپ کی بہن کے پاس سترہ سال پہلے ۹ تولے سونا اور ۲۰ تولے چاندی تھی۔ میں نے سترہ سال کی زکوٰۃ کا حساب لگایا تو سونے کی زکوٰۃ کی مجموعی مقدار ۳۶.۷ گرام بنی ' اور چاندی کی زکوٰۃ کی مجموعی مقدار ۸۱.۶۰۱ گرام بنی ' لہٰذا ۹ تولے سونے اور ۲۰ تولے چاندی کی زکوٰۃ میں مندرجہ بالا مقدار کا ادا کرنا آپ کی بہن کے ذمہ لازم ہے۔اور آپ کی بیوی کے ذمہ گیارہ سال کی زکوٰۃ میں ۷۹۵.۴۳ گرام سونا اور ۲۵.۵۰۹ گرام چاندی کا ادا کرنا لازم ہے۔

دکان کی زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے

س ...... میں ایک دکان کا مالک ہوں جو کہ آج سے تقریباً چار سال پہلے ۲۰ ہزار روپے میں خریدی تھی اور تقریباً ایک سال قبل میں نے اس میں ۵۰ ہزار روپے کا سامان خرید کر بھرا تھا جس میں سے تقریباً ۲۰ ہزار روپے کا سامان قرض لیا تھا جو اب میں نے ادا کر دیا ہے اس دکان سے مجھ کو جو آمدنی ہوتی ہے میں وہ پوری دکان میں ہی لگا دیتا ہوں مارکیٹ کے حساب سے میری دکان کی قیمت ایک لاکھ روپے سے زیادہ ہے اور اس میں جو سامان ہے اس کی قیمت بھی ۶۰ یا ۶۵ ہزار روپے بنتی ہے ماہ رمضان آنے والا ہے آپ سے سوال یہ ہے کہ میں اس پر زکوٰۃ کس حساب سے ادا کروں دکان کی آمدنی سے میں کچھ خرچ نہیں کرتا

ج ...... دکان میں جتنی مالیت کا سامان ہے اس کی قیمت لگا کر آپ کے ذمہ اگر کچھ قرض ہو اس کو منہا کر دیا کریں۔ اور باقی جتنی رقم بچے اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں ادا کر دیا کریں۔ دکان کی عمارت ' باردانہ اور فرنیچر وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں صرف قابل فروخت مال پر زکوٰۃ ہے۔

استعمال شدہ چیز زکوٰۃ کے طور پر دینا

س ...... ایک شخص ایک چیز چھ ماہ استعمال کرتا ہے چھ ماہ استعمال کے بعد وہی چیز اپنے دل میں زکوٰۃ کی نیت کر کے آدھی قیمت پر بغیر بتائے مستحق زکوٰۃ کو دے دیتا ہے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں؟۔

ج ...... اگر بازار میں فروخت کی جائے اور اتنی قیمت مل جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

نہ فروخت ہونے والی چیز زکوٰۃ میں دینا

س ..ایک دکاندار سے ایک چیز نہیں بکتی وہ چیز زکوٰۃ میں دی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اور قبول ہوگی بھی یا نہیں ؟

ج ردی چیز زکوٰۃ میں دینا اخلاص کے خلاف ہے۔ تاہم اس چیز کی جتنی مالیت بازار میں ہو اس کے دینے سے اتنی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

اشیاء کی شکل میں زکوٰۃ کی ادائیگی

س..... کیا زکوٰۃ کی رقم مستحقین کو اشیاء کی شکل میں بھی دی جاسکتی ہے۔

ج..... دی جاسکتی ہے۔ لیکن اس میں یہ احتیاط ملحوظ رہے کہ ردی قسم کی چیزیں زکوٰۃ میں نہ دی جائیں۔

زکوٰۃ کی رقم سے مستحقین کیلئے کاروبار کرنا

س..... زکوٰۃ کی امداد کی تقسیم کے بارے میں ایک نظریہ یہ سامنے آیا ہے کہ یہ رقم مستحقین کو دینے کے بجائے اس سے مستحقین کے حق میں کسی ذمہ دار فرد کی نگرانی میں صنعتی نوعیت کا کوئی کاروبار کر دیا جائے تاکہ اس سے منافع حاصل ہو اور غربا کو روزگار بھی فراہم کر کے مستحقین کو جلد یا بدیر انہیں صاحب نصاب لوگوں کے برابر لا کھڑا کیا جائے۔ جبکہ میں نے ایک دینی اور دنیوی دونوں علوم میں کافی دسترس رکھنے والے گوشہ نشین بزرگ سے یہ سنا ہے کہ زکوٰۃ کی رقم مخیر افراد سے مستحقین کو براہ راست ملنی چاہیے کسی تیسرے فرد کو ان دونوں کے درمیان نہ تو حائل ہونے کی اجازت ہے اور نہ اس رقم کو مستحق آدمی کے پاس پہنچنے سے پہلے اس سے کسی قسم کا فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرنے کا اختیار ہے خواہ وہ مستحقین کے حق میں ہی کیوں نہ ہو۔ ان دونوں نظریوں کے صحیح یا غلط ہونے کے بارے میں ضروری وضاحت فرمائیں۔

ج..... اس بزرگ کی یہ بات صحیح ہے کہ زکوٰۃ کی رقم کا جب تک کسی فقیر محتاج کو مالک نہیں بنا دیا جائے گا زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی ان کو اس رقم کا مالک بنا دینے کے بعد اگر ان کی اجازت و توکیل سے ایسا کوئی انتظام کیا جائے جو آپ نے لکھا ہے تو درست ہے۔

زکوٰۃ کی رقم سے غرباء کے لئے صنعت لگانا

س..... کیا زکوٰۃ کی رقم سے مل اور صنعتی کارخانے لگائے جاسکتے ہیں تاکہ غرباء و نادار مستحقین زکوٰۃ کی بہترین اور مستقل طور پر مدد کی جاسکے۔

ج..... زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے فقیر کو مالک بنانا شرط ہے۔ صنعتی کارخانہ لگانے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ ہاں! اگر کارخانہ لگا کر ایک فقیر کو یا چند فقرا کو آپ اس کا مالک بنا دیتے ہیں جتنی مالیت کا وہ کارخانہ ہے اتنی مالیت کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

قرض دی ہوئی رقم میں زکوٰۃ کی نیت کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی

س..... ہم نے کسی غریب اور پریشان حال وضرورتمند کی مالی مدد کی اس نے ادھار رقم مانگی تھی۔ اس کی خستہ حالی کے پیش نظر ہم نے مالی اعانت کی اب وہ مقررہ میعاد میں قرض لی ہوئی رقم کو آج تک واپس نہیں کر سکا نہ ہی صورت دکھائی' اب کیا ہم اس کو قرض دی ہوئی رقم کو زکوٰۃ کی نیت کر کے چھوڑ دیں تو

زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ جبکہ ہم نے اسے رقم ادھار دی تھی تو زکوٰۃ کی نیت نہیں کی تھی نہ ہی یہ خیال تھا کہ وہ رقم ہم کو واپس نہیں کرے گا اور ہضم کر جائے گا۔

ج ...... جو صورت آپ نے لکھی ہے اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ زکوٰۃ ادا کرتے وقت نیت کرنا شرط ہے۔

قرض دی ہوئی رقم پر زکوٰۃ سالانہ دیں چاہے قرض کی وصولی پر یکمشت۔

س ..... میں نے کچھ رقم ایک دوست کو قرض حسنہ کے طور پر دی ہوئی ہے کیا میں اس پر ہر سال زکوٰۃ دوں یا جب وہ وصول ہو جائے تب دوں۔ واضح ہو کہ رقم کو دیئے ہوئے کئی سال ہو گئے ہیں اور اب اس دوست کا کاروبار اچھا چل رہا ہے میرے دو چار دفعہ مانگنے پر بھی اس نے رقم واپس نہیں کی ٹال دیتا ہے کہ ابھی نہیں ہے ایک بل پھنسا ہوا ہے، جب مل گیا تو فوراً ادا کر دوں گا۔

ج ..... اس قرض کی رقم پر زکوٰۃ تو آپ کے ذمہ ہر سال واجب ہے البتہ یہ آپ کو اختیار ہے کہ سال کے سال ادا کر دیا کریں، یا جب وہ قرض وصول ہو تو گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ وقت پر ادا کریں۔

مقروض سونے کی زکوٰۃ کس طرح ادا کرے

س ..... میرے پاس زیور ۹ تولے ہے اس کی زکوٰۃ کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں۔ زکوٰۃ کتنے تولے پر لاگو ہوتی ہے اور کتنے تولے کے بعد زکوٰۃ دینی پڑتی ہے۔ فرض کرو کہ ۵ تولے پر زکوٰۃ ہے تو مجھے بقایا ۴ تولے کی زکوٰۃ دینی پڑے گی یا ٹوٹل ۹ تولے کی دینی ہوگی۔ میں سرکاری ادارے میں ملازم ہوں اور میں نے کافی قرضہ بھی دینا ہے۔ اس صورت میں زکوٰۃ کا طریقہ کیا ہے جبکہ میری تنخواہ بھی زیادہ نہیں ہے۔ مشکل سے گزارہ ہوتا ہے۔

ج ...... آپ کے ذمہ جو قرضہ ہے اس کو منہا کرنے کے بعد اگر آپ کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا باقی رہ جاتا ہے تو آپ پر اس باقی ماندہ کی زکوٰۃ واجب ہے۔

زکوٰۃ سے ملازم کو تنخواہ دینا جائز نہیں امداد کے لئے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

س ..... میرے ہاں ایک ملازم ہے جس نے تنخواہ میں اضافہ کا مطالبہ کیا تو میں نے زکوٰۃ کی نیت سے اضافہ کر دیا اب وہ یہ سمجھتا ہے کہ تنخواہ میں اضافہ ہوا اسی کے بدلہ میں کام کر رہا ہوں کیا اس طرح دی ہوئی میری زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں؟

ج ..... ملازم کی تنخواہ تو اس کے کام کا معاوضہ ہے اور جب آپ نے تنخواہ بڑھانے کے نام پر اضافہ کیا تو وہ بھی کام کے معاوضہ میں ہوا اس لئے اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔ جو تنخواہ اس کے ساتھ طے کی وہ ادا کرنے کے علاوہ اگر اس کو ضرورتمند اور محتاج سمجھ کر زکوٰۃ دے دی جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

ملازم کو ایڈوانس دی ہوئی رقم کی زکوٰۃ کی نیت درست نہیں

س ..... میں نے اپنے ملازم کو کچھ رقم بطور ایڈوانس واپسی کی شرط پر دی لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ رقم ادا نہیں کر سکے گا۔ اگر میں زکوٰۃ کی نیت کر لوں تو کیا ادا ہو جائے گی۔

ج ..... زکوٰۃ کی نیت دیتے وقت کرنی ضروری ہے۔ بعد میں کی ہوئی نیت کافی نہیں اس لئے آپ رقم کو زکوٰۃ کی مد میں منہا نہیں کر سکتے۔ ہاں یہ کر سکتے ہیں کہ زکوٰۃ کی نیت سے اس کو اتنی رقم دے کر پھر خواہ اسی وقت اپنا قرض وصول کریں۔

آئندہ کے مزدوری کے مصارف زکوٰۃ سے منہا کرنا درست نہیں

س ..... ایک شخص مکان بنوا رہا ہے۔ مزدور کام کر رہے ہیں اس دوران زکوٰۃ دینے کا وقت آتا ہے کیا وہ ان مزدوروں کی اجرت الگ رکھ کر زکوٰۃ نکالے گا۔ یعنی اگر فرض کیا ۵۰ ہزار بننے کا اندازہ ہے تو ۵۰ ہزار الگ رہنے دے اور اس کی زکوٰۃ نہ نکالے کیونکہ میں نے پڑھا ہے کہ اگر نوکر ہیں کسی کے تو وہ ان کی تنخواہ انہیں دے کر پھر زکوٰۃ دے؟

ج ..... جتنا خرچ مکان پر اٹھ چکا ہے اور اس کے ذمہ مزدوروں کی مزدوری واجب الادا ہو گئی ہے، اس کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ کر سکتا ہے لیکن آئندہ جو مصارف اٹھیں گے یا مزدوری واجب ہوگی اس کو منہا کرنا درست نہیں۔

زکوٰۃ کی رقم سے مسجد کا جنریٹر خریدنا جائز نہیں

س ..... ایک آدمی اپنی زکوٰۃ کی رقم سے مسجد کا جنریٹر خرید سکتا ہے یا نہیں؟

ج ..... زکوٰۃ کی رقم سے مسجد کا جنریٹر نہیں خریدا جا سکتا البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی غریب آدمی قرض لے کر جنریٹر خرید کر مسجد کو دے دے اور زکوٰۃ کی رقم اس کو قرضہ ادا کرنے کے لئے دے دی جائے۔

پیسے نہ ہوں تو زیور بیچ کر زکوٰۃ ادا کرے

س ..... زکوٰۃ دینا صرف بیوی پر فرض ہے وہ تو کما کر نہیں لاتی پھر وہ کس طرح زکوٰۃ دے جب کہ شوہر اس کو صرف اتنی ہی رقم دیتا ہے جو گھر کی ضروریات کے لئے ہوتی ہے۔

ج ..... اگر پیسے نہ ہوں تو زیور فروخت کر کے زکوٰۃ دیا کرے یا زیور ہی کا چالیسواں حصہ دینا ممکن ہو تو وہ دے دیا کرے۔

س ..... زید کی بیوی کے پاس سونے کے زیورات ہیں جس کا وزن نہیں کرایا ہے۔ کیا اس کی زکوٰۃ بیوی کو دینی ہے یا شوہر کو جبکہ شوہر تمام ضروریات خود پوری کرتا ہے۔ اور بیوی کو بہت کم رقم جیب خرچ کے لئے دیتا ہے۔ بعض اوقات شوہر کے پاس سال کے آخر میں اتنے پیسے نہیں ہوتے کہ زکوٰۃ ادا کی

جائے۔ شوہر کی آمدنی اسکول کے استاد کی تنخواہ اور ٹیوشن وغیرہ پر ہے شوہر کی کچھ رقم نفع و نقصان کے کاروبار میں لگی ہوئی ہے جس پر زکوٰۃ دے دی جاتی ہے کیا پھر بھی سونے کے زیورات پر زکوٰۃ دینی ہوگی؟

ج ..... سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے۔ اگر زید کی بیوی کے پاس اتنا سونا ہے جسکی وہ خود مالک ہے تو زکوٰۃ اس پر فرض ہے اگر پیسے نہ ہوں تو زیور فروخت کر کے زکوٰۃ دی جائے۔

بیوی خود زکوٰۃ ادا کرے چاہے زیور بیچنا پڑے

س ..... میرے تمام زیورات کی تعداد تقریباً آٹھ تولہ سونا ہے لیکن اس کے علاوہ میرے پاس نہ تو قربانی کیلئے اور نہ ہی زکوٰۃ کیلئے کچھ رقم ہے لہٰذا میں نے ایک سیٹ اپنی بچی کے نام رکھ چھوڑا ہے وہ اب زیر استعمال بھی نہیں اور شوہر زکوٰۃ دینے پر راضی نہیں اور کہتا ہے تمہارا زیور ہے تم جانو مگر اس میں میری صرف اتنی ملکیت ہے کہ پہن سکوں تبدیل یا فروخت بھی نہیں کر سکتی اب بچی والے زیور کی زکوٰۃ کون دیگا؟ بھائی کے دیئے ہوئے ڈھائی ہزار روپے پر زکوٰۃ نکال دیتی ہوں۔

ج ..... جو زیور آپ نے بچی کی ملک کر دیا ہے وہ جب تک نابالغ ہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔ لیکن اسکی ملکیت کر دینے کے بعد آپ کیلئے اس کا استعمال جائز نہیں۔ باقی زیور اگر نقدی ملا کر حد زکوٰۃ تک پہنچتا ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اگر نقد روپیہ نہ ہو تو زیور فروخت کر کے زکوٰۃ دینا ضروری ہے۔ اگر شوہر آپ کے کہنے پر آپ کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دیا کرے تو زکوٰۃ ادا ہو جائیگی۔ مگر اسکے ذمہ فرض نہیں۔ فرض آپ کے ذمہ ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی گنجائش نہ ہو تو اتنا زیور ہی نہ رکھا جائے جس پر زکوٰۃ فرض ہو یہ جواب تو اس صورت میں ہے کہ یہ زیور آپ کی ملکیت ہو۔ لیکن آپ نے جو یہ لکھا ہے کہ "اس میں میری صرف اتنی ملکیت ہے کہ پہن سکوں' تبدیل یا فروخت بھی نہیں کر سکتی"۔

اس فقرے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زیور دراصل شوہر کی ملکیت ہے۔ اور آپ کو صرف پہننے کے لئے دیا گیا ہے۔ اگر یہی مطلب ہے تو اس زیور کی زکوٰۃ آپ کے شوہر پر فرض ہے۔ آپ پر نہیں۔

غریب والدہ نصاب بھر سونے کی زکوٰۃ زیور بیچ کر دے

س ..... والدہ صاحبہ کے پاس قابل زکوٰۃ زیور ہے ان کی اپنی کوئی آمدنی نہیں بلکہ اولاد پر گزر اوقات ہے اس صورت میں زکوٰۃ ان کے زیور پر واجب ہے یا نہیں

ج زکوٰۃ واجب ہے۔ بشرطیکہ یہ زیور نصاب کی مالیت کو پہنچتا ہو۔ زیور بیچ کر زکوٰۃ دی جائے۔

شوہر کے فوت ہونے پر زکوٰۃ کس طرح ادا کریں

س ..... ہماری ایک عزیزہ ہیں۔ ان کے شوہر فوت ہو گئے ہیں اور ان پر بارہ ہزار کا قرضہ ہے۔ جبکہ ان کے پاس تھوڑا بہت سونا ہے۔ آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ کیا ان کو زکوٰۃ دینی چاہئے اگر دینی ہے تو کتنی؟

ج ..... شوہر کا چھوڑا ہوا ترکہ صرف اسکی اہلیہ کا نہیں بلکہ سب سے پہلے اس کے شوہر کا قرضہ ادا کیا

جائے پھر اسے شرعی حصوں پر تقسیم کیا جائے اور پھر ان وارثوں میں سے، جو بالغ ہوں ان کا حصہ نصاب کو پہنچتا ہو تو اس پر زکوٰۃ ہوگی۔

نقدی نہ ہو تو سابقہ اور آئندہ سالوں کی زکوٰۃ میں زیور دے سکتے ہیں

س اگر کوئی لڑکی جہیز میں اپنے ساتھ اتنا زیور لائے جسکی زکوٰۃ کی رقم اچھی خاصی بنتی ہو اور شوہر کی آمدنی سے سال میں اتنی رقم پس انداز نہ ہو سکتی ہو تو بتایا جائے زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے۔

ج ان زیورات کا کچھ حصہ فروخت کر دیا جائے یا کئی سال کی زکوٰۃ میں دے دیا جائے یعنی اسکی قیمت لگالی جائے۔ اور زیورات کی زکوٰۃ جتنے سال کی اسکے برابر ہو اتنے سال کی نیت کر کے وہ زیور زکوٰۃ میں دے دیا جائے۔

دکان میں مال تجارت پر زکوٰۃ اور طریقہ ادائیگی

س ..... میں کتابوں اور اسٹیشنری کی دکان کرتا ہوں۔ سامان کی مالیت تقریباً بارہ تا پندرہ ہزار ہوگی۔ دکان کرایہ کی ہے۔ آیا یہ دکان کا سامان قابل ادائیگی زکوٰۃ ہے؟ یعنی اس مال تجارت پر زکوٰۃ فرض ہے؟

ج ..... دکان کا جو بھی مال فروخت کیا جاتا ہے اگر اس مال کی مالیت ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت کو پہنچتی ہو تو اس مال پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔

س ..... اگر اس مال پر زکوٰۃ فرض ہے تو چونکہ اسٹیشنری کا سامان بہت ساری اشیاء پر مشتمل ہے اور میں روزانہ خریداری اور فروخت بھی کرتا ہوں اس لئے اس کا حساب کتاب ناممکن سا ہو جاتا ہے تو کیا اندازاً اس کی قیمت لگا کر زکوٰۃ ادا کر سکتا ہوں؟

ج روزانہ کا حساب رکھنے کی ضرورت نہیں۔ سال میں ایک تاریخ مقرر کر لیجئے۔ مثلاً یکم رمضان کو پوری دکان کے قابل فروخت سامان کا جائزہ لے کر اس کی مالیت کا تعین کر لیا کیجئے، اور اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کر دیا کیجئے، جس تاریخ کو آپ نے دکان شروع کی تھی۔ ہر سال اس تاریخ کو حساب کر لیا کیجئے۔

انکم ٹیکس ادا کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی

س ..... ایک شخص صاحبِ نصاب ہے، اگر وہ شرع کے مطابق اپنی جائداد، رقم وغیرہ سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو کیا شرعاً وہ ملکی نظام دولت کا وضع کردہ انکم ٹیکس ادا کرنے سے بری ہو جاتا ہے؟

اگر وہ صرف انکم ٹیکس ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ نہیں دیتا ہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ نیز موجودہ نظام میں وہ کیا طریقہ اختیار کرے؟

ج انکم ٹیکس ملکی ضروریات کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہے۔ جبکہ زکوٰۃ ایک مسلمان کے لئے فریضہ خداوندی اور عبادت ہے۔ انکم ٹیکس ادا کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ بلکہ زکوٰۃ کا الگ ادا کرنا فرض ہے۔

مالک بنائے بغیر فلیٹ رہائش کے لئے دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی

س ..... دریافت طلب یہ ہے کہ زکوٰۃ کی مد سے تعمیر کئے گئے فلیٹ حسب ذیل شرائط پر مستحقین زکوٰۃ کو دیئے گئے ہیں تو زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں۔

شرائط

۱..... یہ فلیٹ کم از کم پانچ سال تک آپ کسی کے ہاتھ بیچ نہیں سکیں گے۔ (زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد نہیں)

۲..... متعلقہ فلیٹ آپ کو اپنے استعمال کے لئے دیا جا رہا ہے اس میں آپ کرایہ دار نہیں رکھیں گے 'پگڑی پر نہیں دے سکیں گے اور کسی دوسرے شخص کو استعمال کے لئے بھی نہیں دے سکیں گے۔

۳..... آپ نے فلیٹ اگر کسی کو پگڑی پر دیا یا کرایہ دار رکھا تو اس کی اطلاع جماعت کو ملنے پر آپ کے فلیٹ کا حق منسوخ کر دیا جائے گا۔

۴..... فلیٹ کے مینٹیننس کی رقم جو جماعت مقرر کرے وہ ہر ماہ ادا کر کے اس سے رسید حاصل کرنی پڑے گی۔

۵..... فلیٹ کی وساطت کسی دوسرے فلیٹ کے قبضہ دار سے بدلی نہیں کیا جا سکے گا۔

۶..... اس عمارت کی چھت جماعت کے قبضے میں رہے گی۔

۷..... مستقبل میں فلیٹ بیچنے یا چھوڑنے کی صورت میں جماعت سے نو آبجکشن سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد مزید کارروائی ہو سکے گی۔

۸..... اوپر بیان کی گئی شرائط کے علاوہ جماعت کی جانب سے عمل میں آنے والے نئے احکامات اور شرائط کو مان کر ان پر بھی عمل کرنا ہوگا۔ ان بیان کی گئی شرائط اور پابندیوں کی خلاف ورزی کرنے والے ممبر سے جماعت فلیٹ خالی کرا سکے گی اور فلیٹ میں رہنے والے کو اس پر عمل کرنا اور قانونی حق چھوڑنا ہوگا۔

(مذکورہ بالا اقرار نامہ کی تمام شرائط اور ہدایت پڑھ کر سمجھ کر منظور کرتا اور راضی خوشی سے اس پر اپنے دستخط کر دیتا ہوں)

براہ مہربانی جواب بذریعہ اخبار جنگ عنایت فرمائیں تاکہ سب جماعتوں کو پتہ چل جائے کیونکہ یہ سلسلہ سکھر حیدرآباد اور کراچی کی میمن برادری میں عام چل پڑا ہے۔ اور اس میں کروڑوں روپے زکوٰۃ کی مد میں لوگوں سے وصول کر کے لگائے جا رہے ہیں۔

ج ... زکوٰۃ تب ادا ہوتی ہے جب محتاج کو مال زکوٰۃ کا مالک بنادیا جائے' اور زکوٰۃ دینے والے کا اس سے کوئی تعلق اور واسطہ نہ رہے' آپ کے ذکر کردہ شرائط نامہ میں جو شرطیں ذکر کی گئی ہیں وہ عاریت کی ہیں' تملیک کی نہیں' لہٰذا ان شرائط کے ساتھ اگر کسی کو زکوٰۃ کی رقم سے فلیٹ بنا کر دیا گیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ زکوٰۃ کے ادا ہونے کی صورت یہی ہے کہ جن کو یہ فلیٹ دیئے جائیں ان کو مالک بنادیا جائے اور ملکیت کے کاغذات سمیت ان کو مالکانہ حقوق دے دیئے جائیں کہ یہ لوگ ان فلیٹس میں جیسے چاہیں مالکانہ تصرف کریں اور جماعت کی طرف سے ان پر کوئی پابندی نہ ہو۔ اگر ان کو مالکانہ حقوق نہ دیئے گئے تو زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ اور ان پر لازم ہوگا کہ اپنی زکوٰۃ دوبارہ ادا کریں۔

(مصارف زکوٰۃ)

کن لوگوں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں

زکوٰۃ کے مستحقین

س ... کن کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے اور کن کن کو ناجائز۔

ج ... اپنے ماں باپ اور اپنی اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ اسی طرح شوہر بیوی ایک دوسرے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ جو لوگ خود صاحب نصاب ہوں ان کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان (ہاشمی حضرات) کو زکوٰۃ دینے کا حکم نہیں' بلکہ اگر وہ ضرورتمند ہوں تو ان کی مدد غیر زکوٰۃ سے لازم ہے۔ اپنے بھائی' بہن' چچا' بھتیجے' ماموں' بھانجے کو زکوٰۃ دینا جائز ہے مزید تفصیل خود پوچھئے یا کسی کتاب میں پڑھ لیجئے۔

ایضاً

س ... زکوٰۃ کی تقسیم کن کن قوموں پر حرام ہے جبکہ ہمارے علاقہ تحصیل پلندری بلکہ پورے آزاد کشمیر میں سید' ملک' اعوان اور لوہار' ترکھان' قریشی وغیرہ ان کے لئے زکوٰۃ حرام قرار دے کر بند کر دی گئی البتہ سید حضرات کے لئے تو زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔ دیگر دو قومیں جن میں قریشی کہلانے والے ترکھان' لوہار اور اعوان ملک شامل ہیں زکوٰۃ کے حقدار ہیں یا نہیں براہ کرم اس کی بھی وضاحت کریں سید گھرانے کے علاوہ حاجتمند لوگ مثلاً یتیم' بیوہ' معذور زکوٰۃ لینے کے حقدار ہیں۔

ج ..... زکوٰۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے لئے حلال نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے مراد ہیں آل علی، آل عقیل، آل جعفر، آل عباس اور آل حارث بن عبد المطلب۔ پس جو شخص ان پانچ بزرگوں کی نسل سے ہو اس کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ اگر وہ غریب اور ضرورتمند ہو تو دوسرے فنڈ سے ان کی خدمت کرنی چاہئے۔

سید اور ہاشمیوں کی اعانت غیر زکوٰۃ سے کی جائے

س ..... اسلام دین مساوات ہے اور دین عدل و حکمت ہے اسلام غیر مسلموں سے جزیہ وصول کرتا ہے تو انہیں اپنے زیر سایہ تحفظ فراہم کرتا ہے اسلام زکوٰۃ دینے کا حکم دیتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ انہیں امت (ہاشمی کے علاوہ) کے غریبوں، مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں پر خرچ کیا جائے یہ اسلام کا ایک حکم ہے جس پر عمل کرنا واجب ہے لیکن میرا سوال یہ ہے کہ ہمارا مذہب ہاشمی امت کے غریبوں، بیواؤں، یتیموں، ناداروں، مسکینوں اور محتاجوں، غریب طالب علموں کے لئے کیا مالی تحفظ فراہم کرتا ہے؟

ج ..... ہاشمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے اور اپنے متعلقین کے لئے زکوٰۃ کو ممنوع قرار دیا ہے یہ حضرات اگر ضرورتمند ہوں تو غیر زکوٰۃ فنڈ سے ان کی خدمت کرنی چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کی خدمت کرنا بڑے اجر کا موجب ہے۔

سادات کو زکوٰۃ کیوں نہیں دی جاتی؟

س ..... مولانا صاحب میں نے اکثر کتابوں میں پڑھا ہے اور سنا بھی ہے کہ سادات لوگوں کو زکوٰۃ نہیں دینا چاہئے، ایسا کیوں ہے؟۔

ج ..... زکوٰۃ لوگوں کے مال کا میل ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو اس سے ملوث کرنا مناسب نہ تھا وہ اگر ضرورتمند ہوں تو پاک مال سے ان کی مدد کی جائے نیز اگر آپ کی آل کو زکوٰۃ دینے کا حکم ہوتا تو ایک ناواقف کو وسوسہ ہو سکتا تھا کہ یہ خوبصورت نظام اپنی اولاد ہی کے لئے تو (معاذ اللہ) جاری نہیں فرما گئے؟۔ نیز اس کا ایک نفسیاتی پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ اگر آپ کی آل کو زکوٰۃ دینا جائز ہوتا تو لوگ آپ کے رشتہ قرابت کی بنا پر انہی کو ترجیح دیتے غیر سید کو زکوٰۃ دینے پر ان کا دل مطمئن نہ ہوتا۔ اس سے دوسرے فقرا کو شکایت پیدا ہوتی۔

ایضاً

س ..... سنی فقہ میں سیدوں پر زکوٰۃ، خیرات اور صدقہ کے استعمال کی ممانعت ہے سوال یہ ہے کہ آیا اس فقہ میں غریب سید نہیں ہوتے اور اگر ہوتے ہیں تو ان کی حاجت روائی کے لئے فقہ سنی میں کون سا طریقہ ہے اور اس سلسلے میں حکومت پاکستان کے زکوٰۃ اور عشر میں کوئی گنجائش ہے یا نہیں۔

ج ...... یہ مسئلہ سنی فقہ کا نہیں بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرمودہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لئے زکوٰۃ اور صدقہ حلال نہیں کیونکہ یہ لوگوں کے مال کا میل کچیل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپؐ کی آل کو اللہ تعالیٰ نے اس کثافت سے پاک رکھا ہے سید اگر غریب ہوں تو ان کی خدمت میں عزت واحترام سے ہدیہ پیش کرنا چاہئے۔ حکومت کو بھی چاہئے کہ سیدوں کی کفالت غیر صدقاتی فنڈ سے کرے۔

سید کی بیوی کو زکوٰۃ

س ...... ہمارے ایک عزیز جو کہ سید ہیں جسمانی طور پر بالکل معذور ہونے کے باعث کمانے کے قابل نہیں ہیں۔ ان کے گھر کا خرچہ ان کی بیوی 'جو کہ غیر سید ہیں' بچوں کو ٹیوشن پڑھا کر اور کچھ قریبی عزیزوں کی مدد سے چلاتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ چونکہ ان کی بیوی غیر سید ہیں اور گھر کی کفیل ہیں تو باوجود اس کے شوہر اور بچے سید ہیں ان کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟۔

ج ...... بیوی اگر غیر سید ہے اور وہ زکوٰۃ کی مستحق ہے اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں' اس زکوٰۃ کی مالک ہونے کے بعد وہ اگر چاہے تو اپنے شوہر اور بچوں پر خرچ کر سکتی ہے۔

سادات لڑکی کی اولاد کو زکوٰۃ

س ...... ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی تھی جس سے اس کے دو بچے ہیں کچھ عرصہ کے بعد زید نے ہندہ کو طلاق دے دی' بچے ہندہ کے پاس ہیں جو محنت کر کے ان کی پرورش کرتی ہے زید بچوں کی پرورش کے لئے اس کو کچھ نہیں دیتا ہندہ خاندان سادات سے تعلق رکھتی ہے اور اس کے یہ بچے صدیقی ہیں ہندہ کے عزیز 'اقربا' بہن بھائی یا ماں باپ ان بچوں کی پرورش وغیرہ کے لئے زکوٰۃ کا روپیہ ہندہ کو دے سکتے ہیں یا نہیں کہ وہ صرف بچوں کے صرف میں لائے کیونکہ ہندہ کے لئے تو زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے شرعی اعتبار سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں۔

ج ...... یہ بچے سید نہیں' بلکہ صدیقی ہیں۔ اس لیے ان بچوں کو زکوٰۃ دینا صحیح ہے' اور ہندہ اپنے ان بچوں کے لئے زکوٰۃ وصول کر سکتی ہے۔ اپنے لئے نہیں۔

زکوٰۃ کا صحیح مصرف

س ...... کیا زکوٰۃ اور عشر کی رقوم کو ملکی دفاع پر یا انڈسٹری لگانے پر خرچ کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ آج تک ہم لوگ یہی سنتے آئے ہیں کہ زکوٰۃ وعشر کی رقوم کو ان چیزوں پر نہیں خرچ کیا جاسکتا۔ لیکن میاں۔ ۔ ۔ ۔ صاحب کے ایک اخباری بیان نے ہمیں حیران ہی نہیں بلکہ پریشان بھی کر دیا' میاں صاحب فرماتے ہیں۔ ''شرعی نقطہ نگاہ سے حکومت زکوٰۃ وعشر کی رقومات کو ملکی دفاع پر خرچ کرنے کا حق رکھتی ہے' زکوٰۃ وعشر کے مصارف کے متعلق نمائندہ جنگ کے سوال پر انہوں نے کہا کہ مذہبی نقطہ نگاہ سے ملکی دفاع کی

ضرورت پوری کرنے کے لئے اگر وسائل موجود نہ ہوں یا کم ہوں تو پھر اس مقصد کے لئے زکوٰۃ وعشر کو استعمال کیا جاسکتا ہے' اسی طرح تبلیغ دین اور اشاعت دین کے لئے زکوٰۃ وعشر کو بھرپور طریقہ سے استعمال کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس سلسلہ میں "فی سبیل اللہ" کی مد موجود ہے انہوں نے کہا کہ زکوٰۃ کی رقوم سے ملک میں انڈسٹری بھی لگائی جاسکتی ہے جس میں غریبوں' یتیموں اور مستحق افراد کو ملازمتیں ملنی چاہئیں لیکن اس انڈسٹری کے قیام کے ساتھ ایک شرط یہ بھی ضروری ہے اور وہ یہ کہ کھاتے پیتے افراد کو اس میں ملازمت نہ دی جائے"۔ بحوالہ روزنامہ جنگ کراچی ۱۰ دسمبر ۱۹۸۴ء کیا میاں صاحب کا یہ نقطہ نظر قرآن وسنت اور فقہ حنفی کے مطابق ہے؟ دلائل سے اس کی وضاحت فرمائیں۔

ج ...... زکوٰۃ فقراء و مساکین کے لئے ہے قرآن کریم نے "فی سبیل اللہ" کی جو مد ذکر کی ہے اس میں فقر بطور شرط ملحوظ ہے یعنی جو مجاہد نادار ہو اس کو اس کی ضروریات زکوٰۃ کی مد میں سے دی جاسکتی ہیں جن کا وہ مالک ہو جائے۔ مطلقاً ملکی وفائی تعلیم صحت اور رفاہ عامہ کی مدات پر زکوٰۃ کا پیسہ خرچ کرنا صحیح نہیں' جو لوگ اس قسم کے فتوے صادر کرتے ہیں ان کے مطابق زکوٰۃ اور ٹیکس میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔

زکوٰۃ لینے والے کے ظاہر کا اعتبار ہو گا

س ...... اعزہ' احباب واقارب جو بظاہر مستحق زکوٰۃ نظر آتے ہیں یہ کس طرح تصدیق کی جائے کہ یہ صاحب نصاب ہیں۔

ج ...... ظاہر کا اعتبار ہے پس اگر ظاہر حال کے مطابق دل مانتا ہے کہ یہ مستحق ہو گا اس کو دے دی جائے۔

معمولی آمدنی والے رشتہ دار کو زکوٰۃ دینا جائز ہے

س ...... میری ایک قریبی عزیزہ ہیں۔ ان کے شوہر ایک معمولی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ آمدنی اتنی نہیں کہ گھر کے اخراجات بہ احسن چل سکیں۔ رہائشی مکان بھی کرایہ کا ہے۔ جواب طلب امر یہ ہے کہ ان حالات میں میں زکوٰۃ وصدقات کی رقم انہیں دے سکتا ہوں۔

ج ...... اگر وہ زکوٰۃ کے مستحق ہیں تو زکوٰۃ کی مد سے ان کی مدد ضرور کرنی چاہئے۔

بھائی کو زکوٰۃ دینا

س ...... علمائے دین بیچ اس مسئلے کے کیا فرماتے ہیں کہ اگر اپنا حقیقی بھائی معذور اور بیمار ہو اور ذریعہ آمدنی بھی نہ ہو تو کیا اس کو دوسرا بھائی زکوٰۃ دے سکتا ہے۔

ج ...... بہن بھائی اور چچا' ماموں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

بھائی اور والد کو زکوٰۃ دینا

س ...... اگر کوئی شخص حساب کتاب میں اپنے والد اور بھائیوں سے الگ ہو اور صاحب حیثیت بھی ہو اب اگر یہ بیٹا والد صاحب کو زکوٰۃ اس طرح دینا چاہے کہ پہلے اپنے غریب مستحق بھائی کو دے اور بھائی سے کہہ دے کہ یہ رقم آپ اور والد دونوں استعمال میں لائیں یا بھائی سے کہہ دے کہ یہ رقم قبول کر کے

والد کو دینا جبکہ والد مستحق بھی ہو۔ کیا یہ صحیح ہے یا ایسی کوئی صورت ہے کہ یہ رقم والد کو دے دی جائے اور زکوٰۃ ادا ہو جائے۔

ج ...... بھائی کو زکوٰۃ دینا صحیح ہے۔ مگر اس سے یہ فرمائش کرنا کہ وہ فلاں شخص (مثلاً والد صاحب) پر خرچ کرے' غلط ہے۔ جب اس نے بھائی کو زکوٰۃ دے دی تو وہ اس کی ملکیت ہو گئی اب وہ اس کا جو چاہے کرے اور اگر بھائی کو زکوٰۃ دینا مقصود نہیں بلکہ والد کو دینا مقصود ہے اور بھائی محض وکیل ہے تو بھائی کو دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہو گی۔

نادار بہن بھائیوں کو زکوٰۃ دینا

س ..... میرے والد صاحب عرصہ ڈیڑھ سال سے فوت ہو چکے ہیں اور میں گھر میں بڑا ہوں اور شادی شدہ ہوں فی الحال سارے گھر کی کفالت بھی خود کر رہا ہوں۔ گھر کے افراد کچھ یوں ہیں' ایک والدہ ماجدہ صاحبہ ایک ہمشیرہ صاحبہ اور تین عدد چھوٹے بھائی ہیں جن میں ایک برسر روزگار ہے اور دو ابھی پڑھ رہے ہیں' میرے ذمہ زکوٰۃ بھی واجب ہے۔ کیا میں وہ زکوٰۃ اپنے بھائیوں کو دے سکتا ہوں اور ہمشیرہ صاحبہ کو کیونکہ ان کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ رہا مسئلہ والدہ صاحبہ والا تو وہ میرا فرض ہے اور سب ذمہ داری میں قبول کروں گا۔

ج ..... زکوٰۃ بہن بھائیوں کو دینا جائز ہے۔

چچا کو زکوٰۃ

س ..... ہمارے والد صاحب کا انتقال ہو گیا ہے اور ہم سات بھائی بہنیں ہیں والدہ ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے زکوٰۃ ہم پر فرض ہے اور ہم زکوٰۃ نکالنا چاہتے ہیں کیا زکوٰۃ کی کچھ رقم اپنے چچا کو دے دیں چچا کے مالی حالات صحیح نہیں ہیں۔ ہم زکوٰۃ چچا کو دے سکتے ہیں یا نہیں اور ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ زکوٰۃ کا چچا کو علم بھی نہ ہو؟۔

ج ..... چچا کو زکوٰۃ دینا جائز ہے اور جس کو زکوٰۃ دی جائے اس کو یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے صرف زکوٰۃ کی نیت کر لینا کافی ہے۔

بھتیجے یا بیٹے کو زکوٰۃ دینا

س .... میرے پاس میری یتیم بھتیجی رہتی ہے کیا میں زکوٰۃ کی رقم اس پر خرچ کر سکتی ہوں دوسرا سوال یہ کہ میں اپنے بیٹے کو بھی زکوٰۃ دے سکتی ہوں وہ معمولی ملازم ہے؟۔

ج ... بیٹا' بیٹی' پوتا پوتی اور نواسی نواسے کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں' بھتیجا بھتیجی کو دینا درست ہے۔

بیوی کا شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

س..... (۱) عام طور پر بیوی کی کل کفالت شوہر کے ذمہ ہے اگر بدنصیبی سے شوہر غریب ہو جائے اور بیوی مالدار ہو تو شرعاً شوہر کے بیوی پر کیا حقوق عائد ہوتے ہیں؟

(۲) مذکورہ شوہر کو بیوی سے زکوٰۃ لے کر کھانا کیا درست ہو گا؟

ج..... (۱) عورت پر شوہر کے لئے جو حقوق ہیں وہ شوہر کی غربت اور مالداری دونوں میں یکساں ہیں۔ شوہر کے غریب ہونے پر بیوی پر شرعاً یہ حق ہے کہ شوہر کی غربت کے پیش نظر صرف اس قدر نان ونفقہ کا مطالبہ کرے جس کا شوہر متحمل ہو سکے۔ البتہ اخلاقاً بیوی کو چاہئے کہ وہ اپنے مال سے شوہر کی امداد کرے یا اپنے مال سے شوہر کو کوئی کاروبار وغیرہ کرنے کی اجازت دے۔

(۲) چونکہ شوہر اور بیوی کے منافع عادتاً مشترک ہیں اور وہ دونوں ایک دوسرے کی چیزوں سے عموماً استفادہ کرتے رہتے ہیں اس لئے شوہر اور بیوی کا آپس میں ایک دوسرے کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

مالدار بیوی کے غریب شوہر کو زکوٰۃ دینا صحیح ہے

س..... زید کی بیوی کے پاس چار ہزار روپے کا سونا اور چاندی ہے جبکہ مقروض اس سے زائد ہے (یاد رہے سونا چاندی زید کی بیوی کی ملکیت ہیں) اور زید کے والدین نے اسے گھر سے حصہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ تسلی بخش جواب عنایت فرمائیں کہ زید زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں؟ مقروض خود زید ہے مال زید کی بیوی کے پاس ہے۔

ج..... زید دوسروں سے زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ مگر اس کی بیوی اس کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی۔ بہرحال شوہر اگر غریب ہے تو وہ زکوٰۃ کا مستحق ہے۔ بیوی کے مالدار ہونے کی وجہ سے وہ مالدار نہیں کہلائے گا۔

شادی شدہ عورت کو زکوٰۃ دینا

س..... ایک عورت جس کا خاوند زندہ ہے لیکن وہ لوگ محنت مزدوری کرتے ہیں۔ کیا ان کو خیرات صدقہ یا زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

ج..... اگر وہ غریب اور مستحق ہیں تو جائز ہے۔

مالدار اولاد والی بیوہ کو زکوٰۃ

س..... ایک عورت جو کہ بیوہ ہے لیکن اس کے چار پانچ لڑکے برسر روزگار ہیں اچھی خاصی آمدنی ہوتی ہے اگر وہ لڑکے ماں کی بالکل مالی امداد نہیں کرتے تو کیا اس عورت کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟ اگر بالفرض اولاد تھوڑی بہت امداد دیتی ہے جو اس کے لئے ناکافی ہے تب اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟۔

ج..... اس خاتون کے اخراجات اس کے صاحب زادوں کے ذمہ ہیں لیکن اگر وہ نادار ہے اور

لڑکے اس کی مالی مدد اتنی نہیں کرتے جو اس کی روزمرہ ضروریات کے لئے کافی ہو تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

زکوٰۃ کی مستحق

س ...... میری بیوہ بھاوج ہیں ان کے پاس تقریباً ۱۵ تولے سونے کا زیور ہے جبکہ ان کی کوئی آمدنی نہیں ہے۔ نہ کوئی مکان ہے نہ کوئی ذریعہ آمدنی ہے ان کو کیا زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ یہ واضح رہے کہ یہ زیور ان کے پاس ہے وہ ان کے شوہر اور ان کے والدین نے دیا تھا ہمارے ساتھ ہی رہتی ہیں ان کا ایک بیٹا ہے جو ابھی پڑھ رہا ہے اور کمانے کے قابل نہیں ہے۔

ج ...... آپ کی بھاوج کے پاس اگر ۱۵ تولہ سونا ان کی اپنی ملکیت ہے تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ بلکہ خود ان پر زکوٰۃ فرض ہے۔ ہاں ان کے بیٹے کے پاس اگر کچھ نہیں تو اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

بیوہ اور بچوں کو ترکہ ملنے پر زکوٰۃ

س ...... ایک بیوہ عورت ہے جس کی اولاد نرینہ تین ہیں اسے اپنے شوہر کے ترکہ میں تقریباً چالیس ہزار روپے ملے۔ اس نے وہ رقم بینک میں فکسڈ ڈپازٹ رکھوا دی اور اس پر جو سود یا اب منافع جو بھی ملتا ہے اس سے اس کا گذر اوقات ہوتا ہے کیا اس کے اوپر زکوٰۃ واجب ہے؟ (یاد رہے اس کے علاوہ ان کا کوئی ذریعہ آمدنی نہیں)۔

ج ..... اس رقم کو شرعی حصوں پر تقسیم کیا جائے۔ ہر ایک کے حصے میں جو رقم آئے اگر وہ نصاب ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت) کو پہنچتی ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے نابالغ بچوں کے حصے پر نہیں۔

س ..... جب حکومت پاکستان نے زکوٰۃ آرڈیننس نافذ کیا اور زکوٰۃ کاٹی اس کے بعد اعلیٰ افسران سے رجوع کیا گیا تو جواب میں انہوں نے محلہ کمیٹی کو زکوٰۃ فنڈ سے زکوٰۃ وظیفہ دینے کے لئے کہا۔ کیا وہ زکوٰۃ لینے کی حقدار ہے جبکہ وہ اپنی آمدنی سے گزارہ کر رہی ہے اور زکوٰۃ لینا نہیں چاہتی؟۔

ج ..... صاحب نصاب زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔

ضرورت مند لیکن صاحب نصاب بیوہ کی زکوٰۃ سے امداد کیسے

س ..... ایک ضرورت مند خاتون جو اب بیوہ ہیں ان کے شوہر کا ایک ہفتہ قبل انتقال ہو گیا۔ ان خاتون کا کوئی ذریعہ معاش نہیں۔ مرحوم کی ایک بچی کی عمر ۹ر سال ہے۔ کرایہ کے مکان میں رہتی ہیں ماہانہ کرایہ = / ۵۰۰ روپے ہے۔ ان بیوہ خاتون کے پاس ایک سیٹ سونے کا شادی کے وقت کا ہے وزن تقریباً دس تولے ہے موجود ہے۔ بیوہ اس کو بچی کے لئے مخصوص کرنا چاہتی ہیں یعنی اس زیور کی ملکیت ۹ر سال کی بچی کے نام کرنا چاہتی ہیں۔ ان حالات میں کیا مذکورہ بیوہ کو شرع مستحق زکوٰۃ قرار دیتی ہے؟ یعنی ان کی ضرورت بمد زکوٰۃ ماہانہ وظیفہ کی شکل میں پوری کی جا سکتی ہے؟

ج ..... اگر سونے کا سیٹ اپنی لڑکی کے نام ہبہ کر دیا تو بیوہ مذکورہ زکوٰۃ کی مستحق ہے اور اس کی امداد زکوٰۃ سے کی جا سکتی ہے۔

مفلوک الحال بیوہ کو زکوٰۃ دینا

س ...... ہمارے محلے میں ایک بیوہ عورت رہتی ہے اس کی ایک نوجوان بیٹی بھی ہے جو کہ مقامی کالج میں پڑھتی ہے۔ اس بیوہ عورت کا ایک بھائی ہے جو اناج کی دلالی کرتا ہے اور مہینے کے دو ہزار روپے کماتا ہے لیکن اپنی بیوہ بہن اور ماں کو کچھ بھی نہیں دیتا۔ اس بیوہ عورت کی ماں بالکل ضعیف اور بیمار ہے ان سب کا خرچ عورت کا بھتیجا اٹھاتا ہے اور اس بھتیجے کی بھی شادی ہوگئی ہے اور اس کی ایک بچی بھی ہے۔ اب وہ بھتیجا یہ کہتا ہے کہ میں سب کا خرچ نہیں اٹھا سکتا۔ اب وہ بیوہ عورت بالکل اکیلی ہوگئی ہے اور اس کی مدد کرنے والا کوئی نہیں تو کیا اس صورتحال میں اس کا زکوٰۃ لینا جائز ہے؟۔ اور کیا ہم سب برادری والے مل کر بیوہ عورت کے بھائی کو روپے نہ دینے پر اس سے زبردستی کر سکتے ہیں؟۔

ج ...... بھائی کو اگر مقدور ہے تو اسے چاہئے کہ اپنی بہن کے اخراجات برداشت کرے۔ اگر وہ نہیں کرتا یا استطاعت نہیں رکھتا اور اس بیوہ کے پاس بھی نصاب کی مقدار سونا چاندی یا روپیہ پیسہ نہیں ہے۔ تو ظاہر ہے کہ وہ نادار بھی ہے اور بے سہارا بھی اس صورت میں اس کو زکوٰۃ و صدقات دینا ضروری ہے۔

برسرروزگار بیوہ کو زکوٰۃ دینا

س ..... ہمارے علاقے میں ایک بیوہ عورت ہے۔ جو محکمہ تعلیم حکومت پاکستان میں ملازم ہے۔ تنخواہ ماہانہ پانچ سو روپے ہے ان کا ایک جوان لڑکا بھی سرکاری ملازم ہے۔ دونوں ایک ساتھ حکومت کے فراہم کردہ سرکاری کوارٹر میں رہتے ہیں۔ ہمارے علاقہ کی زکوٰۃ کمیٹی نے اس بیوہ عورت کے لئے زکوٰۃ فنڈ سے پچاس روپے ماہانہ وظیفہ مقرر کیا ہے اور ہر ماہ ادا کیا جاتا ہے۔ کیا بیوہ ہونے کی وجہ سے جبکہ سرکاری ملازمہ ہو زکوٰۃ کی مستحق ہے۔

ج ..... اگر وہ مقروض نہیں برسرروزگار ہے تو اس کو زکوٰۃ نہیں لینی چاہئے تاہم اگر وہ صاحب نصاب نہیں تو اس کو دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

شوہر کے بھائیوں اور بھتیجوں کو زکوٰۃ دینا

س..... میرے شوہر کے چار بھائی ایک بہن ہے جو سابقہ خاوند سے طلاق لینے کے بعد دوسری جگہ شادی شدہ ہے مگر سابقہ خاوند سے تین بچے ہیں جو میرے دوسرے دیور کے ہاں رہتے ہیں اور زیر تعلیم ہیں اتنی مہنگائی میں جہاں گھر کا خرچہ پورا نہیں ہوتا وہاں ان کو خرچہ دینا بھی ایک مسئلہ ہے علاوہ ازیں میرے بڑے دیور کا انتقال ہو چکا ہے اور ان کے بچے بھی زیر تعلیم ہیں دریافت طلب یہ ہے کہ کیا ہم ان بچوں کی تعلیم یا شادی بیاہ پر زکوٰۃ کی مد میں خرچ کر سکتے ہیں اور ہماری زکوٰۃ ادا ہو جائے گی لیکن ان بچوں کو علم نہ ہو کہ زکوٰۃ ہے۔

ج ..... آپ اپنے شوہر کے بھانجوں اور بھتیجوں کو زکوٰۃ دے سکتی ہیں آپ کے شوہر بھی دے سکتے ہیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کیلئے ان کو بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے خود نیت کر لینا کافی ہے۔ ان کو خواہ ہدیہ تحفہ کے نام سے دی جائے تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائیگی۔

غیر مستحق کو زکوٰۃ کی ادائیگی

س ..... صدقہ خیرات یا زکوٰۃ کسی شخص کو مستحق سمجھ کر دی جائے حقیقتاً وہ مستحق نہ ہو بلکہ اپنے آپ کو مسکینِ ظاہر کرتا ہو جیسے آجکل کے اکثر گداگر' تو صدقہ' خیرات یا زکوٰۃ دینے والا ثواب پائے گا؟

ج ..... زکوٰۃ ادا کرتے وقت اگر گمان غالب تھا کہ یہ شخص زکوٰۃ کا مستحق ہے تو زکوٰۃ ادا ہو گئی مگر بھیک منگوں کو نہیں دینا چاہئے۔

کام کاج نہ کرنے والے آدمی کی کفالت زکوٰۃ سے کرنا جائز ہے۔

س ..... ایک شخص جان بوجھ کر کام نہیں کرتا ہڈ حرام ہے رشتہ داروں سے دھوکہ دہی کرتا ہے وہ مجبوراً اس کی کفالت کرتے ہیں کیا زکوٰۃ سے اس کی کفالت جائز ہے' اور زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

ج ..... زکوٰۃ تو ادا ہو جائے گی۔

صاحبِ نصاب مقروض پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں

س ..... اگر صاحب نصاب مقروض ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ ہم نے سنا ہے کہ قرضدار پر کسی صورت میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ وہ قرض ادا نہ کر دے۔ چاہے اس کے پاس اتنا روپیہ ہو کہ وہ قرض ادا کر سکتا ہے مگر نادہند ہے۔

ج ..... اصول یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس مال بھی ہو اور وہ مقروض بھی ہو تو یہ دیکھا جائے گا کہ قرض وضع کرنے کے بعد اس کے پاس نصاب کے برابر مالیت بچتی ہے یا نہیں، ؟ اگر قرض وضع کرنے کے بعد نصاب کے برابر مالیت بچ رہتی ہو تو اس پر اس بچت کی زکوٰۃ واجب ہے خواہ وہ قرض ادا کرے یا نہ کرے اور قرض وضع کرنے کے بعد نصاب کے برابر مالیت نہیں بچتی تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ اس اصول کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔

ایضاً

س ..... زید و بکر دو بھائی ہیں۔ زید نے بکر کو بغرض کاروبار مختلف اوقات میں اچھی خاصی رقم بطور قرض دی۔ ناگزیر وجوہات کی بنا پر کاروبار میں گھاٹا ہوتا چلا گیا۔ زید کافی عرصہ سے اپنی رقم کا طلب گار ہے لیکن بکر کے لئے رقم کی فراہمی ممکن نظر نہیں آتی اور کاروبار بھی صرف نام کا ہے' تو کیا اب اس کے لئے

زکوٰۃ لے کر قرض کی مد میں ادا کرنا شرعاً مناسب ہے نیز اپنوں میں سے کسی کو اتنی یا تھوڑی سی رقم زکوٰۃ کی نکال کر بکر کو دینی چاہئے تاکہ وہ اپنا قرض چکا سکے تو آیا ان کے لئے بھی شرعاً جائز ہے یا نہیں؟۔

ج ..... اگر بکر کا اثاثہ اتنا نہیں کہ وہ قرضہ ادا کر سکے تو اس کو زکوٰۃ کی رقم دی جاسکتی ہے۔

مقروض کو زکوٰۃ دے کر قرض وصول کرنا

س ..... ایک شخص پر ہمارے ۳۳۰۰ روپے قرض تھے وہ شخص بہت غریب ہے ہم نے اس شخص کو اتنی رقم بطور زکوٰۃ ادا کر دی اور اس نے وہ رقم ہمیں قرضے میں واپس کر دی کیا اس طرح ہماری زکوٰۃ ادا ہو گی۔

ج ..... آپ کی زکوٰۃ ادا ہو گئی اور اس کا قرض ادا ہو گیا۔

مستحق کو زکوٰۃ میں مکان بنا کر دینا اور واپسی کی توقع کرنا

س ..... بحمد اللہ، آج کل زکوٰۃ و عشر کے نفاذ اور سود کے خاتمے پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے اور اس سلسلے میں قوانین شرعی کا نفاذ عمل میں لایا جا رہا ہے۔

بسلسلہ زکوٰۃ و عشر کی تقسیم، مستحقین کے ضمن میں صاحب صدر و وزیر خزانہ نے گذشتہ دنوں مختلف موقعوں پر فرمایا تھا کہ زکوٰۃ کی تقسیم کا بہترین طریق کار یہ ہے کہ مستحق کی عزت نفس مجروح نہ ہو اور اس کو اس طرح تقسیم کیا جائے کہ مستقبل میں وہ زکوٰۃ لینے کا مستحق نہ رہے یعنی قلیل صورت میں نہیں بلکہ ایسی معاونت ہو کہ مستحق کا مستقبل سنور جائے۔

لہٰذا کیا ایسے افراد میں بھی زکوٰۃ تقسیم کی جاسکتی ہے، جو "غریب الوطنی" کی زندگی گذار رہے ہیں۔ یعنی جن کے پاس ابھی تک مستقل رہائش کا کوئی مکان ذاتی نہیں۔ قطعہ زمین ہے لیکن ملازمانہ زندگی کی نہایت قلیل آمدنی میں صرف کھانے پہننے کے لئے ہی مشکل سے ہوتا ہو یا اور کسی وجہ سے نہایت مفلوک الحالی کے سبب ذاتی رہائش مکان اپنے حاصل کردہ قطعہ زمین میں موجودہ دور کی شدید گرانی میں تعمیر کرانے کا عملاً تصور بھی نہ کر سکتے ہوں۔

کیا ایسی صورت میں تعمیر مکان کے لئے، تعمیراتی تخمینہ کے مطابق یکمشت رقم زکوٰۃ سے دی جاسکتی ہے تاکہ ایک کنبہ اور ایک خاندان کا سر چھپ جائے۔ علاوہ ازیں کیا زکوٰۃ لینے والا ایسا مستحق، تعمیراتی مراحل مکمل ہونے کے بعد زکوٰۃ کی رقم واپس اقساط میں رضاکارانہ طور پر ادا کر سکتا ہے؟۔

ج ایسے غریب اور نادار لوگ، جو نصاب کے بقدر اثاثہ نہ رکھتے ہوں ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ اور اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ زکوٰۃ کی رقم سے مکان بنوا کر ان کو مکان کا مالک بنا دیا جائے ایسے غریب و ناداروں سے رقم کی واپسی کی توقع رکھنا عبث ہے۔ اس لئے رضاکارانہ واپسی کا سوال خارج از بحث ہے۔

صاحب نصاب کیلئے زکوٰۃ کی مد سے کھانا

س ...... میں مدرسہ میں قرآن مجید حفظ کر رہا ہوں اور میری عمر تقریباً بیس سال ہو چکی ہے اور ہمارے گھریلو حالات بھی بہت اچھے ہیں اور گھر کی ساری آمدنی اور اخراجات مجھ سے تین بڑے بھائیوں کے ہاتھوں میں ہیں جبکہ میرا مدرسہ میں کھانا پینا اور رہنا سہنا ہوتا ہے اور آپ کو معلوم ہوگا کہ دینی مدارس کا گذارہ اکثر زکوٰۃ، خیرات اور چرم قربانی کھالوں سے ہوتا ہے مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ مدرسہ کا یہ کھانا مجھ پر جائز ہے یا نا جائز۔

ج ...... اگر والدین کی جائیداد سے آپ کو اتنا حصہ ملا ہے کہ آپ صاحب نصاب ہیں تو زکوٰۃ کی مد سے کھانا آپ کے لئے جائز ہی نہیں۔

معذور لڑکے کے باپ کو زکوٰۃ دینا

س ایک سرکاری ملازم گریڈ نمبر ا کا ایک لڑکا جس کی عمر تقریباً دس سال ہے دماغی عارضہ میں مبتلا ہے اور اس کا باپ اس کی کفالت کرتا ہے اور جہاں تک ممکن ہوتا ہے دوا علاج بھی کرتا ہے۔ اس لڑکے کے دماغی عارضہ کی بنا پر ہماری زکوٰۃ کمیٹی نے زکوٰۃ فنڈ سے ماہانہ وظیفہ مقرر کر رکھا ہے اور ہر ماہ دیا جا رہا ہے۔ مریض لڑکے کا باپ سرکاری ملازمت کے ساتھ ساتھ حکومت کی طرف سے فراہم کردہ کوارٹر میں رہتا ہے۔ کیا ایسی حالت میں لڑکے کا باپ زکوٰۃ کا مستحق ہے؟۔

ج ...... اگر اس لڑکے کا باپ نادار ہے تو زکوٰۃ کا مستحق ہے۔ بعض عیال دار ایسے ہوتے ہیں کہ وہ صاحب نصاب نہیں ہوتے ان کا روزگار بھی ان کے مصارف کے لئے کافی نہیں ہوتا ایسے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

نادار کو زکوٰۃ دینا اور نیت

س ...... ہمارے جاننے والوں میں ایک سفید پوش سے آدمی ہیں۔ مگر مالی اعتبار سے بہت کمزور ہیں۔ ریڑھی لگاتے ہیں۔ بیوی ٹی بی کی مریض ہے، وہ گھر سے کچھ چنے کباب وغیرہ بنا دیتی ہے اور وہ جا کر فروخت کر آتے ہیں۔ دو تین چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ ان کا ذاتی مکان ہے کیا ایسے شخص کو زکوٰۃ لگ جاتی ہے۔ اور اگر وہ زکوٰۃ لینا پسند نہ کرے تو ان کو بغیر بتائے زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟۔

ج ...... ذاتی مکان اور ریڑھی لگانے کے باوجود اگر وہ نادار اور ضرورت مند ہیں تو ان کی زکوٰۃ دینا صحیح ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے اس کو یہ بتانا شرط نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے۔ تحفہ اور ہدیہ کہہ کر دے دیا جائے اور نیت زکوٰۃ کی کر لی جائے تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

کیا نصاب کی قیمت والی بھینس کا مالک زکوٰۃ لے سکتا ہے

س ...... اگر ایک آدمی کے پاس ایک گھڑی ہے۔ یا ایک گائے ہے یا بھینس ہے۔ جس کی قیمت نصاب کے برابر ہے۔ اس آدمی کے لئے زکوٰۃ کی رقم، فطرانہ کی رقم لینا جائز ہے یا نہیں؟

ج ...... یہ چیزیں جو سوال میں ذکر کی ہیں حوائج اصلیہ میں شامل ہیں اس لئے یہ شخص زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

امام کو زکوٰۃ دینا

س ...... امام مسجد کے لئے زکوٰۃ جائز ہے؟

ج ...... اگر وہ محتاج اور فقیر ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں محض امام مسجد ہونے کی وجہ سے تو کوئی زکوٰۃ کا مستحق نہیں ہو جاتا۔ امامت کی اجرت کے طور پر زکوٰۃ دینا بھی صحیح نہیں۔

امام مسجد کو تنخواہ زکوٰۃ کی رقم سے دینا جائز نہیں

س ...... ہمارے علاقہ میں یہ دستور ہے کہ جب ایک عالم کو اپنا پیش امام بناتے ہیں تو اس کے لئے کسی قسم کی تنخواہ یا نفقہ مقرر نہیں کرتے بلکہ علاقہ کی رسم یہ ہے کہ لوگ یعنی محلے والے اس امام کو زکوٰۃ دیتے ہیں پہلے سے یہ طے نہیں ہوتا کہ میں امامت کروں گا تو تم مجھ کو زکوٰۃ دینا اس لئے پیش امام کو زکوٰۃ دینا امام کو بھی معلوم ہے کہ رسم کی وجہ سے ہے اور قوم کو بھی۔ کیا اس طرح امامت کرنے سے قوم کی زکوٰۃ نکلتی ہے یا نہیں اور پیش امام کے لئے اس طرح امامت کرنے میں کچھ قباحت ہے یا نہیں؟

ج ...... اگرچہ امام صاحب سے یہ بات طے نہیں ہوئی کہ ان کو زکوٰۃ کی رقم سے تنخواہ دی جائے گی لیکن چونکہ "المعروف کالمشروط" کے اصول کے مطابق کہ جو چیز پہلے سے ذہن میں طے شدہ ہے وہ ایسی ہی ہے جیسے کہ اس کی شرط لگائی جائے۔ چنانچہ جب امام صاحب اور زکوٰۃ دینے والوں کے ذہنوں میں یہ بات پہلے سے ہے کہ اس امام کی کوئی تنخواہ مقرر نہیں کی جائے گی اور اس کو زکوٰۃ کی رقم دی جاتی رہے گی لہٰذا زکوٰۃ کی رقم سے امام کو تنخواہ یا بالفاظ دیگر اس کی امامت کی اجرت دینا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر اس کو امامت کی اجرت الگ دی جاتی ہو۔ پھر غریب محتاج ہونے کی وجہ سے اس کو زکوٰۃ دے دی جائے تو صحیح ہے۔

جیل میں زکوٰۃ دینا

س ...... جیل کے اندر نماز جمعہ اور زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں اگر ہے تو کیا جیل کے اندر مستحق قیدی کو دے سکتے ہیں یا نہیں؟۔

ج ...... جیل میں نماز تو باجماعت پڑھنی چاہئے مگر جمعہ کے بجائے ظہر کی نماز پڑھنی چاہئے جیل کے قیدیوں میں جو لوگ زکوٰۃ کے مستحق ہوں ان کو زکوٰۃ دینا درست ہے۔

بھیک مانگنے والوں کو زکوٰۃ دینا

س ...... رمضان المبارک میں کراچی میں ملک کے مختلف حصوں سے بڑے پیمانے پر خانہ بدوش آتے ہیں یہ لوگ کراچی کے علاقوں میں زکوٰۃ' خیرات مانگتے ہیں۔ شرعی نقطہ نظر سے بتائیے کہ ان لوگوں کو زکوٰۃ فطرہ وغیرہ دینا جائز ہے یا نہیں۔

ج ...... بہت سے بھیک مانگنے والے خود صاحب نصاب ہوتے ہیں۔ اس لئے جب تک یہ اطمینان نہ ہو کہ یہ واقعی محتاج ہے اس کو زکوٰۃ اور صدقہ فطر دینا صحیح نہیں۔

غیر مسلم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

س ...... کیا غیر مسلم یعنی عیسائی عورتیں جو گھروں میں کام کرتی ہیں زکوٰۃ' خیرات یا صدقہ کی مستحق ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ بھی غریب ہی ہوتی ہیں۔ محنت سے اپنا گذارہ بمشکل کرتی ہیں۔

ج ...... غیر مسلم کو زکوٰۃ دینا درست نہیں۔ نفلی صدقہ دے سکتے ہیں۔ مگر اجرت میں نہ دیا جائے۔

غیر مسلم کو زکوٰۃ اور صدقہ فطر دینا درست نہیں

س ...... عرصہ دراز سے عیدین کے قریب ترین دنوں میں قافلے کے قافلے غیر مسلم خانہ بدوشوں کے کراچی و دیگر شہروں کی طرف زکوٰۃ و فطرانہ وصول کرنے پہنچ جاتے ہیں۔ ان خانہ بدوشوں میں اکثریت غیر مسلموں کی ہوتی ہے۔ کیا غیر مسلموں کو زکوٰۃ و فطرانہ دیا جاسکتا ہے؟ اور کیا یہ مسلمان فقراً کا حق نہیں ہے؟ اور اگر یہ مسلمان مسکین و فقراً کا حق ہے تو جو لوگ ان غیر مسلموں کو زکوٰۃ و فطرانہ دیتے ہیں کیا ان کی زکوٰۃ و فطرانہ ادا ہو جاتا ہے؟۔

ج ...... زکوٰۃ اور صدقہ فطر صرف مسلمان فقراً کو دیا جاسکتا ہے۔ جن لوگوں نے غیر مسلموں کو دیا ہو وہ دوبارہ ادا کریں۔

غیر مسلموں کو زکوٰۃ

س ...... کیا غیر مسلم (ہندو' سکھ' عیسائی' قادیانی' پارسی وغیرہ) کو زکوٰۃ دینا جائز ہے جبکہ سینکڑوں مستحقین مسلمان موجود ہوں۔

س ...... حکومت بینکوں میں جمع شدہ رقوم سے صرف مسلمانوں کے اکاؤنٹوں سے زکوٰۃ منہا کرتی ہے جبکہ اس زکوٰۃ میں سے کچھ حصہ کالجز کے طلبہ کو بطور اعانت دیا جاتا ہے ان طلبہ میں مسلمان طلبہ کے علاوہ قادیانی' ہندو بھی شامل ہوتے ہیں آپ سے یہ دریافت کرنا ہے کہ آیا زکوٰۃ کا یہ مصرف اسلام کے

عین مطابق ہے یا اس میں اختلاف ہے۔

ج ..... زکوٰۃ کا مصرف صرف مسلمان ہیں کسی غیر مسلم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اگر حکومت زکوٰۃ کی رقم غیر مسلموں کو دیتی ہے اور صحیح مصرف پر خرچ نہیں کرتی تو اہل زکوٰۃ کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

زکوٰۃ اور کھالیں ان تنظیموں کو دیں جو ان کا صحیح مصرف کریں۔

س ..... مختلف تنظیمیں زکوٰۃ اور قربانی کی کھالیں جمع کرتی ہیں جبکہ یہ ان کے ذریعے جو رقوم حاصل ہوتی ہیں اس کا حساب بھی پیش نہیں کرتیں نہ ہی اخراجات کا۔ تو کیا اس صورت میں ان کو زکوٰۃ اور قربانی کی کھالیں دینے سے زکوٰۃ اور قربانی ادا ہو جاتی ہے؟

ج ..... زکوٰۃ اور چرم قربانی کی رقم کا کسی محتاج کو مالک بنانا ضروری ہے اس کے بغیر زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی اور قربانی کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ پس جن اداروں اور تنظیموں کے بارے میں پورا اطمینان ہو کہ وہ زکوٰۃ کی رقم کو ٹھیک طریقہ سے صحیح مصرف پر خرچ کرتے ہیں ان کو زکوٰۃ دینی چاہئے اور جن کے بارے میں یہ اطمینان نہ ہو ان کو دی گئی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔ ان لوگوں کو چاہئے کہ اپنی زکوٰۃ دوبارہ ادا کریں۔

دینی مدارس کو زکوٰۃ دینا بہتر ہے

س ..... مدارس عربیہ میں زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج ..... زکوٰۃ دینا جائز ہی نہیں بلکہ بہتر ہے کیونکہ غرباء و مساکین کی اعانت کے ساتھ ہی ساتھ علوم دینیہ کی سرپرستی بھی ہوتی ہے۔

کیا زکوٰۃ اور چرم قربانی مدرسہ کو دینا جائز ہے

س ..... مال زکوٰۃ اور چرم قربانی تعمیر مدارس عربیہ و تنخواہ مدرسین وغیرہ میں صرف کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ چونکہ یہاں کے کسی خطیب صاحب نے جمعہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے لوگوں کو کہا کہ تعمیر مدارس و تنخواہ مدرسین میں یہ مال صرف کرنا ناجائز ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو شبہ ہوا کیونکہ عرصہ دراز سے لوگ مال زکوٰۃ یا چرم قربانی' بوجہ خدمت دین مدارس میں دیتے تھے اور اب انہوں نے دوسرے مساکین کو دینا شروع کیا جس کی وجہ سے مدارس کو ظاہری طور پر نقصان ہوا اس لئے براہ کرم وضاحت فرمادیں تاکہ عوام الناس کے دلوں سے شکوک رفع ہو جائیں۔ اور مہتممین حضرات بھی صحیح طریقہ سے یہ مال صرف کریں۔

ج ..... زکوٰۃ' چرم قربانی اور صدقات واجبہ سے نہ مدرسہ کی تعمیر ہو سکتی ہے اور نہ مدرسین کی تنخواہ میں دینا درست ہے مگر چونکہ مدارس عربیہ کی زیادہ آمدنی اسی مد سے ہوتی ہے اس لئے بذریعہ تملیک یہ رقم استعمال کی جاتی ہے۔ تملیک کی صحیح صورت کسی صاحب علم سے دریافت کر لیں۔

زکوٰۃ کی رقم سے مدرسہ اور مطب چلانے کی صورت

س..... ہمارے ایک دوست اورنگی ٹاؤن میں ایک دینی مدرسہ قائم کرنا چاہتے ہیں جس میں مقامی بچوں کو حفظ و ناظرہ تعلیم قرآن دی جائیگی اور بعدہ اس میں رعایتی مطب کھولنے کا ارادہ ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا مدرسہ کی توسیع اور تعمیر اور معلم کی تنخواہ زکوٰۃ صدقات سے ادا کی جاسکتی ہے؟ کیا مطب کی مد میں زکوٰۃ صدقات عطیات کی رقم لی جاسکتی ہے؟

ج..... بغیر تملیک کے زکوٰۃ کی رقم مسجد مدرسہ اور مدرسین کی تنخواہ میں استعمال نہیں ہوسکتی۔ اس کی تدبیر یہ ہے کہ کوئی محتاج آدمی قرض لیکر مدرسہ میں دیدے۔ اور زکوٰۃ کی رقم سے اس کا قرض ادا کر دیا جائے۔ یعنی زکوٰۃ کی رقم اس کو دیدی جائے جس سے وہ اپنا قرض ادا کرے مطب کا بھی یہی حکم ہے۔

زکوٰۃ سے شفاخانہ کا قیام

س..... ایک برادری کے لوگ زکوٰۃ وصول کر کے اس فنڈ سے ڈسپنسری قائم کرنا چاہتے ہیں۔ دوائیاں زکوٰۃ فنڈ کی رقم سے خریدی جائیں گی۔ ڈاکٹروں کی فیس، جگہ کا کرایہ اور دیگر اخراجات زکوٰۃ سے خرچ کئے جائیں گے۔ جبکہ ڈسپنسری سے ہر شخص امیر و غریب دوائی لے سکے گا۔

ایک مسئلہ یہ بھی ہے جیسا کہ ادارہ زکوٰۃ وصول کرتا ہے تو وہ زکوٰۃ مستحقین میں تقسیم کرنے کے بعد بچ جاتی ہے آیا ادارہ اس زکوٰۃ کو اسی سال ختم کر دے یا اسے آئندہ سال بھی تقسیم کر سکتا ہے۔ برائے کرم اس کا جواب بھی ضرور لکھیں۔

ج..... زکوٰۃ کی رقم کا مالک کسی مستحق کو بنانا ضروری ہے۔ اس لئے نہ تو اس سے ڈسپنسری کی تعمیر جائز ہے، نہ ڈاکٹروں کی فیس، نہ آلات کی خرید، نہ صاحب حیثیت لوگوں کو اس میں سے دوائیاں دینا جائز ہے البتہ مستحق لوگوں کو دوائیاں دے سکتے ہیں۔

جہاں تک سال ختم ہونے سے پہلے زکوٰۃ کی رقم خرچ کر دینے کا سوال ہے تو یہ اصول ذہن میں رہنا چاہئے کہ جب تک آپ یہ رقم مستحقین کو نہیں دے دیں گے تب تک مالکان کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو اس رقم کو جلدی خرچ کر دینا چاہئے۔

مسجد میں زکوٰۃ کا پیسہ لگانے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی

س..... ایک مسجد ہے جو کمیٹی کے ماتحت چل رہی ہے تو اس کمیٹی کا مالِ زکوٰۃ قبضہ کر کے اس زکوٰۃ کے مال کو مسجد میں خرچ کرنا کیسا ہے؟

ج..... زکوٰۃ کا روپیہ مسجد میں لگانے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

تبلیغ کے لئے بھی کسی کو مالک بنائے بغیر زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی

(س) .... زکوٰۃ کی رقم سے تبلیغ کے کاموں میں کسی قسم کی معاونت ہو سکتی ہے؟

(ج) ... زکوٰۃ کی رقم میں تملیک شرط ہے۔ یعنی جو شخص زکوٰۃ کا مستحق ہو اسے اتنی رقم کا مالک بنا دیا جائے۔ تملیک کے بغیر کار خیر میں خرچ کر دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

زکوٰۃ کی رقم سے کیڑوں مکوڑوں اور پرندوں کو دانہ ڈالنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

(س) .... کیا زکوٰۃ کی رقم سے پرندوں چڑیوں وغیرہ کو دانہ ڈال سکتے ہیں۔ کیا کیڑے مکوڑوں کو کھانے کی چیزیں زکوٰۃ کی رقم سے خرید کر ڈال سکتے ہیں ایسا کرنے سے کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

(ج) .... اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی زکوٰۃ ادا ہونے کی شرط یہ ہے کہ زکوٰۃ کی رقم کا کسی محتاج مسلمان کو مالک بنا دیا جائے اگر زکوٰۃ کی رقم کا کھانا پکا کر غریبوں محتاجوں کی دعوت کر دی جائے کہ جس کی جتنی خواہش ہو کھائے مگر ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں اس سے بھی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

حکومت کے ذریعہ زکوٰۃ کی تقسیم

(س) .... موجودہ حکومت زکوٰۃ کے نام سے جو رقم تقسیم کر رہی ہے۔ شرعاً اس رقم کی کیا حیثیت ہے۔ بعض اوقات صاحب نصاب لوگ بھی خود کو مسکین ظاہر کر کے یہ رقم حاصل کر لیتے ہیں۔ ان کے لئے کیا حکم ہے۔ جناب عالی مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ یہ رقم کس کے لئے جائز ہے اور کس کے لئے نہیں؟

(ج) ... صاحب نصاب لوگ زکوٰۃ کا مصرف نہیں۔ ان کو زکوٰۃ لینا حرام ہے۔ اگر کسی کو فقیر سمجھ کر زکوٰۃ دے دی گئی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ غنی تھا تو زکوٰۃ ادا ہو گئی۔

فلاحی ادارے زکوٰۃ کے وکیل ہیں جب تک مستحق کو ادا نہ کر دیں

(س)..... کوئی "خدمتی ادارہ" یا کوئی "وقف ٹرسٹ" اور "فاؤنڈیشن" کو زکوٰۃ دینے سے کیا زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے؟

(ج)... جو فلاحی ادارے زکوٰۃ جمع کرتے ہیں وہ زکوٰۃ کی رقم کے مالک نہیں ہوتے بلکہ زکوٰۃ دہندگان کے وکیل اور نمائندے ہوتے ہیں جب تک ان کے پاس زکوٰۃ کا پیسہ جمع رہے گا۔ وہ بدستور زکوٰۃ دہندگان کی ملک ہوگا۔ اگر وہ صحیح مصرف پر خرچ کریں گے تو زکوٰۃ دہندگان کی زکوٰۃ ادا ہوگی ورنہ نہیں۔ اس لئے جب تک کسی فلاحی ادارے کے بارے میں یہ اطمینان نہ ہو کہ وہ زکوٰۃ کی رقم شریعت کے اصولوں کے مطابق ٹھیک مصرف میں خرچ کرتا ہے اس وقت تک اس کو زکوٰۃ نہ دی جائے۔

س ..... اس طرح زکوٰۃ جمع کرنے والے ادارے جمع کی ہوئی زکوٰۃ کی رقم کے خود مالک بن جاتے ہیں یا نہیں، اور اس طرح جمع کی ہوئی زکوٰۃ کی رقم کو وہ جیسا چاہیں اس طرح لوگوں کی بھلائی کے کاموں میں خرچ کرسکتے ہیں مثلاً اس رقم میں سے صاحب زکوٰۃ شخص کو اور درمیانی طبقہ کے صاحب مال شخص کو مکان خریدنے کے لئے یا کاروبار کے لئے بنا منافع آسان قسطوں میں واپس ہونے والے قرض کے طور پر دے سکتے ہیں کیونکہ درمیانی طبقہ کے صاحب مال زکوٰۃ کے مستحق نہیں ہوتے۔ اور زکوٰۃ لینا بھی نہیں چاہتے۔ اس کے مطابق اس کو زکوٰۃ کی رقم قرض کے طور پر دینا مناسب ہے؟

ج ... یہ ادارے اس رقم میں مالکانہ تصرف کرنے کے مجاز نہیں بلکہ صرف فقراء اور محتاجوں کو بانٹنے کے مجاز ہیں اس لئے اس رقم کو قرض پر اٹھانے کے مجاز نہیں، البتہ اگر مالکان کی طرف سے اجازت ہو تو درست ہے۔ کسی صاحب نصاب کو مکان خریدنے کے لئے رقم دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ البتہ یہ صورت ہو سکتی ہے کہ وہ شخص کسی سے قرض لیکر مکان خرید لے۔ اب اس کو قرضہ ادا کرنے کے لئے زکوٰۃ دینا صحیح ہوگا۔

زکوٰۃ سے چندہ وصول کرنے والے کو مقررہ حصہ دینا جائز نہیں

س ..... دینی مدارس کے چندہ کے لئے بعض بچے چھوٹے صندوقچے لیکر دوسرے شہروں میں جاکر چندہ مانگتے ہیں ان میں اکثر افراد چندہ رقم سے حصہ مقررہ پر چندہ مانگتے ہیں بعض کی تنخواہیں ہوتی ہیں اگر کوئی زکوٰۃ کی رقم ان کو دے تو کیا زکوٰۃ کا فرض ادا ہو جائے گا یا نہیں کیونکہ چندہ مانگنے والوں میں بعض کا حصہ $\frac{1}{2}$ ، $\frac{1}{3}$ ، $\frac{1}{4}$ ہوتا ہے تو پوری رقم مدرسہ میں نہیں پہنچتی اسلئے براہ کرم تفصیل سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں۔

ج ... چندہ کے حصے پر سفیر مقرر کرنا جائز نہیں مدارس کو جو زکوٰۃ دی جاتی ہے اگر وہ صحیح مصرف پر خرچ کریں گے تو زکوٰۃ ادا ہوگی ورنہ نہیں اسلئے زکوٰۃ صرف انہی مدارس کو دی جائے جن کے بارے میں اطمینان ہو کہ وہ ٹھیک مصرف پر خرچ کرتے ہیں۔ جن مدارس کے نام پر بچے چندے مانگتے ہیں وہ زکوٰۃ کو صحیح مصرف میں خرچ نہیں کرتے ہیں اس لئے ایسے مدارس کو چندہ میں زکوٰۃ نہ دی جائے۔

زکوٰۃ دہندہ جس ملک میں ہو اسی ملک کی کرنسی کا اعتبار ہوگا۔

س ..... چند دوست مل کر اپنے وطن کے مستحقین کے لئے زکوٰۃ کی مد سے رقم بھیجنا چاہتے ہیں لیکن وہاں کی کرنسی اور ہماری کرنسی میں فرق ہے۔ مثلاً یہاں سے ۵۰,۰۰۰ روپے بھیجیں گے تو ان کو ۴۰,۰۰۰ روپے ملیں گے اب یہ پوچھنا ہے کہ زکوٰۃ ۵۰,۰۰۰ روپے کی ادا ہوگی یا ۴۰,۰۰۰ روپے کی ادا ہوگی کیونکہ وہاں کے اور یہاں کے دام میں یہ ہی فرق چلتا ہے۔ اسی طرح ہم اپنے دیس میں زکوٰۃ

بھیجیں جہاں کی کرنسی کی قیمت یہاں کی کرنسی کی قیمت سے کم ہو یعنی اگر ہم یہاں سے ۵۰٫۰۰۰ روپے بھیجیں تو وہاں ۶۰٫۰۰۰ روپے ملیں تو اس صورت میں زکوٰۃ ۵۰٫۰۰۰ روپے کی ادا ہو گی یا ۶۰٫۰۰۰ روپے کی۔ دونوں مسئلوں کا جواب بہت ضروری ہے کیونکہ دونوں دیس میں ہماری برادری کے کچھ آدمی بستے ہیں۔ اس کو اگر اخبار "جنگ" میں شائع کرا دیں تو بہتوں کا بھلا ہو گا کیونکہ کئی لوگ اس طرح پیسے بھیجتے رہتے ہیں تو ان کو بھی مسئلہ کا پتہ چل جائے گا۔

ج ..... زکوٰۃ دہندہ نے جس ملک کی کرنسی سے زکوٰۃ ادا کی ہے وہاں کی کرنسی کا اعتبار ہو گا۔ اس ملک کی کرنسی سے جتنے مال کی زکوٰۃ ادا کی اتنے مال کی زکوٰۃ شمار ہو گی۔ دوسرے ملک کی کرنسی خواہ کم ہو یا زیادہ۔

دوسرے الفاظ میں یوں سمجھ لیجئے کہ جو رقم کسی محتاج یا محتاجوں کو دی گئی ہے وہ زکوٰۃ ادا کرنے والے کے مال کا چالیسواں حصہ ہونا چاہئے۔ جس کرنسی میں زکوٰۃ ادا کی گئی ہو اس کرنسی کے حساب سے چالیسویں حصے کا اعتبار ہو گا۔

زکوٰۃ کے لئے نکالی ہوئی رقم یا سود کا استعمال۔

س ..... ایک شخص نے زکوٰۃ کی رقم یا سود کی رقم مستحق کو دینے کے لئے نکالی لیکن عین وقت پر اسے کچھ رقم کی ضرورت پڑ گئی تو کیا وہ زکوٰۃ یا سود کی رقم سے بطور قرض لے سکتا ہے؟

ج ..... زکوٰۃ کی رقم تو اس کی ملکیت ہے۔ جب تک کسی کو ادا نہیں کر دیتا۔ اس لئے اس کا استعمال کرنا صحیح ہے۔ سود کی رقم کا استعمال صحیح نہیں۔

سود کی رقم پر زکوٰۃ

س ..... ایک شخص کا بنک میں اکاؤنٹ ہے اور سال کے آخر میں اپنے اکاؤنٹ میں جتنا منافع ملتا ہے ٹھیک اتنے ہی کا چیک کاٹ کر نکال لیتا ہے اور پھر غریبوں میں یہ سمجھ کر بانٹ دیتا ہے کہ ثواب ملے گا یا زکوٰۃ بانٹ دیتا ہے تو کیا واقعی ثواب ملے گا یا نہیں۔ اسلامی شریعت میں جائز ہے یا نہیں؟

ج ..... سود کی رقم صدقہ کی نیت سے کسی کو نہیں دینی چاہئے بلکہ ثواب کی نیت کے بغیر کسی محتاج کو دے دینی چاہئے صدقہ تو پاک چیز کا دیا جاتا ہے 'سود کا نہیں' پس سود کی رقم سے زکوٰۃ ادا نہیں کی جا سکتی۔

پیداوار کا عشر

عشر کی تعریف

س ..... (۱) عشر کی تعریف کیا ہے؟

(۲) کیا زکوۃ کی طرح اس کا بھی نصاب ہوتا ہے؟

(۳) کیا عشر سب زمینداروں پر برابر ہوتا ہے؟

(۴) یہ کن لوگوں کو ادا کیا جاتا ہے؟

(۵) ایک آدمی اگر اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دے تو کیا عشر بھی دینا ہو گا؟

(۶) کیا یہ سال میں ایک مرتبہ دیا جاتا ہے یا ہر نئی فصل پر؟

(۷) کیا مویشیوں کے چارے کے لئے کاشت کی گئی فصل پر بھی عشر ہو گا؟

ج ..... عشر، زمین کی پیداوار کی زکوۃ ہے۔ اگر زمین بارانی ہو کہ بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہے تو پیداوار اٹھنے کے وقت اس پر دسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دینا واجب ہے۔ اور اگر زمین کو خود سیراب کیا جاتا ہے تو اس کی پیداوار کا بیسواں حصہ صدقہ کرنا واجب ہے۔

۲۔ ہمارے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس کا کوئی نصاب نہیں بلکہ پیداوار کم ہو یا زیادہ، اس پر عشر واجب ہے۔

۳۔ جی ہاں! جو شخص بھی زمین کی فصل اٹھائے اس کے ذمہ عشر واجب ہے۔

۴۔ عشر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکوۃ کے مستحق ہیں۔

۵۔ عشر پیداوار کی زکوۃ ہے۔ اس لئے دوسرے مالوں کی زکوۃ ادا کرنے کے باوجود پیداوار پر عشر واجب ہو گا۔

۶۔ سال میں جتنی فصلیں آئیں ہر نئی فصل پر عشر واجب ہے۔

۷۔ جی ہاں! مویشیوں کے چارے کے لئے کاشت کی گئی فصل پر بھی حضرت امامؒ کے نزدیک عشر واجب ہے۔

زمین کی ہر پیداوار پر عشر ہے زکوۃ نہیں

س ..... عشر کا نصاب کیا ہے اور کن کن چیزوں کا عشر دیا جاتا ہے زرعی پیداوار میں ۵ فیصد زکوۃ دی جاتی ہے تو کیا زرعی پیداوار میں عشر اور زکوۃ دونوں ادا کرنے ہوں گے۔

ج ..... حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عشری زمین کی ہر پیداوار پر عشر واجب ہے خواہ کم ہو یا زیادہ اگر زمین بارانی ہو تو اسکی پیداوار میں دسواں حصہ واجب ہے' اور اگر کنوئیں کے پانی سے سیراب کی جاتی ہو۔ یا نہری پانی خرید کر لگایا جاتا ہو تو اس میں بیسواں حصہ واجب ہے' حضرت امامؒ کے نزدیک پھلوں' سبزیوں ترکاریوں اور مویشیوں کے چارے میں بھی' جس کو کاشت کیا جاتا ہو' عشر واجب ہے۔ زرعی پیداوار میں زکوۃ واجب نہیں ہوتی۔ صرف عشر واجب ہے۔ جسکی تفصیل اوپر ذکر کر دی گئی۔

عشر کتنی آمدنی پر ہے؟

س ..... گزارش یہ ہے کہ آپ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ "جو شخص بھی زمین کی فصل اٹھائے خواہ کم ہو یا زیادہ اس کے ذمہ عشر واجب ہے" اس سلسلہ میں یہ بھی وضاحت فرمادیں کہ اگر کسی شخص کے پاس تھوڑی سی زمین ہے اور وہ اس پر کاشت کرتا ہے۔ فصل اچھی نہیں ہوتی۔ کھاد' پانی اور کیڑے مار دوائیوں کے اخراجات بھی بمشکل پورے ہوتے ہیں۔ جو فصل آتی ہے وہ اس کی ضروریات سے بہت کم ہے اس طرح وہ صاحب نصاب نہیں ہے اور مستحق زکوۃ ہے۔ تو کیا ایسی صورت میں وہ اپنی فصل کا عشر خود استعمال کر سکتا ہے؟

ج ..... اس کی ذاتی پیداوار کا عشر اس کے ذمہ واجب ہے۔ اس کو خود استعمال نہیں کر سکتا۔

پیداوار کے عشر کے بعد اس کی رقم پر زکوۃ کا مسئلہ۔

س ..... باغ بیچنے کے ایک ماہ بعد کسی نے اپنی سالانہ زکوۃ نکالنی ہے۔ آیا اس باغ کی رقم پر' جس کا اس نے عشر دے دیا ہے' زکوۃ آئے گی یا نہیں؟

ج ..... اس رقم پر بھی زکوۃ آئے گی۔ جب دوسری رقم کی زکوۃ دے تو اس کے ساتھ اس کی بھی دے

غلہ اور پھل کی پیداوار پر عشر کی ادائیگی

س ..... کیا غلہ یا پھل کے بدلے اس کی قیمت زکوۃ کی شکل میں وصول کی جاسکتی ہے یا جنس ہی وصول کرنا ضروری ہے۔ ایک صاحب فرما رہے تھے اگر جنس کی قیمت دے دی گئی تو زکوۃ ادا نہ ہوئی۔ حالانکہ عشر کے آرڈیننس میں قیمت ہی وصول کی جاتی ہے۔

دوسری بات یہ کہ کیا زرعی پیداوار میں بھی کچھ نصاب ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس نصاب کی قید نہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کم سے کم ایک وسق ہونا ضروری ہے۔ ایک وسق کا کیا وزن ہوتا ہے ہم لوگوں کو معلوم نہیں! براہ کرم فقہ حنفی کی رو سے جواب سے سرفراز فرمائیں۔ تاکہ شکوک دور ہوں۔

ج ...... عشری پیداوار اگر بارانی ہو تو اس پر عشر (یعنی دسواں حصہ واجب ہے) اگر اس پیداوار پر پانی وغیرہ کے مصارف آتے ہوں تو بیسواں حصہ واجب ہے۔ اصل واجب تو پیداوار ہی کا حصہ ہے لیکن یہ بھی اختیار ہے کہ اتنے غلے کی قیمت دے دی جائے۔ حکومت جو فی ایکڑ کے حساب سے عشر وصول کرتی ہے یہ صحیح نہیں۔ ہونا یہ چاہئے کہ جتنی پیداوار ہو اس کا دسواں یا بیسواں حصہ لیا جائے۔ پورے علاقے کے لئے عشر کا فی ایکڑ ریٹ مقرر کر دینا غلط ہے۔

عشر ادا کر دینے کے بعد تا فروخت غلہ پر نہ عشر ہے نہ زکوٰۃ

س ..... دھان سے بروقت عشر نکالا ہے غلہ سال بھر رکھا ہا یعنی نہ اپنی کسی ضرورت میں استعمال ہوتا ہے اور نہ مارکیٹ میں اس کی کھپت ہے' کیا سال گزرنے پر اس میں سے عشر دیا جائے گا یا چالیسواں حصہ زکوٰۃ؟

ج ..... ایک بار عشر ادا کر دینے کے بعد جب تک اس کو فروخت نہیں کیا جاتا اس پر نہ دوبارہ عشر ہے' نہ زکوٰۃ اور جب عشر ادا کرنے کے بعد غلہ فروخت کر دیا تو اس سے حاصل شدہ رقم پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوگی جب اس پر سال گزر جائیگا۔ یا اگر یہ شخص پہلے سے صاحب نصاب ہے تو جب اس کے نصاب پر سال پورا ہوگا اس وقت اس رقم کی بھی زکوٰۃ ادا کریگا۔

مزارعت کی زمین میں عشر

س ..... میں ایک زمیندار کی زمین کاشت کرتا ہوں اور اس سال کل زمین میں دس ہزار کی کپاس ہوئی ہے اور میرے حصہ میں پانچ ہزار آیا ہے۔ اب کیا میں پورے دس ہزار کا عشر یا زکوٰۃ نکالوں یا اپنے حصے پانچ ہزار کا عشر یا زکوٰۃ نکالوں۔

ج ..... آپ اپنے حصے کی پیداوار کا عشر نکالئے۔ کیونکہ اصول یہ ہے کہ زمین کی پیداوار جس کے گھر آئے گی زمین کا عشر بھی اسی کے ذمہ ہو گا۔ پس مزارع کے حصہ میں جتنی پیداوار آئے اس کا عشر اس کے ذمہ ہے اور مالک کے حصہ میں جتنی جائے اس کا عشر اس پر لازم ہے۔

ٹریکٹر وغیرہ چلانے سے زراعت کا عشر بیسواں حصہ ہے

س ..... پہلے زمانے میں لوگ کاشت کاری کرتے تھے تو صرف ہل چلا کر اور پانی لگا کر پیداوار حاصل کرتے تھے۔ لیکن موجودہ دور میں ٹریکٹروں کے ذریعہ سے ہل چلائے جاتے ہیں اور پھر زمین میں کھاد ڈالنی پڑتی ہے اور دوسری گوڈی وغیرہ کرائی جاتی ہے تو ایسی زمین کا عشر ادا کرنا ہو تو زمین پر جو خرچہ ہوتا ہے اس کو نکال کر عشر ادا کیا جائے یا کل پیداوار کا بغیر خرچہ نکالے عشر ادا کرنا ہو گا نیز عشر ادا کرتے وقت بیج نکال کر عشر ادا کریں یا بیج نکالے بغیر ادا کریں۔

ج ..... ایسی زمین کی پیداوار میں نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ واجب ہے' اخراجات کو وضع نہیں کیا جائے گا' بلکہ پوری پیداوار کا بیسواں حصہ ادا کرنا ہو گا۔ بیج کو بھی اخراجات میں شمار کیا جائے گا۔

قابل نفع پھل ہونے پر باغ بیچنا جائز ہے اس کا عشر مالک کے ذمہ ہو گا۔

س ایک شخص نے اپنا باغ ثمر قابل نفع ہونے کے بعد بیچ دیا آیا وہ عشر دے؟ یا خریدنے والے پر عشر آئے گا؟

ج ..... اس صورت میں خریدنے والے پر عشر نہیں۔ بلکہ باغ کے فروخت کرنے والے پر عشر ہے۔

عشر کی رقم رفاہ عامہ کیلئے نہیں بلکہ فقراء کے لئے ہے

س ..... حکومت پاکستان نے جو زکوۃ و عشر کمیٹیاں بنائی ہیں ان کے پاس عشر کی کافی رقم جمع ہے کیا رقم عشر رفاہ عامہ پر خرچ کی جاسکتی ہے۔ مثلاً اسکول کی عمارت یا چار دیواری یا گلیاں وغیرہ؟

ج .. زکوۃ اور عشر کی رقم صرف فقراء و مساکین کو دی جاسکتی ہے۔ رفاہ عامہ پر خرچ کرنا جائز نہیں۔

عشر کی ادائیگی سے متعلق متفرق مسائل

س ..... کیا عشر کا زکوۃ کی طرح نصاب ہے کیونکہ حکومت نے ایک مقدار مقرر کی ہوئی ہے اگر فصل اس مقدار سے زیادہ ہو تو عشر دینا لازمی ہے ورنہ نہیں۔

ج ..... حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عشر کا نصاب نہیں۔ بلکہ ہر قلیل و کثیر میں عشر واجب ہے حکومت ایک خاص مقدار پر عشر وصول کرتی ہے۔ اس سے کم کا عشر مالک کو خود ادا کرنا چاہئے۔

س ..... حکومت کو عشر' زکوۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ تصرف بہت مشکوک ہے۔

ج ..... اعتماد نہ ہو تو نہ دیا جائے لیکن کیا ایسا ممکن بھی ہے کہ حکومت عشر وصول کرے اور کسان ادا نہ کرے؟

س ..... بارانی زمین کی فصل پر عشر دسواں حصہ ہے اور نہری چاہی وغیرہ پر بیسواں ہے۔ کیا بیسواں حصہ اسلئے مقرر ہے کہ موخرالذکر پر اخراجات بڑھ جاتے ہیں اگر یہ صحیح ہے تو آج کل کیڑے مار اسپرے اور کیمیائی کھاد کا اضافی خرچ کاشتکار کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ گیا اسپرے وغیرہ کا خرچ فصل کی آمدنی سے کم کر کے عشر دینا ہو گا یا کل پیداوار پر عشر دینا ہو گا؟

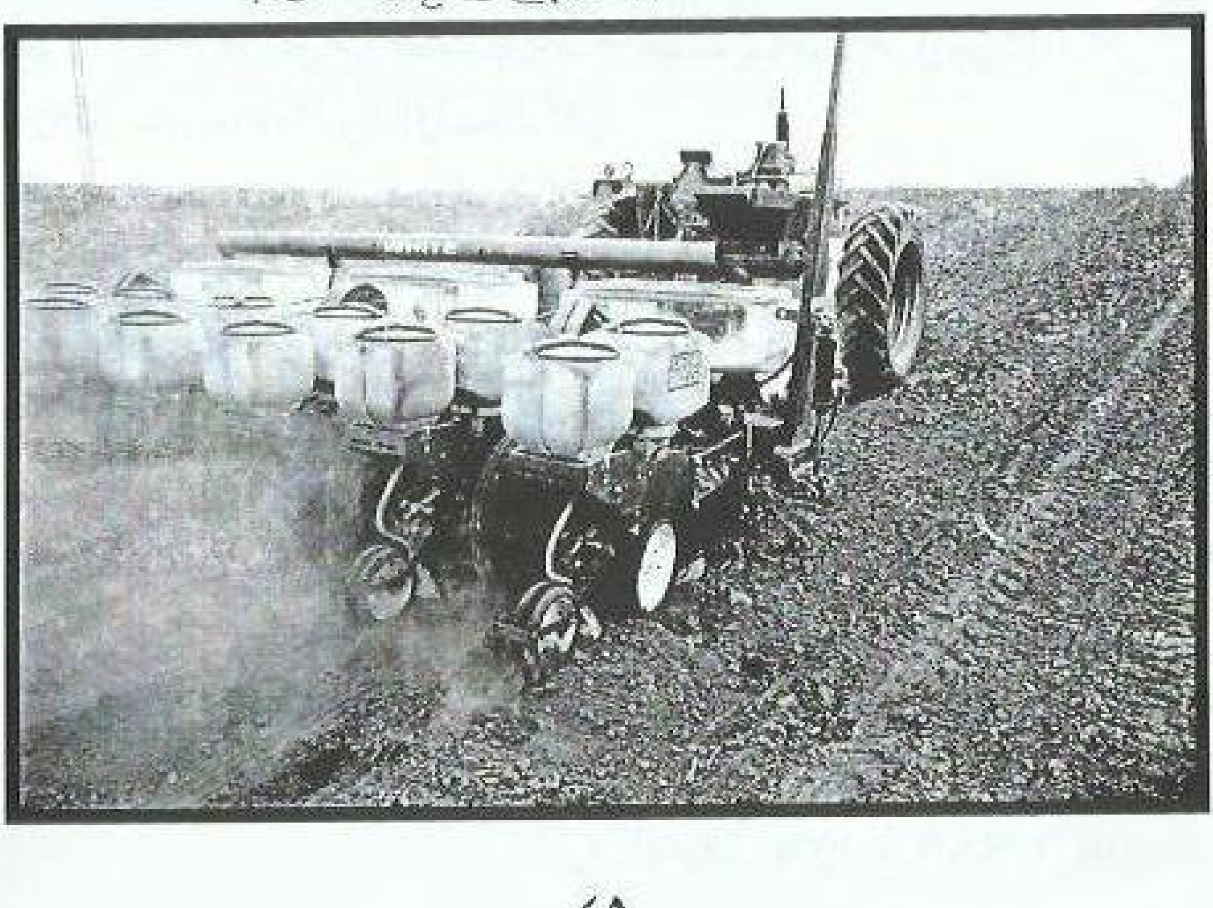
ج ..... شریعت نے اخراجات پر نصف عشر (یعنی دسویں حصہ کے بجائے بیسواں حصہ) کر دیا ہے۔ اس لئے اخراجات کو منہا کر کے عشر نہیں دیا جائیگا۔ بلکہ تمام پیداوار کا عشر دیا جائیگا۔

س ..... فرض کریں ڈھائی ایکڑ زمین سے ۱۰۰ من گندم پیدا ہوتی ہے۔ اس گندم کی کٹائی کا خرچ تقریباً ۵ من ہوگا۔ گندم کی کٹائی دو من فی ایکڑ کے حساب سے کرتے ہیں اور تھریشر (گہائی) کا خرچ تقریباً ۱۵ من ہوگا۔ بچت آمدنی ۸۰ من ہوگی کیا عشر ۱۰۰ من پر دینا ہوگا یا ۸۰ من پر۔

ج ..... عشر سو من پر آئیگا۔

س ..... گندم کی فصل کی کٹائی کی مزدوری گندم میں دینا جائز ہے یا نہیں کیونکہ گندم کی فصل کی کٹائی کی مزدوری صرف گندم کی صورت میں لیتے ہیں۔

ج ..... صاحبینؒ کے نزدیک جائز ہے۔ اور اسی پر فتویٰ ہے۔



اہل اسلام اس وقت عالمی سطح پر ابتلاء اور آزمائش کے دور سے گزر رہے ہیں۔ عالمِ کفر کی دجالی تہذیب مختلف شکلوں میں ان کے دلوں سے ایمان کو رخصت کرنے کے لئے زہریلے ہتھیاروں کا استعمال کر رہی ہے جن میں پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا سب سے زیادہ مہلک ثابت ہو رہے ہیں۔ ان عناصر نے مسلمانوں کو ان کے حقیقی مقصد یعنی عبادتِ الٰہی تبلیغ اسلام اور اقامتِ دین کو ان کے ذہنوں سے محو کر دیا ہے۔

متذکرہ بالا صورتِ حال کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہمارا ادارہ اس کوشش میں سرگرداں ہے کہ اسلامی تعلیمات کو عام کیا جائے۔ مختصر اسلامی لٹریچر کو ہر گھر، اسکول، کالج ہسپتالوں اور کلینکس کی انتظار گاہوں تک پہنچایا جائے تاکہ یہ پیغام ہم سب کے لئے وجہ ہدایت، توشۂ آخرت اور اتمام حجت بن جائے۔

اگر آپ اس میں شریکِ کار بننے کے خواہش مند ہوں تو ہم سے رابطہ کریں، آپ کی قیمتی فکر و نظر، سعی و کوشش ہمارے لیے مشعلِ راہ ہو گی۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ خیر کے کاموں میں ہماری رہنمائی فرمائے۔ آمین

صادق نذیر میموریل ٹرسٹ

SNMT
صادق نذیر میموریل ٹرسٹ

برائے مشورہ/تعاون و مزید کتب

Cell: 0300-5327345

مبین ٹرسٹ

الدین النصیحۃ

ہدیہ
صدقہ جاریہ

روپے

Mubeen Trust

P.O. Box # 470, Islamabad-44000.
Phone : 92-51-2255394, Fax : 92-51-2250055